Titas® FOOTWEAR

Aawami News
Urdu Daily Ranchi-Kolkata-Patna
Website : www.live7tv.com
Group Editor : Aziz Burney
अवामी न्यूज़
روزنامہ
# عوامی نیوز
کوئی بھی مشورہ یا شکایت کیلئے رابطہ کریں
directoraawaminews@gmail.com
بے باک صحافت کا علمبردار
₹5/- only
کوئی بھی خبر، تصویر، اطلاع، اعلان ہمیں اس واٹس ایپ نمبر پر ارسال کریں
9102122786
شادی، سالگرہ اور بچوں کی سالگرہ کی تصویر ہمیں Email کریں

بروز قیامت سب سے پہلے
ان لوگوں کو جنت کی طرف
بلایا جائے گا جو ہر حال میں
اللہ عزوجل کا شکر کرتے ہیں۔
(احیاء العلوم ج 5 ص 164)

Pages-08 ● 221:شمارہ ● 13:جلد ● KOLKATA ● Tuesday, 18th August 2026 ● RNI No. WBURD/2014/56804 ● E-mail- News: aawaminewskolkata@gmail.com, Advt : kolkataadvt@gmail.com, Ph. 033-46034477 / 40651166, Fax : 033-4062-8332 ● ۴ ربیع الاوّل ۱۴۴۸ھ ● بمطابق ● ۱۸/اگست ۲۰۲۶ء ● منگل ● کلکتہ

# ہم ریاست کو صنعت سے بھر دیں گے: شوبھیندو
## پرولیا سے جنگل محل تک مہاجر مزدوروں کیلئے وزیر اعلیٰ کا پیغام

17/اگست: پرولیا بنکورہ اور جنگل محل کے بہت سے لوگ بھوک کی وجہ سے کام کے لیے دوسری ریاستوں میں چلے گئے ہیں۔ وزیر اعلی سویندو ادھیکاری نے انہیں ریاست واپس آنے کا پیغام دیا۔ ان کے الفاظ میں، "آپ واپس آجائیں، ہم اسے صنعت سے بھر دیں گے۔" وزیر اعلیٰ نے ریاست میں صنعت کو ترقی دینے کے لیے ریاستی حکومت کیا کر رہی ہے اس کا حساب بھی پیش کیا۔

سویندو نے کہا کہ انہوں نے حال ہی میں میچیا میں 15,000 کروڑ روپے کی ایک نئی شیام اسٹیل فیکٹری کا سنگ بنیاد رکھا۔ وہاں تقریباً 10,000 لوگوں کو روزگار ملے گا۔ امیت میٹا لک نے 4000 کروڑ روپے کی سرمایہ کاری کی ہے۔ جمعرات کو وزیر اعلیٰ پرولیا کے رگھوناتھ پور میں اس پروجیکٹ کا سنگ بنیاد رکھیں گے۔ وہاں بھی جنگل محل کے 10,000 غیر ہنر مند کارکنوں کو کام ملے گا۔ سویندو نے کہا، "جنگل محل کے لوگوں کو کام دینا چاہیے، انھیں کام دینا چاہیے۔ انھیں کام دینا چاہیے۔" پیر کو امیت میٹالیکس لمیٹڈ کے 4000 کروڑ روپے کے پروجیکٹ کا سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب میں وزیر اعلیٰ کے علاوہ 7 وزراء موجود ہوں گے۔ امیت میٹالیکس کے مربوط گرین فیلڈ پروجیکٹ میں کیپٹیو پاور پلانٹ، فیروالائے اور اسفنج آئرن شامل ہیں۔ یہ منصوبہ 148 ایکڑ اراضی پر تعمیر کیا جائے گا۔ اس منصوبے سے براہ راست اور بالواسطہ روزگار پیدا ہوگا۔ اس دن وزیر اعلیٰ نے کہا کہ امیت میٹالیکس نے ریاست سے وعدہ کیا ہے کہ وہ جنگل محل کے 10,000 غیر ہنر مند کارکنوں کو کام فراہم کریں گے۔ اس سلسلے میں شوبینڈو ادھیکاری، کممنی باؤری، جیوترموئے سنگھ مہتو سے بات چیت ہوئی ہے۔

# روس کا زیلنسکی کی دہلیز پر خوفناک حملہ! بھارتی ارب پتی لکشمی متل کا سٹیل پلانٹ تباہ، 2 ہلاک

17/اگست: بھارتی ارب پتی لکشمی متل کی کمپنی اب روس یوکرین جنگ کا شکار ہے۔ اتوار کو یوکرین نے روس پر مہلک ڈرون حملہ کیا۔ جوابی کارروائی میں روسی فوج نے زیلنسکی کے آبائی شہر بیلگام پر حملہ کیا۔ حملے میں بھارتی صنعتکار کا سٹیل پلانٹ تباہ ہوگیا۔ اس واقعے میں اب تک 2 افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ حملے کے بعد فیکٹری کو مکمل طور پر بند کر دیا گیا ہے۔

اس حملے کے حوالے سے یوکرین کے صدر ولادیمیر زیلنسکی نے کہا کہ کریوی رِیح شہر پر روسی میزائل حملے میں اب تک 2 افراد ہلاک اور 14 زخمی ہو چکے ہیں۔ مرنے والوں میں ایک مرد ہے، دوسرا عورت ہے۔ روس جہاں بھی بیلسٹک حملے کر رہا ہے وہاں بنیادی ڈھانچے کو چن چن کر نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ ادھر لکشمی متل کی کمپنی نے کہا ہے کہ اس (باقی صفحہ 5 پر)

# مغربی بنگال: بیربھوم کے ایک ہوٹل میں خوفناک آتشزدگی، 8 افراد جاں بحق، تفتیش جاری

17/اگست: پیر کے روز مغربی بنگال میں بیربھوم واقع تاراپیٹھ علاقہ کے ایک ہوٹل میں آگ لگ گئی۔ پولیس اہلکار کے مطابق آتشزدگی میں 8 افراد کی موت ہوگئی اور کئی دیگر افراد جھلس گئے ہیں۔ پولیس کا کہنا ہے کہ صبح 5 بجے تاراپیٹھ مندر علاقے میں واقع 4 منزلہ ہوٹل کی پہلی منزل پر آگ لگی۔ اس وقت ہوٹل میں بیشتر افراد سو رہے تھے۔ آتشزدگی کی اطلاع ملتے ہی فائر بریگیڈ کی گاڑیاں موقع پر پہنچیں اور آگ پر قابو پایا۔ زخمیوں کو رام پور ہاٹ سرکاری میڈیکل کالج (باقی صفحہ 5 پر)

# لکھی سرائے کے مشہور 'اشوک دھام مندر' میں اچانک بھگدڑ نے 7 عقیدتمندوں کی لی جان، کئی زخمی

پٹنہ، 17/اگست: بہار کے لکھی سرائے واقع مشہور 'اشوک دھام مندر' میں آج صبح دردناک حادثہ پیش آیا۔ ساون کے تیسرے سوموار پر بھگوان شیو کے 'جلابھشیک' کے لیے پہنچے ہزاروں کی تعداد میں عقیدتمند پہنچے ہوئے تھے۔ اسی دوران بجلی کا تار گرنے سے عقیدتمندوں میں زبردست بھگدڑ مچ گئی۔ اس حادثہ میں کم از کم 7 عقیدتمندوں کی موت ہوگئی، جبکہ 12 سے زیادہ لوگ زخمی ہوئے ہیں۔ زخمیوں کو علاقہ کے قریبی اسپتالوں میں (باقی صفحہ 5 پر)

# پاکستانی فوج بلوچستان میں بری پھنسی! بی ایل اے نے 26 پاکستانی جوانوں کو ہلاک کرنے کا کیا دعویٰ

17/اگست: 'بلوچ لبریشن آرمی' (بی ایل اے) نے گزشتہ 8 دنوں میں بلوچستان میں کئی حملے کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔ بی ایل اے کا دعویٰ ہے کہ اس کے جنگجوؤں نے 8 دنوں میں بلوچستان میں مجموعی طور پر 22 حملے کیے۔ دعویٰ یہ بھی کیا گیا ہے کہ ان حملوں میں پاکستانی سیکورٹی فورسز، پولیس چوکیوں، فوجی قافلوں اور مبینہ طور پر حکومت کے حمایت یافتہ مسلح گروہوں کو نشانہ بنایا گیا۔ بی ایل اے کے مطابق ان حملوں میں پاکستانی فوج اور مبینہ 'ڈیتھ اسکواڈ' کے تقریباً 26 جوان مارے گئے۔ ان حملوں میں کئی جوانوں کے زخمی ہونے کا دعویٰ بھی کیا جا رہا ہے۔ بی ایل اے کا یہ بھی کہنا ہے کہ ایک مبینہ رکن کو زندہ پکڑا گیا ہے۔ بی ایل اے کے مطابق اس کے جنگجوؤں نے (باقی صفحہ 5 پر)

# 'بذات خود ملاقات کیجیے'، جھارکھنڈ میں طلبا تحریک سے متعلق راہل گاندھی نے وزیر اعلیٰ ہیمنت سورین کو لکھا خط

17/اگست: لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد اور کانگریس رکن پارلیمنٹ راہل گاندھی نے رانچی میں طلبا کے احتجاج پر جھارکھنڈ کے وزیر اعلیٰ ہیمنت سورین کو ایک خط لکھا ہے۔ اس خط میں انہوں نے مشورہ دیا ہے کہ وہ بذات خود احتجاج کرنے والے طلبا سے ملاقات کریں تاکہ ان کی تشویش دور کرنے کے لیے جھارکھنڈ حکومت کے عزم کو مضبوط کیا جا سکے۔ قابل ذکر ہے کہ جھارکھنڈ میں ہیمنت سورین کی قیادت میں جھارکھنڈ مکتی مورچہ (جے ایم ایم)، کانگریس، بایاں محاذ اور آر جے ڈی کی حکومت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ راہل گاندھی نے خط لکھ کر وزیر اعلیٰ سورین کو خصوصی طور پر مشورہ (باقی صفحہ 5 پر)

# اسمبلی دستخط جعلسازی کیس میں سی آئی ڈی کی رپورٹ سے ہائی کورٹ غیر مطمئن ابھیشیک کے لیے بڑی راحت

کولکاتا: 17 اگست (عوامی نیوز سروس) ترنمول کانگریس کے قومی جنرل سکریٹری ابھیشیک بنرجی کو قانون ساز اسمبلی میں ترنمول ایم ایل ایز کے دستخطوں کی مبینہ جعلسازی کے معاملے میں اہم راحت ملی ہے۔ اس معاملے پر سی آئی ڈی کی رپورٹ پر عدم اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے، کلکتہ ہائی کورٹ نے انہیں دیے گئے تحفظ کی مدت 30 نومبر تک بڑھا دی۔ تاہم، پولیس اس مدت کے دوران کیس کی اپنی تحقیقات جاری رکھے گی۔ جسٹس کوشک چندا کی بنچ نے سی آئی ڈی کو بھی پھٹکار لگائی، جج نے ریمارکس دیتے ہوئے کہا، "آپ کے ہاتھ کسی نے نہیں باندھے، مزید تحقیقات کریں، کوئی مسئلہ نہیں ہے۔"

اسمبلی انتخابات کے نتائج کے اعلان کے فوراً بعد ترنمول ایم ایل ایز کے جعلی دستخطوں سے متعلق تنازعہ سامنے آیا۔ یہ الزام لگایا گیا کہ ترنمول کانگریس پارٹی کی میٹنگ میں غیر حاضری کے باوجود کئی ایم ایل ایز کے دستخط اسمبلی کی رجسٹری بک میں نظر آئے۔ جعلسازی کے الزامات کا مرکز اپوزیشن لیڈر کے انتخاب کی قرارداد منظور کرنے کے لیے بلائے گئے اجلاس پر تھا۔ پارٹی کے قومی جنرل سکریٹری کی حیثیت سے ابھیشیک بنرجی میٹنگ میں موجود تھے۔ اس وقت، ان الزامات پر کافی ہنگامہ ہوا تھا کہ غیر حاضر ایم ایل اے کے دستخط ان کے کہنے پر جعلی بنائے گئے تھے۔ اس کے بعد سی آئی ڈی نے کیس کی تفتیش اپنے ہاتھ میں لے لی۔

عدالت ابتدائی طور پر سی آئی ڈی کی اس رپورٹ سے مطمئن نہیں ہے جس میں ابھیشیک بنرجی کو دستخط کی جعلسازی میں ملوث کیا گیا ہے۔ سی آئی ڈی کی نمائندگی کرتے ہوئے، ایڈیشنل ایڈوکیٹ جنرل راجدیپ مجمدار نے دلیل دی کہ 70 ایم ایل اے نے دستخط کیے ہیں۔ ان میں سے پانچ نے بتایا کہ ان کے دستخط جعلی تھے۔ انہوں نے بتایا کہ 6 مئی کو قرارداد کی کتاب میں کوئی دستخط نہیں کیے گئے تھے، لیکن دستخط 19 مئی کو چسپاں کیے گئے تھے۔ پانچوں افراد کے دستخط فرانزک لیبارٹری بھیجے گئے، جس میں جعلسازی کی تصدیق ہوئی۔ جسٹس کوشک چندا نے استفسار کیا کہ تحقیقات کو مکمل کرنے میں کتنا وقت درکار ہوگا، یہ پوچھتے ہوئے کہا کہ "ہو سکتا ہے کہ انہوں نے (ملزمان) جعلی دستاویزات تیار کی ہوں، لیکن ابھیشیک بنرجی کا اس میں کیا کردار ہے؟"

دوسری طرف، ابھیشیک کے وکیل، سبیا ساچی بنرجی نے کہا، "وہ پارٹی کے قومی جنرل سکریٹری ہیں، ایم ایل اے نہیں ہیں۔" انہوں نے کہا کہ ابھیشیک میٹنگ میں موجود نہیں تھے۔ انہوں نے سوال کیا کہ پھر ان پر الزام کیوں لگایا جا رہا ہے؟ جنرل سکریٹری کی حیثیت سے قرارداد محض اسپیکر کو بھیجی گئی تھی، اس دن دستاویزات کی جانچ پڑتال بوبی حکیم نے کی تھی۔ دلائل سننے کے بعد جج نے مشاہدہ کیا کہ میٹنگ میں شرکت کا مطلب خود بخود جعلی دستاویزات بنانے میں ملوث نہیں ہوتا۔ جسٹس چندا نے سی آئی ڈی کو مخاطب کرتے ہوئے کہا، "آپ کے ہاتھ کسی نے نہیں باندھے، آگے بڑھیں اور تحقیقات کریں، کوئی مسئلہ نہیں ہے۔"

## کولکاتا کے بعد اب پرولیا میں بھی ISKCON مڈ ڈے میل کی ذمہ داری سنبھالے گا

پرولیا: 17 اگست (عوامی نیوز سروس) حکومت میں تبدیلی کے بعد، ریاستی حکومت نے کولکاتا کے تمام اسکولوں کے لیے مڈ ڈے میل کی ذمہ داریاں اسکون کو سونپ دیں۔ اب پرولیا ضلع اس فہرست میں شامل کیا جا رہا ہے۔ ISKCON پرولیا کے تمام سرکاری اسکولوں میں دوپہر کے کھانے کی ذمہ داری سنبھالے گا۔ وزیر اعلیٰ شبھیندو ادھیکاری نے آج مان بازار سے اس کا اعلان کیا۔ تاہم، انہوں نے واضح کیا کہ کوئی بھی مڈ ڈے میل پکانے والا اپنی ملازمت نہیں کھوئے گا۔ سیلف ہیلپ گروپس کے ذریعے ہفتے میں دو دن طلباء کو الگ سے انڈے فراہم کیے جائیں گے۔ پیر کو وزیر اعلیٰ نے پرولیا کے مانبازار میں ایک آبی پروجیکٹ کی افتتاحی تقریب میں شرکت کی۔ انہوں نے کہا کہ پورے جنگل محل علاقے میں بڑے پیمانے پر ترقی ہوگی۔ بانکوڑہ اور پرولیا کے تمام اسکولوں میں چھت کے پنکھے، واٹر پیوریفائر (ایکوا گارڈز) اور سینیٹری نیپکن وینڈنگ مشینیں لگائی جائیں گی۔ ریاست میں بی جے پی حکومت کے اقتدار سنبھالنے کے بعد سے دوپہر کے کھانے کے لیے مختص رقم میں اضافہ ہوا ہے۔ پرائمری اسکول کے طلباء کے لیے فی کس مختص رقم 10 روپے تک بڑھا دی گئی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے وضاحت کی کہ یہ فیصلہ طلباء کو معیاری خوراک کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لیے کیا گیا ہے۔

قابل ذکر بات یہ ہے کہ ISKCON اس وقت کولکاتا کے سرکاری اسکولوں میں 245,000 طلباء کو سختی سے سبزی خور کھانا فراہم کر رہا ہے۔ اگرچہ یہ پہل کولکاتا میں شروع ہوئی تھی، لیکن ریاستی حکومت نے ریاست بھر کے تمام سرکاری اسکولوں کے لیے آہستہ آہستہ مڈ ڈے میل کی ذمہ داریاں اسکون کو سونپنے کے منصوبوں کا اعلان کیا ہے۔ کلکتہ کے بعد پرولیا ضلع اس فہرست میں شامل ہونے والا تازہ ترین ضلع ہے۔

ابتدائی طور پر اپوزیشن نے خدشات کا اظہار کیا کہ طلباء کو انڈوں سے محروم رکھا جا رہا ہے۔ اس بحث کے بعد، ریاستی حکومت نے اعلان کیا کہ طلباء کو ہفتے میں دو دن الگ سے سیلف ہیلپ گروپس کے ذریعے انڈے فراہم کیے جائیں گے، جب کہ ISKCON پہلے کی طرح سبزی خور کھانا پیش کرتا رہے گا۔ ایک بار جب اسکون نے مڈ ڈے میل کی کارروائیاں سنبھال لیں تو باورچیوں کے مستقبل کے بارے میں سوالات اٹھے تھے، لیکن وزیر اعلیٰ نے آج سب کو یقین دلایا کہ کوئی بھی باورچی اپنی ملازمت نہیں کھوئے گا۔ ان کا روزگار محفوظ رہے گا۔

## جعلی کال سینٹر کا پردہ فاش، 11 افراد گرفتار سائبر فراڈ کا منظّم نیٹ ورک بے نقاب

کولکاتا: 17 اگست (عوامی نیوز سروس) فائدے کا لالچ، موبائل پر مشکوک لنک اور پھر ذاتی معلومات پر سائبر مجرموں کی نظر، پارک اسٹریٹ پولیس نے ایسے ہی ایک مبینہ سائبر فراڈ نیٹ ورک کے خلاف بڑی کارروائی کی ہے۔ قابلِ اعتماد اطلاع کی بنیاد پر پارک اسٹریٹ تھانے کی پولیس نے نیو مارکیٹ علاقے کے ایک ہوٹل میں مبینہ طور پر چلائے جا رہے جعلی کال سینٹر پر چھاپہ مار کر 11 افراد کو گرفتار کیا۔ پولیس کے مطابق گرفتار ملزمان میں زیادہ تر بہار کے جموئی ضلع اور جھارکھنڈ کے دیوگھر ضلع سے تعلق رکھتے ہیں۔ پولیس کے مطابق یہ گروہ جمتاڑا طرز کے سائبر فراڈ کے مبینہ طریقہ واردات پر کام کر رہا تھا۔ ملزمان خود کو سرکاری افسر ظاہر کر کے ایک جعلی PM-KISAN اسکیم کے ذریعے لوگوں کو مالی فائدے کا لالچ دیتے اور تصادفی طور پر Telegram لنکس بھیجتے تھے۔ پولیس کا الزام ہے کہ ان لنکس کے ذریعے متاثرین کے موبائل فون تک غیر مجاز رسائی حاصل کرنے اور آدھار سے متعلق معلومات حاصل کر کے ان کے ممکنہ غلط استعمال کی کوشش کی جاتی تھی۔ چھاپہ ماری کے دوران پولیس نے ملزمان کے قبضے سے 20 موبائل فون برآمد کیے۔ موبائل فونز کی جانچ میں متعدد ایسی ایپلی کیشنز اور ڈیجیٹل ٹولز ملنے کی بات سامنے آئی ہے، جنہیں مبینہ طور پر سائبر فراڈ کے لیے استعمال کیا جا رہا تھا۔ یاد رکھیں، سرکاری اسکیم کے نام پر آنے والا ہر لنک فائدے کا راستہ نہیں ہوتا، بعض اوقات یہی لنک سائبر فراڈ کا دروازہ بن سکتا ہے۔ پولیس نے معاملے کی مزید تفتیش شروع کر دی ہے اور یہ جاننے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ اس مبینہ نیٹ ورک نے کتنے لوگوں کو اپنا نشانہ بنایا اور اس کے تار مزید کن علاقوں تک پھیلے ہوئے ہیں۔

## منسا پوجا کیلئے آدھے دن کی چھٹی
### کون اہل ہے؟ نبنو نے نوٹیفکیشن جاری کیا

کولکاتا: 17 اگست (عوامی نیوز سروس) ریاستی حکومت نے اس سال منسا پوجا کی چھٹی کا اعلان کیا ہے۔ اس سلسلے میں پیر کو نوٹیفکیشن جاری کیا گیا۔ اس میں کہا گیا ہے کہ بانکوڑہ اور پرولیا میں سرکاری دفاتر اور اسکول اس دن دوپہر 2:00 بجے کے بعد سے کام بند کر دیں گے، مؤثر طریقے سے آدھے دن کی چھٹی کا مشاہدہ کریں گے۔ یہ پہلا موقع ہے جب ریاستی حکومت نے منسا پوجا کے لیے چھٹی کا اعلان کیا ہے۔

ہندو افسانوں کے مطابق، ناگ پنچمی شراون کے مہینے میں مومی چاند (شکلا پکشا) کے 'پنچمی تیتھی' (پانچویں دن) پر آتی ہے۔ 'تیتھی' 16 اگست کو 4:52PM پر شروع ہوئی اور 17 اگست کو شام 5:00 پر ختم ہوتی ہے۔ ادئے تیتھی (سورج کے وقت غالب ہونے والے قمری دن) کی بنیاد پر 17 اگست کو ناگ پنچمی منائی جائے گی۔ کئی جگہوں پر، اس دن دیوی منسا کی پوجا کی جاتی ہے۔ پوجا کا اچھا وقت صبح 6:08 اور صبح 8:39 کے درمیان ہے۔ تاہم بعض علاقوں میں منسا پوجا منگل کو منائی جائے گی۔

پرانی کہانیوں کے مطابق خالق، بھگوان برہما نے بابا کاشیپ کو ہدایت کی کہ وہ انسانیت کو سانپ کے کاٹنے کے خوف سے بچانے کے لیے ایک منتر دریافت کرے۔ برہما کے حکم پر عمل کرتے ہوئے، بابا کشیپا نے یہ کوشش شروع کی۔ جیسے ہی وہ اس معاملے پر غور کر رہا تھا، اس کے 'منان-کریا' (گہرے غور وفکر کا عمل) سے ایک سنہری رنگ کی دیوی نمودار ہوئی۔ دماغ (انسان) سے پیدا ہوئی، وہ منسا کے نام سے مشہور ہوئی۔ اس کے باوجود، نہ صرف اس کی پیدائش بلکہ اس کی زندگی کے ارد گرد بہت سی کہانیاں ہیں۔ مثال کے طور پر، 'منا سمنگل' مہاکاوی بیان کرتا ہے کہ کس طرح دیوی منسا نے سوداگر چاند سوداگر سے عبادت حاصل کرنے کی خواہش میں بحرانوں کا ایک سلسلہ پیدا کیا۔ دیوی نے سانپ کے کاٹنے سے اپنے بیٹے لکھندر کی جان لے لی۔ تاہم، لکھندر کو بعد میں بہولا کی غیر معمولی کوششوں سے زندہ کیا گیا۔ اس کے بعد، منسا کو زمین پر دیوی کے طور پر پوجا جانے لگا۔

کچھ سیاق وسباق میں، منسا کو نام نہاد "کمتر مخلوق" کی دیوی کے طور پر دکھایا گیا ہے۔ داستانیں جنت میں جگہ حاصل کرنے کے لیے اس کی جدوجہد کو بھی اجاگر کرتی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ دیوی چنڈی، شیو کی بیوی، منسا کے لیے شدید ناپسندیدگی کا شکار تھی۔ اگرچہ چنڈی نے آخر کار منسا کو اپنی بیٹی تسلیم کر لیا، لیکن دونوں کے درمیان دراڑیں اکثر سامنے آئیں۔ یہاں تک کہا جاتا ہے کہ یہی کشمکش منسا کی آنکھ کے اندھے پن کی وجہ تھی۔ مزید برآں، کچھ اکاؤنٹس بتاتے ہیں کہ یہ مہادیو نہیں تھا، بلکہ بابا کاشیپ تھا، جو دراصل دیوی منسا کا باپ تھا! پرانوں کے مطابق، منسا کو شیو کی 'منسکنیا' (دماغ میں پیدا ہونے والی بیٹی) اور جرتکارو کی بیوی سمجھا جاتا ہے۔ تاہم، جرتکارو نے اسے مسترد کر دیا، اور وہ اس کے ساتھ شادی شدہ زندگی گزارنے سے قاصر تھی۔ پرانوں میں بھی استیکا مونی کو اس کا بیٹا بتایا گیا ہے۔ اسے اکثر انتقام لینے والی عورت کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ پھر بھی، منسا لڑتی رہی۔ اس بہادر دیوی نے اپنے آپ کو قائم کرنے کے لیے جنگ لڑی، یہاں تک کہ چاند سوداگر سے صرف اپنے بائیں ہاتھ کا استعمال کرتے ہوئے پوجا پاکر۔

☆

## واجد علی شاہ نگری مٹیا برج میں مدرسہ انوار مصطفیٰ کا افتتاح
### یوم آزادی کے موقع پر نیک کام کو انجام تک پہنچایا گیا

کولکاتا: 17 اگست: مٹیا برج واجد علی شاہ نگری میں مدرسہ انوار مصطفیٰ کا شاندار افتتاح کیو۔510/18 ملابگان برکتی مسجد، مٹیا برج کولکاتا 24 میں ہوا جس میں معروف علماء دین نے اپنی بصیرت افروز تقریروں سے نوازا۔ اس موقع پر مغربی بنگال انجمن ترقی اردو کے ممتاز شخصیتیں بشمول ڈاکٹر واصف اور قمرالدین ملک کے علاوہ سابق جنرل سکریٹری مسلم انسٹی ٹیوٹ نثار احمد اور معروف شخصیت ڈاکٹر امجد علی انصاری نے شرکت کی۔ قمرالدین ملک نے اس موقع پر ان تمام زمہ داروں کو مبارکباد دی جن کی محنت اور قربانیاں ثمر آور ہوئیں اور اس مرتبہ مدرسہ کا قیام عمل میں آیا۔ انہوں نے کہا کہ اگر مدرسے نہ ہوتے تو آج اردو اور عربی زبان نہ ہوتی اور اس کا سارا کریڈٹ مدرسوں کو جاتا ہے، جس نے ہندستان میں اتنے بڑے بڑے اسکالر پیدا کئے جو کبھی مدرسوں میں تعلیم حاصل کرتے تھے۔ جناب نثار احمد نے کہا آج مدرسوں کی وجہ سے پورے ملک میں اردو ادب کا شہرہ ہے۔ انہوں نے نام نہ لیتے ہوئے کہا کہ کچھ بیمار ذہنیت کے لوگ یہ کہتے ہیں کہ مدرسوں میں دہشت گرد پیدا ہوتے ہیں اگر یہ سچ ہے تو ڈاکٹر راجندر پرشاد، منشی پریم چند، بھی دہشت گرد ہوں گے جنہوں نے مدرسے میں تعلیم حاصل کی۔ نثار احمد نے اس کا اعتراف بھی کیا کہ مدرسوں میں عصری تعلیم بھی ضروری ہے کیونکہ آج دنیا ترقی کر کے انتہائی منزلوں کو عبور کر چکی ہے لہٰذا ہمیں لازم ہے کہ ہم اپنے بچوں کو عصری تعلیمات سے بھی آگاہ کریں۔ انہیں ڈاکٹر، انجینئر، بنائیں، ملک کی عدالتوں کے جج بنائیں جس کے لئے یہ بہت ضروری ہے کہ مدرسوں میں عصری تعلیمات کو بھی موثر بنایا جائے۔ ڈاکٹر واصف اختر نے مدرسوں کو ایک انتہائی اہم درسگاہ بتایا۔

## When Faith Meets Knowledge: Building Strong, United and Prosperous Communities

## جب ایمان علم سے ہم آہنگ ہو: مضبوط، متحد اور خوشحال معاشروں کی بنیاد

ایمان انسان کو اخلاقی اقدار عطا کرتا ہے، علم اسے صلاحتیں فراہم کرتا ہے، اور دانائی یہ سکھاتی ہے کہ ان دونوں کو معاشرے کی بھلائی کے لئے کس طرح بروئے کار لایا جائے۔ جب یہ تینوں عناصر یکجا ہو جائیں تو افراد ذمہ دار شہری بنتے ہیں، معاشرے مضبوط ہوتے ہیں اور قومیں ترقی وخوش حالی کی راہ پر گامزن ہوتی ہیں۔ تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ جن معاشروں نے اخلاقی اقدار کو تعلیم، سائنس اور اختراع کے ساتھ ہم آہنگ کیا، انہوں نے نہ صرف نمایاں ترقی کی بلکہ سماجی ہم آہنگی کو بھی برقرار رکھا۔ آج دنیا گمراہ کن معلومات، فرقہ وارانہ کشیدی، بے روزگاری، غربت اور تیزی سے بدلتی ہوئی ٹیکنالوجی جیسے متعدد چیلنجوں سے دوچار ہے۔ ایسے حالات میں صرف نیک نیتی کافی نہیں، بلکہ تعلّی، مثبت تنقیدی سوچ، ہمدردی اور اجتماعی ذمہ داری کے احساس کی ضرورت ہے۔ جب ایمان جدید علم اور دانائی کے ساتھ مل جاتا ہے تو افراد نفرت، تعصب، اور سماجی تقسیم جیسے ہتھکنڈوں کے مقابلے میں زیادہ مضبوط ہو جاتے ہیں۔ وہ مسائل کے حل، معاشی ترقی اور قومی یکجہتی کے فروغ میں موثر کردار ادا کرنے کے قابل اور خواہاں ہوتے ہیں۔

اسلام نے ہمیشہ ایمان کے ساتھ علم کے حصول کی حوصلہ افزائی کی ہے۔ قرآن مجید کی پہلی وحی ہی اس فرمان سے آغاز ہوتی ہے: "پڑھیے اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا" (سورہ العلق: 1) اس سے واضح ہوتا ہے کہ اسلام میں تعلیم ایمان سے الگ نہیں بلکہ اس کا بنیادی حصہ ہے۔ علم انسان کو اپنی اصلاح کے ساتھ ساتھ معاشرے کی تعمیر و ترقی میں مثبت کردار ادا کرنے کے قابل بناتا ہے۔ قرآن مجید بار بار انسان کو غور و فکر، تدبر اور مشاہدے کی دعوت دیتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے "کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے برابر ہو سکتے ہیں؟" (سورہ الزمر: 9) یہ آیت علم کی عظمت کو اجاگر کرتی ہے۔ تعلیم انسان کو حق و باطل میں امتیاز، درست فیصلے کرنے اور معاشرے میں موثر کردار ادا کرنے کی صلاحیت عطا کرتی ہے۔

ایمان اخلاقی رہنمائی فراہم کرتا ہے جبکہ جدید تعلیم عملی مہارتیں عطا کرتی ہے۔ ایک ہمدرد ڈاکٹر اخلاص کے ساتھ مریضوں کا علاج کرتا ہے، ایک بااخلاق انجینئر محفوظ اور معیاری تعمیرات انجام دیتا ہے، ایک دیانت دار تاجر اعتماد حاصل کرنے کے ساتھ روزگار کے مواقع بھی پیدا کرتا ہے اور ایک مخلص استاد ذمہ دار شہریوں کی تربیت کرتا ہے۔ ان تمام مثالوں میں ایمان اور علم ایک دوسرے کے معاون بن کر مثبت نتائج پیدا کرتے ہیں۔

اسلامی سنہری دور میں مسلمان علماء نے طب، ریاضی، فلکیات، انجینئرنگ، فلسفہ اور ادب جیسے علوم میں غیر معمولی خدمات انجام دیئیں، جبکہ وہ اپنے ایمان پر بھی مضبوطی سے قائم رہے، ابن سینا، الخوارزمی اور ابن الہیثم جیسے عظیم علماء اس کی روشن مثالیں ہیں۔ ان کی علمی کاوشوں کے پیچھے یہ اسلامی تصور کارفرما تھا کہ نفع بخش علم حاصل کرنا بھی عبادت ہے۔

ان علماء نے کبھی دین اور سائنسی تحقیق کو ایک دوسرے کے مخالف نہیں سمجھا، بلکہ کائنات کے مطالعے کو خالق کائنات کی عظمت کو سمجھنے کا ذریعہ قرار دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی مفید علم کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے فرمایا: "سب سے بہتر انسان وہ ہے جو لوگوں کو سب سے زیادہ فائدہ پہنچائے۔" (المعجم الاوسط: 5787)۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ علم صرف ذاتی کامیابی تک محدود نہیں رہنا چاہئے بلکہ اس سے انسانیت کی خدمت اور معاشرے کی فلاح کے لئے استعمال کیا جانا چاہئے۔

جدید ہندستان بھی ایسے کئی قابل تقلید نمونے پیش کرتا ہے جہاں تعلیم اخلاقی اقدار اور قومی خدمت نے مل کر ترقی کی نئی راہیں ہموار کیں۔ سابق صدر جمہوریہ ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام نے سائنسی تحقیق، تعلیم اور قوم سازی کے لئے اپنی پوری زندگی وقف کردی۔ ایک سادہ اور عام گھرانے سے تعلق رکھنے اور اعلیٰ اخلاقی اقدار کے حامل ہونے کے باوجود وہ ہندستان کے ممتاز سائنس داں بنے اور بعد ازاں صدر جمہوریہ کے منصب پر فائز ہوئے۔ انہوں نے ہمیشہ نوجوانوں کو تعلیم، اختراع اور قومی خدمت کی ترغیب دی۔ ان کی زندگی اس حقیقت کا ثبوت ہے کہ ایمان، انکساری اور جدید علم مل کر قومی ترقی کی بنیاد بن سکتے ہیں۔

اسی طرح عظیم صنعت کار اور سماجی خدمت کار عظیم پریم جی نے کاروباری کامیابی کے ساتھ ساتھ فلاحی خدمات کو بھی اپنی زندگی کا اہم مقصد بنایا۔ عظیم پریم جی فاؤنڈیشن کے ذریعے انہوں نے ملک بھر میں تعلیم کے فروغ کے لئے نمایاں خدمات انجام دیں۔ ان کی زندگی اس حقیقت کی عکاس ہے کہ حقیقی خوش حالی وہی ہے جو معاشرے کی بھلائی میں صرف ہو۔

جب معاشرے اپنی اخلاقی بنیادوں کو برقرار رکھتے ہوئے تعلیم کو فروغ دیتے ہیں تو وہ نفرت، غلط معلومات اور انتہا پسندانہ نظریات کا زیادہ موثر انداز میں مقابلہ کر سکتے ہیں۔ تعلیم یافتہ افراد تنقیدی سوچ رکھتے ہیں، معلومات کی تصدیق کرتے ہیں اور افواہوں یا نفرت انگیز پروپیگنڈے کا آسانی سے شکار نہیں بنتے۔ وہ مکالمے، باہمی احترام اور پر امن بقائے باہمی کی اہمیت کو سمجھتے ہیں۔ قرآن مجید ارشاد فرماتا ہے: "اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہیں مختلف قوموں اور قبیلوں میں تقسیم کیا تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو۔" (سورہ الحجرات: 13) یہ آیت انسانوں کے درمیان تفریق نہیں بلکہ باہمی تعارف، احترام اور تعاون کا پیغام دیتی ہے۔ تنوع کو اختلاف اور تصادم کا سبب نہیں بلکہ سیکھنے اور مل جل کر آگے بڑھنے کا موقع قرار دیا گیا ہے۔ تعلیم اور مہارتوں میں سرمایہ کاری معاشی خوش حالی کی بھی بنیاد ہے۔ معیاری تعلیم حاصل کرنے والے نوجوان کامیاب کاروباری، سائنس دان، ڈاکٹر، اساتذہ، انجینئر، ہنرمند بن کر نہ صرف اپنی زندگی سنوارتے ہیں بلکہ روزگار کے مواقع پیدا کرتے، معیشت کو مضبوط بناتے اور قومی ترقی میں حصہ لیتے ہیں۔

ایسے معاشرے جہاں تعلیم کے ساتھ اخلاقی اقدار کو بھی اہمیت دی جاتی ہیں، وہاں باہمی اعتماد بڑھتا ہے، ادارے بہتر انداز میں کام کرتے ہیں اور آپسی تعاون کی فضا قائم ہوتی ہے۔ ایسے ماحول میں سرمایہ کاری، اختراع اور ترقی کے امکانات مزید بڑھ جاتے ہیں۔ اسلام ہر شعبہ زندگی میں مثبت کردار ادا کرنے کی تعلیم دیتا ہے، خواہ وہ تعلیم ہو، صحت، سائنسی تحقیق، ماحولیات، سماجی بہبود یا کمیونٹی کی ترقی۔ جب لوگ اجتماعی بھلائی کے لئے متحد ہو کر کام کرتے ہیں تو معاشرہ مضبوط اور مستحکم بنتا ہے۔

والدین، اساتذہ، علماء کرام اور سماجی رہنماؤں کی ذمہ داری ہے کہ وہ نوجوانوں میں ایمان اور جدید تعلیم کے درمیان متوازن فکر پیدا کریں۔ نوجوانوں کو اعلیٰ تعلیم، نئی ٹیکنالوجی اور پیشہ وارانہ مہارتیں حاصل کرنے کی ترغیب دی جائے، ساتھ ہی دیانت، ہمدردی، انصاف اور دوسروں کے احترام جیسی اخلاقی اقدار کو بھی ان کی شخصیت کا حصہ بنایا جائے۔

آخر میں یہ بات واضح ہے کہ ایمان اور جدید علم ایک دوسرے کے مخالف نہیں بلکہ ایک دوسرے کی تکمیل کرتے ہیں۔ ایمان انسان کو اخلاقی سمت عطا کرتا ہے، جبکہ علم زندگی کو بہتر بنانے کے وسائل فراہم کرتا ہے۔ جب یہ دونوں یکجا ہوتے ہیں تو ایسے با شعور اور باکردار افراد تیار ہوتے ہیں جو نفرت کو مسترد کرتے ہیں، اتحاد کو فروغ دیتے ہیں اور اپنی قوم و ملک کی تعمیر و ترقی میں مثبت کردار ادا کرتے ہیں۔ تاریخ اور موجودہ دور دونوں اس حقیقت کی تصدیق کرتے ہیں کہ جو معاشرے اخلاقی اقدار اور علم کی بنیاد پر استوار ہوتے ہیں، وہ زیادہ مضبوط، خوش حال اور پائیدار ترقی کے حامل بنتے ہیں۔ کردار اور قابلیت کی مشترکہ پرورش ہی ایک پرامن، جامع اور خوش حال مستقبل کی ضمانت ہے۔


انشاء وارثی
فرینکوفون اینڈ جرنلزم اسٹڈیز
جامعہ ملیہ اسلامیہ


## ڈاکٹر عبدالرحیم خان کی یاد میں جلسہ اور کتاب کی رونمائی

ممتاز ماہر تعلیم اور ہوپ انسٹی ٹیوٹ آف بنگال کے بانی صدر ڈاکٹر عبدالرحیم خان کے لیے ایک یادگاری میٹنگ اتوار 16 اگست کو انسٹی ٹیوٹ کے اے پی جے عبدالکلام آڈیٹوریم میں منعقد ہوئی۔ تقریب کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ اپنے افتتاحی خطاب میں، اجلاس کے صدر جناب روح الامین نے ڈاکٹر خان کی خدمات پر روشنی ڈالی۔ کالج کے سکریٹری جناب شیخ غلام ایہہ نے ڈاکٹر خان کے شاندار کیریئر اور ہوپ کالج کے قیام میں ان کے اہم کردار کو یاد کیا۔ تقریب کے مقررین میں ٹرسٹ کے صدر جناب شیخ عبدالجلیل، اسسٹنٹ سکریٹری جناب شیخ سراج الاسلام، ایگزیکٹو صدر جناب معین الدین مڈے، TIC جناب سورو مشرا، ماہر تعلیم جناب شیخ صمیم، اور ڈاکٹر ثمینہ خان (ڈاکٹر خان کی بیٹی) کے علاوہ دیگر شامل تھے۔ سکریٹری شیخ غلام ایہہ نے اپنی کتاب "کوتھائے کوتھائے عمرہ" ڈاکٹر رحیم خان کی یاد میں وقف کی۔ ان کی یاد کو عزت دینے کے لیے ہوپ کالج کی لائبریری کا نام "ڈاکٹر عبدالرحیم خان میموریل لائبریری" رکھا گیا۔ یادگاری تختی کی نقاب کشائی ڈاکٹر خان کی اہلیہ مسز شاہینہ خان نے کی۔ آخر میں، پروفیسرز مسماہ نسرین ہلدر اور شرمستھا مکھرجی نے ایک آڈیو ڈرامہ پیش کیا۔ جس کا اسکرپٹ موسیٰ نسرین ہلدار نے دیا۔ جس میں ڈاکٹر خان کی پیشہ ورانہ زندگی کی جھلکیاں پیش کی گئیں۔ پورے پروگرام کو ہوپ کالج کے نئے تعینات ہونے والے پرنسپل ڈاکٹر دولہ پہاڑی نے موثر انداز میں چلایا۔

☆☆

## "مدنا پور جوڑا مسجد میں معروف صوفی بزرگ بڑے حضور پاک کا سالانہ عرس مبارک"

21ویں صدی میں بنگال میں سلسلہ قادریہ کے روح رواں اور معروف صوفی بزرگ حضرت سید شاہ رشید علی القادری البغدادیؒ المعروف "بڑے حضور پاک" کا 5واں سالانہ عرس پاک گزشتہ اتوار 16 اگست کی شام ان کے مزار سے متصل جوڑا مسجد (مدنا پور) میں نہایت تزک و احتشام کے ساتھ منایا گیا۔ سلسلہ قادریہ کے موجودہ سجادہ نشیں حضور پاک حضرت سید شاہ یعسو علی القادری البغدادی کی قیادت میں بعد نماز مغرب محفل عرس کا آغاز میلاد غوثیہ سے ہوا۔ عرس کے موقعے پر ہزاروں کی تعداد میں زائرین مدنا پور شہر پہنچے اور 16 اگست کی رات جوڑا مسجد کے گرد و نواح میں زائرین کی ایک کثیر تعداد دیکھی گئی۔ "بڑے حضور" سید شاہ رشید علی القادریؒ کا تعلق 35ویں پشت سے براہ راست رسالت مآب سے تھا۔ آپ نے بڑی سادہ زندگی بسر کی اور ساری عمر بڑے ہی خاموشی سے ہندستان کے مشرقی خطے بنگال، بہار اور پڑوسی ملک بنگلہ دیش میں لوگوں کو درس تصوف اور درس حب اہل بیت نبیؐ سے آشنا کروایا۔ اس ضمن میں منگل کوٹ (بردوان) میں مسجد و امام بارگاہ، ماڑھ گرام (بیر بھوم) میں مسجد و امام بارگاہ، خاص پور (اتر چوبیس پرگنہ) میں مسجد، پورنیہ (بہار) میں مسجد کے علاوہ اور بھی کئی مساجد، مدارس اور امام بارگاہوں کو تعمیر کروایا۔ آپ نے لوگوں کو محبت، رواداری، انکساری کے ساتھ ساتھ حب آل نبیؐ اور حب غوث پاک کا درس دیا۔ آپ بڑے غریب پرور اور مستجاب الدعوات ولی کامل تھے۔ 6 محرم الحرام بمطابق 16 اگست 2021 کو اس دار فانی سے رحلت فرمایا۔ خانقاہ قادریہ کے تمام مراکز میں آپ کا عرس منایا گیا۔ عرس پاک کے تمام تر انتظامات سلسلہ قادریہ کے موجودہ سرپرست اعلیٰ حضرت سید شاہ یعقوب علی القادری البغدادی کے زیر سرپرستی انجام پذیر ہوئے۔ (از طرف: ڈاکٹر غلام سیدین خان)

ندیا ضلع کے نکاشی پاڑہ میں کانگریس کے ضلع جنرل سکریٹری انیس الرحمٰن اور ان کے بیٹے ابوسفیان رحمٰن کے قتل پر آج کلکتہ میں بڑا بازار ضلع کانگریس کی جانب سے ایک احتجاج کیا گیا اور قاتلوں کو گرفتار کرنے کی مانگ کی گئی۔ اس احتجاجی جلسہ میں اتم سونکر، نکیس سنگھ، محمد حسین، شیخ راجہ۔ افاق احمد، عاقب ظہور، محمد عالمگیر سمیت سینکڑوں کانگریس کارکنان موجود تھے۔ (ساجد پرویز)


**عوامی اعلامیہ برقیاتی نظام سے متعلق**
**نل ھاٹی / ایس ایس پی۔11 اور فیڈر وائر کے نل ھٹی یارڈ میں**

نوٹس سردست دیئے جا رہے ہیں سبھی ریلوے لائنز و مقررہ احاطے میں پورے سیکشن کے اشاریاتی سیکشن کے تحت **پوربی ریلوے** کا 2,5000 وولٹ، 50 ایچ زیڈ، اے سی اوپری تاروں میں دوڑتی رہینگی کی برقیات پہلے و بعد میں 20.08.2026 کے اور قبل سے ہی 20.08.2026 کے اوپری ٹریکشن لائن کو پورے طور پر زندہ سمجھا جائے گا ہر وقت اور کوئی بھی انجان شخص نہیں پہنچے گا یا اس کے حدود میں کام نہیں کرے گا مذکورہ اونچائی لائن کے نیچے۔

**برقیاتی نظام مندرجہ ذیل نل ھٹی / ایس ایس پی۔ 11 اور فیڈر وائر نل ھٹی یارڈ میں ہوڑہ ڈویژن کے پوربی ریلوے کیلئے:**

**نل ھٹی / ایس ایس پی۔ 11: مقام** 44/17-19 (چینیز 44/385.00-44/402.70) **برقیاتی نظام کی تاریخ** 20.08.2026 **کیلو میٹر سے**: مقام نمبر این ایچ ٹی / ایف۔1 (چینیز 44/50.412 سے عظیم گنج میں) **کیلو میٹر تا**: مقام نمبر این ایچ ٹی / ایف۔7 (چینیز 44/732.00 عظیم گنج سے) **لمبائی (میٹر میں)**: 319.50 برقیاتی نظام کی تاریخ 20.08.2026

**چیف الیکٹریکل انجینئر / کون، کولکاتا**

**پوربی ریلوے**

**ٹرینوں کا گھمانو نن۔انٹر لاکنگ کام کیلئے ویسٹ سنٹرل ریلوے میں**

نئی تبدیلی کے لئے بنا یارڈ میں بشمول وابستگی کے تھرڈ لائن آمد کے نارتھ سنٹرل ریلوے کا آگاسود و بنا اسٹیشنوں کے درمیان ویسٹ سنٹرل ریلوے کا پیشگی تا پیشگی۔نن۔انٹر لاکنگ [ 14.08.2026 تا 31.08.2026 ] پیشگی۔ نن۔ انٹر لاکنگ [ 01.09.2029 تا 12.10.2026 ] و نن۔ انٹر لاکن [ 13.10.2026 تا 15.10.2026 ] کام ماتحت میں رہے گا۔ لہٰذا، مندرجہ ذیل ٹرینیں ذیل کے تحت پٹریاں بدلیں گی● **22911 اندور۔ ہوڑہ شپرا ایکسپریس** (آغاز سفر 01.10، 03.10، 06.10، 08.10، 10.10، 13.10.2026) **19413 احمد آباد کولکاتا ویکلی ایکسپریس** (آغاز سفر 01.10، 03.10، 05.10، 08.10، 10.10، و 12.10.2026) اور **19414** کولکاتا۔ احمد آباد ہفتہ واری ایکسپریس (آغاز سفر 10.10.2026) جو کہ پٹری بدلے گی براہ بنا مالکھیڈی۔ مہاڈیو کھیڈی۔ گونا۔ رتھیائی۔ ماکسی کے بجائے موجودہ راستے پر بنا مالکھیڈی۔ بنا۔ سانتی پرو ارام نگر۔ ماکسی میں دونوں جانب سے● **13025 ہوڑہ۔ بھوپال ہفتہ واری ایکسپریس** (آغاز سفر 12.10.2026) اور **13026 بھوپال۔ ہوڑہ ہفتہ واری ایکسپریس** (آغاز سفر 14.10.2026) کو مڑ جائے گی براہ بھوپال۔ اتارسی۔ جبل پور۔ کتنی ساؤتھ۔ نیو کتنی کے بجائے موجودہ راستے پر بھوپال۔ بنا۔ کتنی مروارہ۔ نیو کتنی میں دونوں جانب سے تکلیف کے لئے معذرت۔

**چیف پسنجر ٹرانسپورٹیشن منیجر**

**پوربی ریلوے**

# انا پورنا، آواس یوجنا سے فائدہ اٹھانے والوں کو وقت پر نہیں مل رہا ہے!

## چیف سکریٹری نے 6 منصوبوں پر سخت ہدایات جاری کردیں

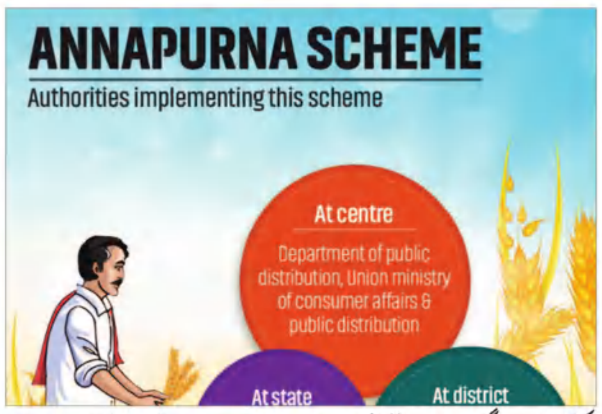


کولکاتا،17 راگست: عوام پر مبنی منصوبوں کے ثمرات سے عوام کو محروم رکھا گیا تو متعلقہ محکمے کو جوابدہ ہونا پڑے گا۔ نبو نے محکمہ کے سکریٹریوں کو بھی واضح طور پر آگاہ کر دیا ہے کہ انتظامیہ کے اعلیٰ افسران اب ماہانہ رپورٹ سے مطمئن نہیں ہوں گے۔ انتظامیہ کی اندرونی معلومات کے مطابق، اعلیٰ افسران کو لگتا ہے کہ پراجیکٹ کی رقم یا فوائد نچلی سطح پر پسماندہ لوگوں تک پہنچنے میں کچھ کمی ہے۔ اس کے بعد چیف سکریٹری منوج کمار اگروال نے ایک ہدایت جاری کی ہے، جسے افسران حالیہ دنوں میں سب سے سخت ہدایت مان رہے ہیں۔ واضح کیا گیا ہے کہ انا پورنا یوجنا، آواس یوجنا جیسے منصوبوں کے لیے رقم مختص کرنے کے باوجود فائدہ اٹھانے والوں کو وقت پر نہیں مل رہا ہے۔ اسے کسی طور پر برداشت نہیں کیا جائے گا اور اس ہدایت سے براہ راست اشارہ ملتا ہے کہ محکمہ کے سکریٹری کو اس معاملے پر گہری نظر رکھنی ہوگی۔ اگر تھوڑا سا بھی انحراف ہوتا ہے تو چیف سکریٹری کو مطلع کرنا ہوگا۔ ہفتے کے آخر تک ایک رپورٹ جمع کرانی ہوگی جس میں تفصیلی معلومات دی جائیں گی کہ کتنے مستفیدین نے اس پراجیکٹ کے فوائد حاصل کیے ہیں اور جن کو نہیں ملے انہیں کیوں نہیں مل رہا ہے۔ بی جے پی حکومت کے اقتدار میں آنے کے 100 دن پورے ہونے والے ہیں۔ وزراء اور اعلیٰ حکام پہلے ہی مختلف منصوبوں پر کئی میٹنگیں کر چکے ہیں۔ اس میٹنگ کے بعد وزراء نے محسوس کیا کہ محکمہ کی رپورٹ اور زمینی حقیقت میں فرق ہے۔ اس کے بعد اعلیٰ سطح پر بات چیت ہوئی۔ نبو ذرائع کے مطابق کئی منصوبوں کی نشاندہی کی گئی ہے۔ مثال کے طور پر، انا پورنا یوجنا کے معاملے میں، کئی وجوہات کی وجہ سے رقم حاصل کرنے میں مسائل پیدا ہوئے۔ ایک بار پھر، اگرچہ اسکیم کے لیے رقم مختص کی گئی تھی، مختلف علاقوں میں رکاوٹوں کو دور کرنے میں تاخیر کی وجہ سے فائدہ اٹھانے والے آخر تک محروم رہے۔ 125 دن کے کام یعنی جی رام جی پروجیکٹ کے لیے رقم کا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ تاہم، اس کام کی تقسیم نچلی سطح پر نہیں ہوئی ہے۔ حالانکہ اس معاملے میں پنچایتوں میں سیاسی خلفشار بھی ایک وجہ تھی، لیکن پھر انتظامی سطح پر اختیار دیا گیا۔ لیکن کام میں تیزی نہیں آئی۔ نئی حکومت نے ریاست کو غیر متزلزل طاقت کے ساتھ آگے لے جانے کے لیے وزیر اعظم سن ہاؤس جیسے منصوبے شروع کیے ہیں۔ اسے مرکزی امداد بھی ملی ہے۔ لیکن حقیقت میں دیکھا جا رہا ہے کہ لوگوں کو پراجیکٹس میں حصہ لینے کی ترغیب دینے کے لیے کوئی پہل نہیں ہے۔ ان منصوبوں کی پیشرفت سامنے آنے کے بعد چیف سکریٹری نے محکموں کو خط لکھ کر ان کی باقاعدگی سے نگرانی کرنے کو کہا ہے۔ اس بات کو یقینی بنانے کے لیے بھی کہا گیا ہے کہ اتوار کو ریاست میں افتتاحی آیوشمان بھارت اور چیف منسٹر ہیلتھ انشورنس اسکیموں میں استفادہ کنندگان کو کوئی پریشانی نہ ہو۔ نبو ذرائع کے مطابق ریاستی حکومت نے ریاست میں چھ اہم پروجیکٹوں اور شعبوں کے کام کو تیز کرنے کے لیے باقاعدہ نگرانی کا حکم دیا ہے۔ ترجیحی فہرست میں انا پورنا پروجیکٹ، پردھان منتری آواس یوجنا، جی رام جی، پردھان منتری سوریہ گھر، آیوشمان بھارت اور چیف منسٹر ہیلتھ انشورنس اسکیم اور ریاستی سرکاری اداروں کی فہرست بنانے کی تجویز شامل ہے۔ ہدایات میں کہا گیا ہے کہ متعلقہ محکموں کے سکریٹریز اپنے محکموں کے منصوبوں کے کام کی خود نگرانی کریں۔ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ منصوبوں کے ثمرات بروقت اور صحیح طریقے سے عوام تک پہنچیں۔ چیف سکریٹری منوج کمار اگروال نے متعلقہ محکموں کے پرنسپل سکریٹریوں اور دیگر سکریٹریوں کو یہ ہدایت دی ہے۔ شناخت شدہ منصوبوں کی پیشرفت کا ہر ہفتے جائزہ لیا جائے گا۔ ساتھ ہی یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اگر کام میں کوئی مسئلہ یا رکاوٹ پیش آتی ہے تو اسے فوری طور پر چیف سکریٹری کے نوٹس میں لایا جائے۔ ضرورت پڑنے پر مداخلت کر کے مسئلہ حل کرنے کا انتظام کیا جائے گا۔ اس کے ساتھ ہی متعلقہ افسران کی ذمہ داریاں واضح کرنے اور کام میں کسی کوتاہی پر جوابدہی کو یقینی بنانے کی ہدایت کی گئی ہے۔ نوٹیفکیشن میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس ہدایت کو 'انتہائی فوری' سمجھا جانا چاہیے۔

☆

# ٹی ایم سی پی کے یوم تاسیس کی تقریب پر تعطل

## کالی گھاٹ ترنمول نے مداخلت کے لیے ہائی کورٹ کا رخ کیا

کولکاتا:17 اگست (عوامی نیوز سروس) بنگال کے لوگوں نے 21 جولائی کو 'یوم شہدا' (شہید دیوس) کے موقع پر ایک بے مثال تنازع دیکھا۔ تقریب کی اجازت حاصل کرنے کے لیے معاملہ عدالت میں لے جانا پڑا۔ اب، ترنمول چھاترا پریشد (TMCP) کے یوم تاسیس کے پروگرام کے حوالے سے بھی پیچیدگیاں پیدا ہوگئی ہیں، جس کے نتیجے میں کلکتہ ہائی کورٹ میں ایک اور مقدمہ چلایا جا رہا ہے۔ TMCP کا یوم تاسیس 28 اگست کو آتا ہے، اس کے باوجود یہ الزام لگایا جا رہا ہے کہ ابھی تک میٹنگ کی اجازت نہیں دی گئی ہے۔ اس کے نتیجے میں، ٹی ایم سی پی کے کالی گھاٹ دھڑے نے عدالتی مداخلت کی درخواست کرتے ہوئے کلکتہ ہائی کورٹ سے رجوع کیا ہے۔ اس سے متعلق ایک عرضی جسٹس سوگتا بھٹاچاریہ کے کمرہ عدالت میں داخل کی گئی ہے اور اس کی سماعت اگلے بدھ کو ہونے کا امکان ہے۔ پیر کو، کالی گھاٹ ٹی ایم سی پی کی نمائندگی کرنے والے ایڈوکیٹ آرکا کمار ناگ نے جسٹس سوگتا بھٹاچاریہ کے سامنے عرضی پیش کی۔ انہوں نے بتایا کہ ٹی ایم سی پی کے یوم تاسیس کی تقریب کی اجازت کے لیے 27 جولائی کو پولیس کو درخواست جمع کرائی گئی تھی، اس کے بعد 3 اگست اور 7 اگست کو پولیس سے پوچھ گچھ کی گئی، لیکن آج تک کوئی جواب نہیں ملا۔ وکیل نے عدالت کو بتایا کہ جواب نہ ملنے کی وجہ سے وہ ہائی کورٹ سے رجوع کرنے پر مجبور ہوئے اور اس معاملے کی فوری سماعت کی درخواست کی۔ غور طلب ہے کہ ٹی ایم سی پی یوم تاسیس روایتی طور پر ہر سال میو روڈ پر گاندھی مجسمہ کے قریب منایا جاتا ہے، جس میں ممتا بنرجی کلیدی مقرر کے طور پر موجود ہوتی ہیں۔ تاہم موجودہ صورتحال مختلف ہے۔ سیاسی رسہ کشی کے بعد ممتا بنرجی کا کیمپ ٹوٹ گیا ہے۔ ایک دھڑا این سی پی آئی میں شامل ہوگیا ہے، جب کہ دوسرا دھڑا ریتو بنرجی کی 'اصل' (حقیقی) ترنمول میں شامل ہوگیا ہے۔ 21 جولائی کو یوم شہداء الگ الگ منایا گیا: این سی پی آئی کے اراکین پارلیمنٹ نے اس دن کو دہلی میں منایا، جبکہ ریتوبرت بنرجی اور ممتا بنرجی نے شہر میں دو مختلف مقامات پر الگ الگ تقاریب منعقد کیں۔ ریتوبرت بنرجی نے اس بار بھی ٹی ایم سی پی کے یوم تاسیس کو الگ سے منانے کے منصوبوں کا اعلان کیا ہے، اور کولکاتا پولیس کو تین ممکنہ مقامات کی تجویز پیش کرنے والی ایک درخواست جمع کرائی گئی ہے۔ تاہم، کالی گھاٹ ترنمول دھڑا میو روڈ پر تقریب کے انعقاد پر اصرار کرتا ہے۔ تاہم، چونکہ ابھی تک اجازت نہیں دی گئی ہے، کالی گھاٹ ٹی ایم سی پی نے اب ہائی کورٹ کا رخ کیا ہے۔

# انا پورنا کی رقم آج سے کھاتوں میں منتقل ہو رہی ہے، کب تک ملے گی؟ وزیر مملکت کا بڑا اعلان

کولکاتا،17 راگست: شوبھندو ادھیکاری کے اعلان کے مطابق ریاست میں خواتین کو انا پورنا یوجنا کی رقم ملنا شروع ہوگئی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا تھا کہ انا پورنا یوجنا کے پیسے 17 اگست سے دستیاب ہوں گے۔ اسی طرح سوموار کو خواتین کے کھاتوں میں 3000 روپے براہ راست منتقل کیے جا رہے ہیں۔ لیکن الزام ہے کہ اب تک کئی خواتین کے کھاتوں میں رقم نہیں پہنچی ہے۔ اس سے ابہام پیدا ہوگیا ہے۔ تاہم ریاستی وزیر صحت سمنا سرکار نے کہا کہ رقم وصول کرنے میں ابہام کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ ان کے مطابق اہل خواتین کے کھاتوں میں رقم منتقل ہونا شروع ہوگئی ہے۔ یہ 20 اگست تک جاری رہے گا۔ آج سوموار کو سمنا سرکار نے نبو میں صحافیوں کا سامنا کیا۔ وہیں انہوں نے کہا، "1 کروڑ 45 لاکھ خواتین انا پورنا یوجنا کے تحت رقم وصول کر رہی ہیں۔ اہل خواتین کو رقم منتقل ہونا شروع ہوگئی ہے۔ 20 اگست تک اسٹیپ بائی اسٹیپ خواتین کے کھاتوں میں رقم منتقل کی جائے گی۔ آج شوبھندو حکومت کے 100 دن ہوگئے ہیں۔ فطری طور پر اس کا ذکر کرتے ہوئے وزیر نے کہا کہ وزیر اعلیٰ نے انا پورنا یوجنا کے بارے میں پیغام دیا تھا۔ لیکن طرح طرح کی گمراہ کن خبریں پھیلائی جا رہی ہیں۔ خاص طور پر خواتین میں طرح طرح کی افواہیں پھیلائی جا رہی ہیں۔ لیکن انہوں نے واضح کیا کہ ابہام کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ سمنا سرکار نے کہا، "1 کروڑ 80 لاکھ درخواستیں جمع کی گئی تھیں۔ اس میں 1 کروڑ 45 لاکھ خواتین کے نام شامل تھے۔ معلوم ہوا ہے کہ ابتدائی طور پر 17 لاکھ ناموں کو خارج کر دیا گیا تھا۔ ذرائع کے مطابق زیادہ تر معاملات میں آدھار کارڈ کو بینک اکاؤنٹ سے لنک نہیں کیا جا سکا۔ کچھ کیسز میں سرکاری ملازمین اور انکم ٹیکس کی وجہ سے درخواست مسترد کر دی گئی۔ تاہم ذرائع کا کہنا ہے کہ آنے والے دنوں میں دوبارہ درخواست دینے کا موقع ملے گا۔ موجودہ حکومت کے سب سے مشہور منصوبوں میں سے ایک انا پورنا یوجنا ہے۔ بی جے پی کی قرارداد کے مطابق اس پروجیکٹ میں 3 ہزار ماہانہ الاؤنس متعارف کرایا گیا ہے۔ تاہم لکشمی بھنڈار جیسے جعل سازی کو روکنے کے لیے اس فہرست میں کئی شرائط عائد کی گئی ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے بارہا کہا ہے کہ یہ رقم صرف مستحقین کو ملے گی۔ سرکاری پیسے کو ضائع نہیں ہونے دیں گے۔ اس کے مطابق، انہوں نے معیار مقرر کیا ہے۔ جیسا کہ جن کی ماہانہ آمدنی 10 ہزار روپے سے زیادہ ہے۔ خاندان کی آمدنی 12 لاکھ سے زیادہ ہے۔ بتایا گیا ہے کہ جو لوگ کسی بھی سرکاری اسکیم کا فائدہ حاصل کر رہے ہیں انہیں انا پورنا یوجنا کی رقم نہیں ملے گی۔ تاہم، جو لوگ اپاہج، پی ایم کسان یوجنا کے تحت ہیں، انہیں اس اسکیم کی رقم ملے گی۔ دیہی خواتین کے معاملے میں، یہ دستیاب ہوگا چاہے ان کے پاس 3 سے زیادہ مکان ہوں۔ اسکیم کے پیسے دستیاب ہوں گے چاہے زمین کا رقبہ 50 اعشاریہ سے زیادہ ہو۔ 25 سے 60 سال کی بیواؤں کو انا پورنا یوجنا کی رقم ملے گی۔ تاہم انہیں کسی دوسری سماجی اسکیم کا فائدہ نہیں ملے گا۔

# رانی گنج تشدد کیس میں بی جے پی کارکن کی گرفتاری

آسنسول:17 اگست (عوامی نیوز سروس) رانیگنج تشدد کیس میں رانی گنج پولیس ملزمان کی گرفتاری کے لیے علاقے میں مسلسل چھاپے مار رہی ہے کئی ملزمان گرفتاری سے بچنے کے لیے روپوش ہوگئے ہیں یوم آزادی سے ایک دن پہلے رانی گنج میں بالادستی کی لڑائی نے ایسا خوفناک رخ اختیار کیا کہ 14 اگست 2026 کی اندھیری رات کو رانی گنج ریلوے اسٹیشن کے سامنے بالادستی کی لڑائی میں بی جے پی اور وشو ہندو پریشد کے کارکنوں کے درمیان پرتشدد تصادم ہوا جس میں 6 افراد شدید زخمی ہوئے۔
اس معاملے میں رانی گنج تھانہ پولیس نے بی جے پی کارکن رنجیت سنگھ کو گرفتار کر کے آسنسول سی جی ایم کورٹ میں پیش کیا اور 7 دن کے پولیس ریمانڈ کی مانگ کی، لیکن چونکہ یہ معاملہ ایس سی اور ایس ٹی سے متعلق ہے۔
ایکٹ کے تحت مقدمہ نمبر 342/26 درج کیا گیا ہے۔ اے سی پی سنٹرل زون 2 کو تفتیشی افسر مقرر کیا گیا ہے۔ کیس کی سماعت خصوصی عدالت میں ہوگی۔ اس لیے سی جی ایم کورٹ نے ملزم کی ضمانت کی درخواستوں کو مسترد کرتے ہوئے اسے آسنسول جیل بھیج دیا۔ کیس کی سماعت خصوصی عدالت میں ہوگی۔

# آج سے مردم شماری کا آغاز، آدھار سے لے کر بینکنگ تک پوچھے جائیں گے 40 سوالات

کولکاتا، 17 راگست: 'ہندوستانی مردم شماری 2027' کا اہم مرحلہ آج سے شروع ہونے جا رہا ہے۔ پیر کے روز مرکز کے زیر انتظام ریاست لداخ اور جموں و کشمیر، ہماچل پردیش اور اتراکھنڈ کے علاقوں میں یہ سلسلہ 'سیلف اینومریشن' (خود اپنی جانکاری درج کرنا) سے شروع ہوگا۔ وزارت داخلہ نے ان 40 سوالات کی فہرست پہلے ہی جاری کر دی ہے، جو مردم شماری آفیسر گھریلو شیڈول کے تحت خاندانوں سے پوچھیں گے۔ ان علاقوں میں رہنے والے افراد 17 سے 31 اگست کے درمیان اپنی اطلاعات آن لائن بھر سکتے ہیں۔ اس کے بعد مردم شماری کرنے والے ملازمین 40 سوالات کے ساتھ گھر گھر جا کر اطلاعات جمع کریں گے۔ یہ سلسلہ یکم ستمبر سے 30 ستمبر تک جاری رہے گا۔ ملک کے دیگر حصوں میں آبادی کی مردم شماری اگلے سال فروری میں ہوگی۔ چیف مردم شماری افسر کے مطابق جموں و کشمیر کے 16 اضلاع ایسے ہیں جہاں شدید برف باری ہوتی ہے۔ ان اضلاع میں پہلے ہی مردم شماری کی تفصیلات جمع کرائی جائیں گی، کیونکہ ستمبر-اکتوبر کے بعد پہاڑی علاقوں تک پہنچنا مشکل ہو جاتا ہے۔ لداخ سے متعلق مردم شماری افسر نے کہا کہ یہ پہلی بار ہے جب لداخ کی الگ سے مردم شماری ہو رہی ہے۔ 2019 میں مرکز کے زیر انتظام خطہ بننے کے بعد لداخ کو اپنا پہلا ا? فیشیل ڈاٹا ملے گا۔ قابل ذکر ہے کہ لداخ پوری طرح برف باری والا علاقہ ہے۔ اس میں لیہہ اور کارگل دونوں ضلعے شامل ہیں۔

واضح رہے کہ سرکاری حکم کے مطابق مردم شماری کے دوران جو سوالات پوچھے جائیں گے، ان میں ذات، درج فہرست ذات (ایس سی) اور شیڈول ٹرائب (ایس ٹی) کا درجہ، مذہب، تعلیم، روزگار، ہجرت اور خاندان سے متعلق مختلف معلومات شامل ہیں۔ کوویڈ-19 ویکسینیشن کی جگہ سے لے کر بینک کھاتوں کی تعداد، موبائل نمبر، آدھار، ووٹر آئی ڈی اور پاسپورٹ جیسی اطلاعات بھی مانگی جائیں گی۔ ہندوستان کے رجسٹرار جنرل مرتیونجے کمار کے حکم میں ان سوالات کا تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے۔ رواں ماہ کے آغاز میں جاری ایک سرکاری نوٹیفکیشن کے مطابق مردم شماری یکم ستمبر سے 30 ستمبر کے درمیان لداخ اور جموں و کشمیر کے ساتھ ساتھ ہماچل پردیش اور اتراکھنڈ کے برفانی علاقوں میں کی جائے گی، جہاں مردم شماری ایک ساتھ نہیں کی جاتی ہے۔ یہ پہلی بار ہوگا کہ مردم شماری کے دوران ذات پر مبنی اطلاعات بھی جمع کی جائیں گی۔ ذرائع کے مطابق سوال و جواب کی فہرست میں مختلف ذاتوں کی فہرست دیے جانے کا کوئی امکان نہیں ہے۔ لوگوں سے سوالات کیے جائیں گے اور وہ جواب دیں گے۔ ذات پر مبنی مردم شماری کو شامل کرنے کا فیصلہ گزشتہ سال 30 اپریل کو وزیر اعظم نریندر مودی کی سربراہی میں سیاسی امور کی کابینہ کمیٹی نے لیا تھا۔

ہندوستان کے رجسٹرار جنرل کے نوٹیفکیشن میں کہا گیا ہے کہ مردم شماری ایکٹ 1948 (1948 کا ایکٹ 37) کے سیکشن 8 کی ذیلی دفعہ (1) کے تحت ملے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے مردم شماری آفیسرس مردم شماری کریں۔

**'مردم شماری 2027' میں پوچھے جائیں گے یہ 40 سوالات:**

شخص کا نام، خاندان کے سربراہ سے رشتہ، جنس، تاریخ پیدائش اور مکمل شدہ عمر، موجودہ ازدواجی حیثیت، شادی کے وقت عمر، شوہر یا بیوی کا نام، اعلان کردہ قومیت، مذہب، درج فہرست ذات (ایس سی)، درج فہرست قبائل (ایس ٹی) یا ذات، والد سے متعلق معلومات، والدہ سے متعلق معلومات، معذوری، مادری زبان اور دیگر معلوم زبانیں، خواندگی اور ڈیجیٹل خواندگی کی حیثیت، تعلیمی ادارے میں موجودہ تعلیمی حیثیت، حاصل کردہ اعلیٰ ترین تعلیمی سطح اور مضمون/اسٹریم، گزشتہ ایک سال کے دوران کوئی کام کیا یا نہیں، معاشی سرگرمی کی قسم، پیشہ، صنعت، تجارت یا خدمت کی قسم، کارکن کی قسم، غیر معاشی سرگرمی (حاشیائی، نیم حاشیائی اور غیر کارکنوں کے لیے)، کام کی تلاش یا کام کے لیے دستیابی (حاشیائی، نیم حاشیائی اور غیر کارکنوں کے لیے)، کام کی جگہ تک آمد و رفت کی تفصیلات، جائے پیدائش، سابقہ رہائش گاہ، نقل مکانی کی وجہ، آخری بار نقل مکانی کے بعد اس گاؤں/شہر میں رہنے کی مدت، مستقل رہائشی پتہ، اس وقت زندہ بچوں کی تعداد (موجودہ شادی شدہ، بیوہ، مطلقہ اور علیحدہ رہنے والی خواتین کے لیے)، اب تک زندہ پیدا ہونے والے بچوں کی تعداد (موجودہ شادی شدہ، بیوہ، مطلقہ اور علیحدہ رہنے والی خواتین کے لیے)، گزشتہ ایک سال میں زندہ پیدا ہونے والے بچوں کی تعداد (موجودہ شادی شدہ خواتین کے لیے)، کووڈ-19 ویکسینیشن کی جگہ، بینک اکاؤنٹس کی کل تعداد، موبائل نمبر (اگر دستیاب ہو)، آدھار نمبر (اگر دستیاب ہو)، ووٹر شناختی کارڈ نمبر (اگر دستیاب ہو)، پاسپورٹ نمبر (اگر ہندوستانی پاسپورٹ ہولڈر ہیں)، ڈرائیونگ لائسنس دستیاب ہے یا نہیں۔

☆

# کولکاتا میں موسلا دھار بارش، کئی علاقے زیرِ آب، آمد و رفت متاثر

کولکاتا:17 اگست (عوامی نیوز سروس) پیر کی صبح سے کولکاتا اور اس کے اطراف میں جاری موسلا دھار بارش کے باعث شہر کے کئی نشیبی علاقوں میں واٹر لاگنگ کی صورتحال پیدا ہوگئی۔ گارڈن ریچ روڈ، دین مستری لین اور پہاڑ پور روڈ پر بھی سڑکوں پر پانی جمع ہونے سے آمد و رفت متاثر ہوئی اس کے علاوہ شہر کے متعدد دیگر علاقوں میں بھی پانی جمع ہونے سے ٹریفک کی روانی سست پڑ گئی۔ خلیج بنگال کے شمال مغربی حصے میں موجود کم دباؤ کا نظام پیر کی صبح تیزی سے شدت اختیار کرتے ہوئے ڈپریشن میں تبدیل ہوگیا جس کے اثر سے کولکاتا اور اس کے اطراف سمیت مغربی بنگال کے مختلف علاقوں میں شدید بارش کا سلسلہ شروع ہوگیا ہے۔ علاقائی محکمہ موسمیات علی پور کے مطابق پیر کی صبح تقریباً ساڑھے 8 بجے ڈپریشن کا مرکز کولکاتا کے قریب تھا۔ محکمہ موسمیات کے مطابق آئندہ 24 گھنٹوں کے دوران یہ نظام شمال مغرب کی جانب بڑھتے ہوئے گنگا کے میدانی مغربی بنگال، جھارکھنڈ اور بہار کی جانب بڑھ سکتا ہے۔ کولکاتا میونسپل کارپوریشن اور ٹریفک پولیس کے ذرائع کے مطابق سینٹرل ایونیو، مہاتما گاندھی روڈ، ٹھانٹھانیہ، کالج اسٹریٹ، ایمہرسٹ اسٹریٹ، پارک سرکس کنیکٹر اور خضر پور سمیت کئی اہم علاقوں میں پانی جمع ہوگیا۔ جنوبی کولکاتا کے جادب پور، گڑیاہاٹ، بالی گنج سرکلر روڈ اور بہالا ٹرام ڈپو کے قریب بھی آبی جماؤ کے باعث ٹریفک کی رفتار متاثر ہوئی۔ کئی مقامات پر پانی گاڑیوں کے انجن میں داخل ہونے کے باعث بسیں اور چھوٹی گاڑیاں سڑکوں پر ہی خراب ہوگئیں، جس سے اہم شاہراہوں پر ٹریفک جام کی صورتحال پیدا ہوگئی۔

# سوالنامہ اور رپورٹ کارڈز میں بنیادی تبدیلیاں

## ریاست اساتذہ کو خصوصی تربیت فراہم کرے گی

کولکاتا،17 راگست: ڈبل انجن والی حکومت کے دور میں ریاستی حکومت تعلیمی نظام کے معیار کو بہتر بنانے کے لیے اقدامات کر رہی ہے۔ بنگال میں تعلیم کو بہت جلد قومی تعلیمی پالیسی کے ساتھ جوڑ دیا جائے گا، ریاست کے اسکولی تعلیم کے وزیر دیپک برمن پہلے ہی اعلان کر چکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ عمل مرحلہ وار شروع ہوگا۔ اس بار ریاست نے ریاست میں 'پرکھ' کے نام سے ایک نئی ورکشاپ شروع کی ہے۔ قومی تعلیمی پالیسی کے نفاذ سے قبل ریاستی حکومت تعلیمی نظام میں بنیادی تبدیلیاں لانے جا رہی ہے۔ اس لیے اساتذہ کو نئے نظام پر خصوصی تربیت فراہم کرنے کے لیے آج پانچ روزہ ورکشاپ کا آغاز کیا گیا۔ نئی ورکشاپ کا افتتاح سوموار کو ودیا ساگر بھون آڈیٹوریم میں اسکولی تعلیم کے وزیر نے کیا۔ 'پرکھ' قومی تعلیمی پالیسی کے حصے کے طور پر NCERT کے تحت تشخیص پر مبنی عمل ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ اس ورکشاپ کا بنیادی مقصد حفظ پر مبنی تعلیم کے بجائے مہارت پر مبنی تعلیم پر خصوصی زور دینا ہے۔ یہ ورکشاپ اساتذہ کو سوالیہ پرچہ میں آنے والی تبدیلیوں اور نئی تعلیمی پالیسی کی بنیاد پر مجموعی رپورٹ کارڈ کے بارے میں مناسب معلومات فراہم کرے گی۔ اسکولی تعلیم کے وزیر دیپک برمن نے کہا، "رپورٹ کارڈ میں کئی تبدیلیاں کی گئی ہیں جو بچوں کی ہمہ جہت ترقی کے لیے تیار کی جائیں گی۔ تمام اسکولوں کے اساتذہ کو اس ورکشاپ میں رپورٹ کارڈ کے مختلف پیرامیٹرز کے بارے میں آگاہ کیا جائے گا۔ اساتذہ کو کسی بھی قسم کی پریشانی اور پوچھ گچھ کی تربیت دی جائے گی۔ اسکولی تعلیم کے وزیر نے کہا کہ مستقبل میں ریاست کے تمام اسکولوں میں انٹرنیٹ کنکشن فراہم کیا جائے گا تاکہ ہر جگہ آن لائن کلاسز کی سہولت فراہم کی جا سکے۔ لیکن کیا اس سال سیکنڈری اور ہائیر سیکنڈری کا سوالیہ پرچہ بھی تبدیل ہوگا؟ دیپک برمن نے کہا کہ ابھی یہ نہیں کہا جا سکتا کہ کون سے امتحانات میں لاگو ہوں گے۔ اس کا اعلان ایک مخصوص وقت پر کیا جائے گا۔ کھیلوں، ثقافتی پروگراموں، فنون لطیفہ پر خصوصی توجہ دی جائے گی۔ سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے وزیر نے کہا کہ اساتذہ کی تربیت کے بعد ہی ہرا سکول میں تعلیمی نظام بدلے گا۔

# بنگال میں بی جے پی حکومت کی 100 دن مکمل

## ورک ریکارڈ کے ساتھ شائع شدہ کتاب ہر گھر تک پہنچے گی

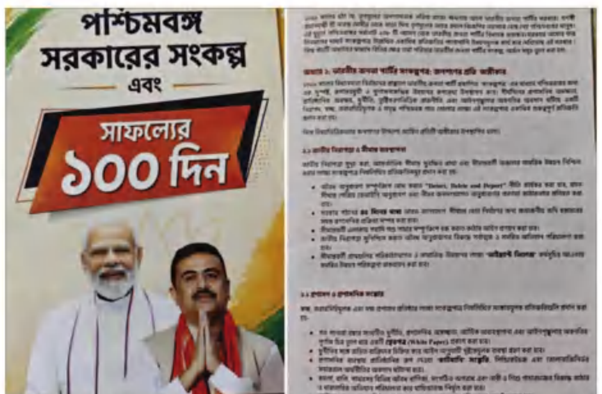


کولکاتا،17 راگست: 2026 کے اسمبلی انتخاب میں پہلی بار بی جے پی نے پہلی بار بنگال میں جیت کا مزہ چکھا ہے۔ بی جے پی حکومت کے 100 دن مکمل ہو چکے ہیں۔ شوبھندو ادھیکاری حکومت 18 اگست بروز منگل اپنے 100 ویں دن میں داخل ہو جائے گی۔ اس موقع پر تقریبات ہوں گی، لیکن یہ مکمل طور پر عوامی رابطوں کے ذریعے ہوگی۔ بی جے پی نے اپنے 100 ویں دن میں حکومت کے کاموں کو بنگال کے عوام کے سامنے اجاگر کرنے کے لیے ایک کتاب شائع کی ہے۔ 41 صفحات پر مشتمل کتاب گھر گھر جا کر لوگوں کے حوالے کی جائے گی۔ پارٹی قیادت کا پلان ایسا ہے۔ اتوار کو نیو ٹاؤن میں تربیتی کیمپ میں ہر کسی کو اس کی ہدایت دی گئی۔ ریاست میں اقتدار میں آنے کے بعد شوبھندو ادھیکاری حکومت نے کئی شعبوں میں اصلاحات کا کام شروع کیا ہے۔ نئی حکومت کے لیے بڑا چیلنج حکومت کو پچھلی ترنمول حکومت کے 'کٹ منی' کلچر، صنعت میں خشک سالی، اور سرکاری ملازمتوں میں سیاست کاری سے نجات دلانا تھا۔ اس اصلاحی کام کو پہلے ہی کامیابی مل چکی ہے۔ مختلف محکموں میں بہت زیادہ شفافیت آئی ہے۔ اور ریاستی حکومت نے ان کاموں کی خبر لوگوں میں پھیلا کر 100 دن منانے کا منصوبہ بنایا ہے۔ 41 صفحات پر مشتمل کتاب جس کا عنوان ہے 'مغربی بنگال حکومت کی قرارداد اور کامیابی کے 100 دن' ان سب کی تفصیلات پر مشتمل ہے۔ کتاب میں بتایا گیا ہے کہ ریاست میں کتنی سرمایہ کاری آئی ہے، سماجی پروجیکٹوں سے کتنے لوگوں کو فائدہ ہوا ہے، انتظامی شعبے میں کیا اصلاحات کی گئی ہیں، خواتین کی حفاظت، مالیاتی با اختیار بنانے وغیرہ جیسے مسائل پر کام کیا گیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ بنگال بی جے پی حکومت کا مقصد کتاب کو ہر گھر تک پہنچانا ہے۔ ہدایت کی گئی ہے کہ اسے دروازے پر تقسیم کرتے وقت گھر کے لوگوں کے حوالے کیا جائے گا، تاکہ وہ سرکاری کام کی موجودہ تمام صورتحال جان سکیں۔ اس کے ساتھ انہیں مستقبل کے منصوبوں کے بارے میں بھی آگاہ کیا جا سکتا ہے۔ بنیادی طور پر، شوبھندو ادھیکاری حکومت کا ہدف 100 دنوں کی کامیابی کو فروغ دینا ہے۔ یہ کتاب منگل سے ہر گھر تک پہنچ سکتی ہے۔

# 11 دنوں میں دوسری بار کولکاتا ایئرپورٹ سے کروڑوں کا سونا برآمد، 2 گرفتار

کولکاتا،17 راگست: کولکاتا ایئرپورٹ سے ایک بار پھر بھاری مقدار میں سونا برآمد ہوا ہے۔ رواں ماہ کی 6 تاریخ کو ایئرپورٹ سے بھاری مقدار میں سونا، چاندی، یاقوت، زمرد برآمد ہوا تھا۔ اس واقعے کے چند دنوں کے اندر ہی سوموار کو دوبارہ کولکاتا ہوائی اڈے سے کروڑوں روپے کا سونا برآمد ہوا ہے۔ ہوائی اڈے کے ذرائع کے مطابق، اس دن بنکاک سے کولکاتا جانے والی پرواز پر چھاپے کے دوران تقریباً 900 گرام سونا برآمد کیا گیا تھا۔ اس کی مارکیٹ ویلیو تقریباً 1 کروڑ 35 لاکھ روپے ہے۔ اس واقعے میں دو مسافروں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ این ایس سی بی آئی تھانے کی پولس ان سے پوچھ گچھ کر رہی ہے۔ سونا کہاں اسمگل کیا جا رہا تھا اس کی تحقیقات شروع کر دی گئی ہیں۔ پولس ذرائع کے مطابق دونوں مسافر سوموار کو بنکاک سے کولکاتا آئے تھے۔ پولس کو خفیہ ذرائع سے ان کے بارے میں پہلے ہی اطلاع مل چکی تھی۔ اس اطلاع کی بنیاد پر کولکاتا ہوائی اڈے پر ان کی نگرانی شروع کر دی گئی۔ بعد ازاں ان سے شک کی بنیاد پر پوچھ گچھ کی گئی۔ پوچھ گچھ کے دوران انہوں نے اعتراف کیا کہ ان کے پاس سونا ہے۔ برآمد شدہ سونے کا وزن 900 گرام ہے۔ پولس کا ابتدائی اندازہ ہے کہ یہ 24 قیراط ہے۔ اس کی مارکیٹ ویلیو تقریباً 1 کروڑ 35 لاکھ روپے ہے۔ پولس کو شبہ ہے کہ اس واقعہ کے پیچھے بین ریاستی سونے کی اسمگلنگ کا ہاتھ ہے۔

روزنامہ عوامی نیوز
کولکاتا | منگل، ۱۸/ اگست ۲۰۲۶ء

## مردم شماری 2027 دوسرا دور

### لوگ 40 سوالوں کے جواب کے لئے تیار ہو جائیں

مردم شماری 2027 کا کام جو یکم اگست تا 15، اگست ہوا اب 16 اگست سے 14 ستمبر تک دوسرے دور کا کام شروع ہوا ہے جس میں مرکزی حکومت نے نوٹیفکیشن جاری کر دیا ہے کہ مردم شماری کرنے والے ذمہ داران اپنی اپنی حد بندیوں تک تمام گھروں کا دورہ کریں گے اور ان سے جو سوالات پوچھے جائیں گے ان کی تفصیل دیدی گئی ہے جس میں ذات پات فرقہ کے ساتھ بینک اکاؤنٹ بشمول کووڈ کے موقع پر ویکسن لیا تھا یا نہیں وہ بھی معلوم کیا جائے گا۔ ویسے پتہ چلا تھا کہ حکومت ذات پات فرقہ کے بارے میں پوچھنا نہیں چاہے گی۔ ویسے بہت سارے لوگ اپنے نام کے ساتھ پہلا نام جو لکھتے ہیں اس سے اس کی ذات فرقہ کا پتہ تو چل ہی جاتا ہے۔ رجسٹرار جنرل آف انڈیا (آر جی آئی) کی طرف سے جو نوٹیفکیشن جاری ہوا ہے اس میں کل ملا کر ایک شخص سے پورے 40 سوالات پوچھے جائیں گے اس مرتبہ مزید 13 سوالات شامل کئے گئے ہیں جو مردم شماری 2011 میں نہیں تھے۔ جیسے 2011 کے مردم شماری میں اسے پوچھنے کی ضرورت ہی نہیں سمجھی گئی تھی کہ کس کی ذات کیا ہے اور وہ کس فرقہ سے تعلق رکھتا ہے لیکن اس مرتبہ جو مردم شماری کرائی جا رہی ہے اس میں ذات پات، فرقہ، بینک اکاؤنٹس کو لازمی قرار دیا گیا ہے جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ مردم شماری 2026 اصل میں SIR کی دوسری قسط ہے۔ یکم اگست تا 16 اگست تک لوگوں سے کہا گیا تھا کہ وہ اپنی ساری معلومات آن لائن فراہم کریں، لیکن کولکاتا شہر، قرب و جوار اور مضافات کے رہنے والوں میں کچھ فیصد ایسے لوگ ہیں جو انٹرنیٹ سے خود کو جوڑے ہوئے ہیں اور ایسے کتنے لوگ ہیں جو سائبر کیفے میں جا کر اپنی ساری معلومات مہر بند کرا سکتے ہیں پتہ چلا کہ پہلے دور میں صرف 1% لوگ ہی اس طریق کار پر متفق ہو کر اپنے موبائل کے ذریعہ آن لائن ساری معلومات مہر بند کرا سکے ہیں لیکن کولکاتا شہر اور آس پاس اور اضلاع میں رہنے والوں میں 69% لوگ ایسے ہیں جنہیں دن کو کھانا مل جاتا ہے تو وہ رات کے کھانے کے سلسلے میں سوچ و فکر میں پڑ جاتے ہیں اور لاکھوں کی تعداد میں ایسے لوگ پورے شہر و مضافات میں نظر آئیں گے ان سے بھلا کوئی کیا توقع کر سکتا ہے کہ وہ اپنی تفصیلات رقم کرانے سائبر کیفے تک جائیں گے۔ جہاں تک افسر شاہی دور غلامی کی بات کریں تو 1931ء میں آخری مرتبہ مردم شماری میں ذات پات اور فرقے سے متعلق سوالات کئے گئے تھے لیکن 1931 کے بعد اب تک جو مردم شماری کرائے گئے اس میں کہیں بھی ایسے سوالات پوچھنے کی ضرورت نہیں سمجھی گئی لیکن اس مرتبہ زور دیکر ذات پات کے بارے میں تفصیل سے آگاہی معلوم کیا جائے گا تو اس کے پیچھے مقصد کیا ہے۔ اس مرتبہ 13 نئے سوالات جو شامل کئے گئے ہیں اس میں ایک شخص/ خاتون سے اس کی بیوی/شوہر کے بارے میں پوچھا جائے گا قومیت جو مصدقہ ہو، ذات، والد کی تفصیلات، مستقل رہائشی پتہ، کووڈ-19 کے ٹیکے کہاں لئے گئے، بینک اکاؤنٹس کی تعداد، موبائل نمبر، آدھار نمبر، ووٹر آئی ڈی نمبر، پاسپورٹ نمبر اور ڈرائیونگ لائسنس، اس مردم شماری کے سلسلے میں کانگریس کے صدر ملکارجن کھڑگے کی تحریر کردہ مکتوب سنیئر کانگریس لیڈر جے رام رمیش نے پی ایم مودی کے حوالے کیا اور اس مکتوب میں یہ تجویز پیش کی گئی کہ ابھی حکومت تلنگانہ نے جس انداز میں مردم شماری کرائی، اسی طرز پر دوسری ریاستوں میں کرائی جائے۔ کانگریس صدر کھڑگے نے یہ کہا بھی تھا کہ مردم شماری کرانے سے پہلے حکومت تمام سیاسی پارٹیوں سے بات چیت کرے، لیکن مودی حکومت نے اس کی ضرورت بھی نہیں سمجھی اور نہ ہی کسی سیاسی پارٹی سے کوئی رابطہ ہی رکھا۔ اس مردم شماری 2027 کے سلسلے میں نوٹیفکیشن میں بتایا گیا کہ 40 سوالات پوچھے جائیں گے تو اس پر کوئی اعتراض نہ جاتے ہوئے صرف یہ سوال بہتوں نے کیا کہ مردم شماری 2027 کے سلسلے میں ذات معلوم کرنے پر زور کیوں دیا جا رہا ہے؟ (خ الف ف)

# تحریکِ آزادی میں اردو زبان وادب کا کردار

محمد انصار ندوی، چندر سین پور۔ مدھوبنی

ہندوستان کی آزادی کی تاریخ اگر صرف معرکوں، محاذوں، قید خانوں اور پھانسی کے تختوں کی تاریخ ہوتی تو شاید اس کے بیان میں اتنی وسعت نہ ہوتی۔ آزادی کی یہ داستان دراصل ہندوستان کے جسم کے ساتھ اس کے ذہن کی بھی داستان ہے؛ یہ تلوار کے ساتھ قلم کی، میدانِ جنگ کے ساتھ میدانِ فکر کی، خون کے ساتھ آنسو کی اور قربانی کے ساتھ شعور کی تاریخ بھی ہے۔ کسی قوم کو سیاسی غلامی سے نجات دلانے کے لیے صرف شمشیر کی ضرورت نہیں ہوتی، اس سے پہلے ذہنوں کو غلامی سے آزاد کرنا پڑتا ہے، دلوں میں حریت کا چراغ روشن کرنا پڑتا ہے، لوگوں کو یہ احساس دلانا پڑتا ہے کہ غلامی کوئی مقدر نہیں بلکہ ایک ایسی حالت ہے جسے عزم، اتحاد اور قربانی سے بدلا جا سکتا ہے۔ ہندوستان کی تاریخِ آزادی میں یہ عظیم فریضہ جس زبان نے نہایت نمایاں طور پر انجام دیا، وہ اردو تھی۔ اردو نے ہندوستان کے مختلف علاقوں، طبقوں اور تہذیبی حلقوں کو ایک دوسرے سے قریب کیا؛ اس نے سیاسی بیداری پیدا کی، قومی شعور کو مہمیز دی، ہندو مسلم اتحاد کا پیغام عام کیا، سامراجی اقتدار کے خلاف مزاحمت کی فضا پیدا کی اور اپنی نظم و نثر، صحافت، خطابت اور افسانوی ادب کے ذریعے آزادی کو ایک زندہ جذبے میں تبدیل کر دیا۔

یہاں ایک نہایت اہم سوال پیدا ہوتا ہے کہ اردو نے یہ خدمت کیوں انجام دی؟ اس کا جواب خود اردو کی تاریخ میں پوشیدہ ہے۔ اردو کسی ایک خاندان، ایک طبقے یا ایک مذہبی جماعت کے گھر میں پیدا ہونے والی زبان نہیں؛ یہ ہندوستان کے مختلف لسانی و تہذیبی عناصر کے میل سے وجود میں آئی۔ اس کے الفاظ میں ہندوستان کی مٹی کی خوشبو ہے، اس کے لہجے میں ہندوستانی معاشرے کی مشترکہ آواز ہے اور اس کے ادب میں مختلف تہذیبوں کے تجربات محفوظ ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جب ہندوستان پر غلامی کی تاریکی چھائی تو اردو نے اس تاریکی کو محسوس کیا اور جب آزادی کی صبح کی امید پیدا ہوئی تو اردو نے سب سے پہلے اس امید کو زبان دی۔

:- آزادی کا پہلا شعور اور اردو

ہندوستان میں انگریزی اقتدار کے خلاف مزاحمت کی تاریخ بہت پرانی ہے۔ انیسویں صدی میں مختلف مقامات پر جو بغاوتیں اور مزاحمتی تحریکیں اٹھیں، ان میں ایک طرف عملی جدوجہد تھی تو دوسری طرف فکری اضطراب بھی۔ ۱۸۵۷ء کی بغاوت نے اس اضطراب کو ایک بڑے سیاسی طوفان کی صورت عطا کی۔

:- ۱۸۵۷ء ہندوستان کی تاریخ میں ایک سنگِ میل ہے۔

میرٹھ سے شروع ہونے والی بغاوت جب دہلی پہنچی تو مغلیہ سلطنت کے آخری تاج دار بہادر شاہ ظفر کو علامتی طور پر ہندوستانی مزاحمت کا مرکز بنا دیا گیا۔ دہلی اردو تہذیب وادب کا مرکز تھا اور اس وقت اردو صرف شاعری کی زبان نہیں بلکہ شہری زندگی، سیاسی گفتگو اور صحافت کی بھی ایک اہم زبان بن چکی تھی۔ بہادر شاہ ظفر خود شاعر تھے۔ ان کی شاعری میں شکست خوردہ عہد کا کرب، اجڑے ہوئے وطن کا نوحہ اور بدلتے ہوئے زمانے کی بے ثباتی محسوس ہوتی ہے:

لگتا نہیں ہے دل مرا اجڑے دیار میں
کس کی بنی ہے عالمِ ناپائدار میں

یہ شعر اگرچہ براہِ راست سیاسی نعرہ نہیں، لیکن اس کے پس منظر میں جو اجڑا ہوا وطن اور شکستہ عہد ہے، وہ ۱۸۵۷ء کے ہندوستان کی اجتماعی کیفیت کا آئینہ بن جاتا ہے۔

۱۸۵۷ء کے بعد برطانوی حکومت نے نہ صرف سیاسی مخالفین کو کچلا بلکہ زبان و قلم کے محاذ کو بھی اپنے اقتدار کے لیے خطرہ سمجھا۔ اردو پریس پر سخت نگرانی ہوئی، متعدد صحافیوں اور اہلِ قلم کو گرفتار کیا گیا اور اخبارات پر پابندیاں عائد کی گئیں۔
یہ اس حقیقت کی پہلی بڑی شہادت تھی کہ حکومت تلوار سے زیادہ قلم سے خوف زدہ ہو سکتی ہے۔

:- مولانا محمد باقر: صحافت کا پہلا شہید

اردو صحافت کی تاریخ میں مولانا محمد باقر کا نام نہایت احترام سے لیا جاتا ہے۔ ان کا دہلی اردو اخبار ۱۸۵۷ء کے ہنگامہ خیز زمانے میں برطانوی اقتدار کے خلاف رائے عامہ کی تشکیل میں نمایاں تھا۔ انہوں نے صحافت کو محض خبر رسانی کا وسیلہ نہیں سمجھا بلکہ اسے قومی ذمہ داری کا درجہ دیا۔
۱۸۵۷ء کی ناکامی کے بعد مولانا محمد باقر کو انگریز حکومت نے گرفتار کیا اور انہیں موت کی سزا دی گئی۔ یوں اردو صحافت کی تاریخ میں آزادی کا باب ایک ایسے صحافی کے خون سے لکھا گیا جس نے قلم کی قیمت اپنی جان دے کر ادا کی۔
یہ واقعہ اس حقیقت کا روشن ثبوت ہے کہ آزادی کی جنگ صرف میدان میں نہیں لڑی جا رہی تھی۔ ایک طرف سپاہی بندوق لیے کھڑے تھے اور دوسری طرف صحافی قلم لیے۔ ایک طرف توپیں گرج رہی تھیں اور دوسری طرف اخبار کے صفحات عوام کے ضمیر کو جھنجھوڑ رہے تھے۔

:- اردو صحافت: قومی بیداری کا سب سے مؤثر ذریعہ

تحریکِ آزادی میں اردو صحافت کا کردار اس قدر وسیع ہے کہ اس پر مستقل کتاب لکھی جا سکتی ہے۔ اخبارات نے سیاسی واقعات کی اطلاع دینے کے ساتھ ساتھ عوام کے ذہن کی تربیت کی۔ انہوں نے حکومت کی پالیسیوں پر تنقید کی، عوام کو ان کے حقوق سے آگاہ کیا، قومی مسائل پر گفتگو کی اور آزادی کے تصور کو عام کیا۔
صحافت کی اصل طاقت یہ ہے کہ وہ ایک خیال کو ہزاروں ذہنوں تک پہنچا دیتی ہے۔ ایک تقریر چند ہزار افراد سنتے ہیں، مگر اخبار ایک ہی دن میں ہزاروں گھروں تک پہنچ سکتا ہے۔ اسی لیے برطانوی حکومت نے اردو پریس کو بارہا اپنے لیے خطرہ محسوس کیا۔
بیسویں صدی میں اردو صحافت نے آزادی کی تحریک کو نئی قوت عطا کی۔ الہلال، البلاغ، ہمدرد، زمیندار، کامریڈ اور دوسرے اخبارات و رسائل نے سیاسی شعور پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔

:- مولانا ابوالکلام آزاد اور الہلال

اگر اردو صحافت کی تاریخ میں کسی ایک شخصیت کو فکری انقلاب کی علامت کہا جائے تو مولانا ابوالکلام آزاد کا نام سب سے پہلے آتا ہے۔
مولانا آزاد کے ہاں قلم محض اظہار کا وسیلہ نہیں بلکہ دعوت، اصلاح اور انقلاب کا ذریعہ تھا۔ انہوں نے اردو نثر کو خطابت کا جوش، عربی و فارسی علمی روایت کی گہرائی، قرآن کی معنویت اور ہندوستانی قومی زندگی کا درد عطا کیا۔
الہلال کا اجرا محض ایک اخبار کا اجرا نہ تھا؛ یہ ایک فکری تحریک کا آغاز تھا۔ الہلال نے مسلمانوں میں سیاسی بیداری پیدا کی اور انہیں ہندوستان کی آزادی کی جدوجہد سے وابستہ ہونے کی دعوت دی۔
مولانا آزاد کی نثر کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ وہ قاری سے محض ذہنی سطح پر گفتگو نہیں کرتی بلکہ اس کے ضمیر کو مخاطب کرتی ہے۔ ان کے جملوں میں خطیب کی گھن گرج، مفکر کی بصیرت، ادیب کی شائستگی اور مجاہد کا عزم ایک ساتھ نظر آتا ہے۔
وہ جانتے تھے کہ غلام قوم کو پہلے اپنی روحانی اور فکری قوت کا احساس دلانا ضروری ہے۔ اسی لیے ان کی تحریروں میں قرآن، تاریخ، سیاست اور قومی زندگی ایک دوسرے سے مربوط دکھائی دیتے ہیں۔
الہلال نے ہندوستانی مسلمانوں کو یہ پیغام دیا کہ وہ اپنے عہد کے سیاسی واقعات سے الگ تھلگ نہیں رہ سکتے۔ ہندوستان کی آزادی ان کی بھی آزادی ہے اور وطن کی تعمیر میں ان کی بھی ذمہ داری ہے۔

:- مولانا محمد علی جوہر اور ہمدرد

مولانا محمد علی جوہر صحافت اور سیاست دونوں میدانوں کے مجاہد تھے۔ ان کی شخصیت میں قلم کار، خطیب، شاعر اور سیاسی رہنما ایک ساتھ جمع تھے۔
ان کا اخبار ہمدرد قومی اور سیاسی بیداری کا اہم ترجمان تھا۔ ان کی تحریروں میں سیاسی شعور کے ساتھ ایک خاص قسم کا جوش اور ولولہ پایا جاتا تھا۔ وہ غلامی کو محض سیاسی مسئلہ نہیں سمجھتے تھے بلکہ اسے قومی عزت اور انسانی وقار کا مسئلہ سمجھتے تھے۔
محمد علی جوہر کی زندگی اس بات کی شہادت ہے کہ آزادی کے لیے صرف تقریر کافی نہیں؛ اس کے لیے قربانی بھی ضروری ہے۔ ان کی پوری زندگی صحافت، سیاست اور قومی جدوجہد کے درمیان گزری۔

:- مولانا ظفر علی خان اور زمیندار

پنجاب کی سرزمین پر اردو صحافت کے سب سے طاقتور ناموں میں مولانا ظفر علی خان کا شمار ہوتا ہے۔ ان کا اخبار زمیندار سیاسی بیداری کا ایک مؤثر ذریعہ تھا۔
مولانا ظفر علی خان کے ہاں صحافت اور شاعری ایک دوسرے کی مددگار تھیں۔ وہ خبر کو شعر کی قوت دیتے اور شعر کو صحافت کی تاثیر عطا کرتے تھے۔ ان کی تحریروں میں انگریزی اقتدار کے خلاف شدید احتجاج اور قومی آزادی کا ولولہ نمایاں تھا۔

ان کے لیے صحافت روزگار نہیں، مشن تھی۔ اسی لیے ان کا قلم بارہا حکومت کے عتاب کا شکار ہوا، لیکن وہ خاموش نہ ہوئے۔

:- اردو شاعری اور آزادی کا جذبہ

اردو شاعری نے تحریکِ آزادی میں وہ کردار ادا کیا جو شاید کسی دوسری ادبی صنف سے ممکن نہ تھا۔ شعر یاد رہتا ہے، زبان پر چڑھ جاتا ہے اور دل میں اتر جاتا ہے۔ ایک اچھا شعر ہزاروں لوگوں کے جذبات کا ترجمان بن سکتا ہے۔
ہندوستان میں قومی بیداری کے زمانے میں اردو شاعری نے وطن، آزادی، اتحاد، قربانی اور حریت کو اپنے موضوعات میں شامل کیا۔
حالی نے اپنی شاعری کے ذریعے قوم کی اصلاح اور بیداری کی کوشش کی۔ ان کے یہاں قومی زندگی کے مسائل، تعلیم، اخلاق اور اجتماعی زوال کا احساس موجود ہے۔
اکبر الٰہ آبادی نے غلامانہ ذہنیت اور مغربی تہذیب کی اندھی نقالی کو طنز کا نشانہ بنایا۔ ان کا طنز محض تفریح نہیں بلکہ ذہنی غلامی کے خلاف احتجاج تھا۔
علامہ اقبال کی ابتدائی شاعری میں ہندوستانی قومیت اور وطن سے محبت کے جذبات نہایت نمایاں ہیں:

سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا
ہم بلبلیں ہیں اس کی، یہ گلستاں ہمارا

یہ نظم آج بھی ہندوستان کے قومی حافظے کا حصہ ہے۔ اس میں وطن کو گلستان اور ہندوستانیوں کو اس کے بلبلوں سے تشبیہ دی گئی ہے۔ یہ محض شعری حسن نہیں بلکہ مشترکہ وطنیت کا ایک خوب صورت تصور ہے۔

:- حسرت موہانی: شعر اور انقلاب

حسرت موہانی اردو شاعری اور ہندوستانی سیاست دونوں کے ممتاز کردار تھے۔ ان کی زندگی آزادی کے جذبے کی عملی تفسیر تھی۔
انہوں نے مکمل آزادی کے تصور کو سیاسی سطح پر قوت کے ساتھ پیش کیا۔ ان کا مشہور نعرہ:

انقلاب زندہ باد
بعد کی ہندوستانی سیاسی تاریخ میں ایک مستقل نعرہ بن گیا۔
حسرت موہانی کی شخصیت میں شاعر اور سیاسی مجاہد ایک دوسرے سے جدا نہیں تھے۔ ان کے لیے شعر بھی جدوجہد تھا اور سیاست بھی۔

:- جوش ملیح آبادی: شاعرِ انقلاب

جوش ملیح آبادی نے اردو شاعری میں حریت اور انقلاب کی جو آگ پیدا کی، اس کی مثال کم ملتی ہے۔ ان کی آواز میں خطابت کی گھن گرج، شاعر کا تخیل اور مجاہد کا ولولہ موجود تھا۔
ان کی شاعری نے نوجوانوں کے دلوں میں حرکت پیدا کی۔ ان کے نزدیک زندگی سکون کا نام نہیں بلکہ مسلسل عمل کا نام تھی۔ اسی لیے ان کے اشعار میں انقلاب، آزادی، خودداری اور حریت کے مضامین بار بار سامنے آتے ہیں۔

:- چکبست اور قومی یکجہتی

پنڈت برج نارائن چکبست اردو کے ان ممتاز شاعروں میں ہیں جنہوں نے ہندوستانی تہذیب اور قومی یکجہتی کو اپنی شاعری میں نمایاں کیا۔
ان کی شاعری اس حقیقت کی روشن مثال ہے کہ اردو کسی ایک مذہب کی زبان نہیں۔ ہندو، مسلمان، سکھ، عیسائی اور مختلف تہذیبی پس منظر رکھنے والے لوگوں نے اردو کو اپنے احساسات کی زبان بنایا۔
تحریکِ آزادی کے لیے یہ مشترکہ ادبی روایت غیر معمولی اہمیت رکھتی تھی، کیونکہ آزادی کی جدوجہد کو کامیاب بنانے کے لیے ہندوستانیوں کا متحد ہونا ضروری تھا۔

:- ادب اور ہندو مسلم اتحاد

ہندوستان کی آزادی کی تحریک کا ایک بنیادی اصول قومی اتحاد تھا۔ اگر ہندوستانی عوام مذہب، ذات، زبان اور علاقے کے اختلافات میں بٹ جاتے تو آزادی کی تحریک کمزور ہو جاتی۔
اردو ادب نے اس سلسلے میں اہم کردار ادا کیا۔ اس نے ہندوستان کی مشترکہ تہذیب کی تصویر پیش کی اور یہ احساس پیدا کیا کہ وطن کی محبت مذہبی شناخت سے بالاتر ایک انسانی اور قومی جذبہ ہے۔
اردو ادب کے صفحات پر ہندوستان صرف جغرافیہ نہیں بلکہ ایک تہذیبی تجربہ بن کر سامنے آتا ہے۔ گنگا، جمنا، ہمالیہ، بنارس، دہلی، لکھنؤ، دکن، پنجاب اور بنگال بی یہ سب اردو کے تہذیبی شعور میں جگہ پاتے ہیں۔

:- پریم چند اور عوامی زندگی

اردو نثر میں پریم چند کا مقام بھی نہایت اہم ہے۔ انہوں نے ہندوستانی زندگی کے عام انسان کو ادب کا موضوع بنایا۔ کسان، مزدور، غریب، عورت، مظلوم اور استحصال کا شکار انسان ان کے افسانوں میں جگہ پاتا ہے۔
ان کے یہاں آزادی کا مفہوم صرف سیاسی اقتدار کی تبدیلی نہیں بلکہ معاشرتی انصاف بھی ہے۔ اگر ایک قوم انگریزوں سے آزاد ہو جائے مگر اس کے غریب، کسان اور کمزور لوگ ظلم و استحصال سے آزاد نہ ہوں تو آزادی کا مقصد مکمل نہیں ہوتا۔
یہی وجہ ہے کہ پریم چند کی حقیقت نگاری تحریکِ آزادی کے وسیع تر سماجی شعور سے مربوط نظر آتی ہے۔

:- نظم و نثر کا امتیاز

تحریکِ آزادی میں اردو نظم نے جذبات کو بیدار کیا اور نثر نے خیالات کو منظم کیا۔ نظم نے دل کو گرمایا، نثر نے ذہن کو سمجھایا۔ شاعر نے کہا کہ آزادی محبوب ہے، ادیب نے بتایا کہ آزادی کیوں ضروری ہے۔
یہی دونوں قوتیں جب یکجا ہوئیں تو ایک ایسی فکری فضا پیدا ہوئی جس میں سیاسی تحریک عوامی تحریک بن گئی۔

:- اردو اور خواتین کی بیداری

تحریکِ آزادی کے دور میں اردو رسائل اور اخبارات نے خواتین میں بھی سیاسی اور سماجی شعور پیدا کرنے میں حصہ لیا۔ خواتین کے لیے شائع ہونے والے رسائل نے تعلیم، اصلاح، سماجی مسائل اور قومی زندگی پر گفتگو کی۔
خواتین کی بیداری کے بغیر کوئی قومی تحریک مکمل نہیں ہو سکتی۔ اردو ادب نے خواتین کو محض گھر کی چار دیواری تک محدود رکھنے کے بجائے انہیں قومی زندگی کا فعال حصہ بنانے کے لیے فکری ماحول پیدا کیا۔

:- اردو اور نوجوان نسل

ہر تحریک کا اصل سرمایہ نوجوان ہوتے ہیں۔ اردو شاعری نے نوجوانوں کے اندر خود اعتمادی، قربانی اور عمل کا جذبہ پیدا کیا۔
اقبال، جوش، حسرت اور دوسرے شعرا کی شاعری نوجوانوں کے لیے محض ادب نہیں بلکہ زندگی کا پیغام تھی۔ اس شاعری میں انہیں یہ سبق ملتا تھا کہ زندگی بزدلی کا نام نہیں، قومیں قربانی سے بنتی ہیں اور آزادی کی قیمت ادا کرنا پڑتی ہے۔

:- تحریکِ خلافت اور اردو

بیسویں صدی کی دوسری دہائی میں تحریکِ خلافت نے ہندوستان کی سیاست کو ایک نیا رخ دیا۔ اس تحریک میں مولانا محمد علی جوہر، مولانا شوکت علی اور دوسرے رہنماؤں نے اردو زبان و صحافت کے ذریعے وسیع پیمانے پر عوامی رابطہ قائم کیا۔
اردو اخبارات اور خطابات نے تحریکِ خلافت کو ہندوستان کے مختلف علاقوں تک پہنچایا۔ اس تحریک نے مہاتما گاندھی اور مسلم رہنماؤں کے درمیان سیاسی اشتراک کی ایک صورت بھی پیدا کی۔
یہ دور ہندو مسلم اتحاد کے اعتبار سے ہندوستانی تاریخ کا ایک اہم باب ہے۔ اردو نے اس اتحاد کے لیے فکری اور ابلاغی پل کا کام کیا۔

:- گاندھی اور اردو

مہاتما گاندھی نے ہندوستانی قومی تحریک میں عوامی زبان اور عوامی رابطے کو غیر معمولی اہمیت دی۔ اردو اور ہندی کے مشترکہ لسانی ماحول نے شمالی ہندوستان میں سیاسی پیغام کو عوام تک پہنچانے میں مدد دی۔
گاندھی کے سیاسی فلسفے میں عدم تشدد، ستیہ گرہ، قربانی اور عوامی شرکت بنیادی حیثیت رکھتے تھے۔ اردو ادب اور صحافت نے ان تحریکوں کے پیغام کو عام کرنے میں بھی حصہ لیا۔
یوں اردو نے صرف ایک طبقے کی تحریک کو نہیں بلکہ وسیع ہندوستانی قومی تحریک کو اپنی زبان اور اپنے ادب کے ذریعے آواز دی۔

:- مولانا آزاد: اردو زبان، سیاست اور قوم

مولانا ابوالکلام آزاد کی شخصیت تحریکِ آزادی میں اردو کے کردار کی سب سے جامع مثال ہے۔ وہ شاعر بھی تھے، ادیب بھی، صحافی بھی، خطیب بھی اور سیاست دان بھی۔
ان کے یہاں اردو زبان ایک وسیلہ نہیں بلکہ ایک فکری دنیا ہے۔ وہ تاریخ سے استدلال کرتے ہیں، مذہب سے اخلاقی قوت لیتے ہیں، ادب سے حسنِ بیان حاصل کرتے ہیں اور سیاست سے عملی مقصد متعین کرتے ہیں۔
ان کی نثر میں ایک جگہ ایسی آتی ہے جہاں محسوس ہوتا ہے کہ مصنف قلم نہیں چلا رہا بلکہ پوری قوم کے دل پر دستک دے رہا ہے۔
یہی وجہ ہے کہ مولانا آزاد کی تحریروں کو پڑھتے ہوئے قاری محض معلومات حاصل نہیں کرتا، وہ ایک خاص قسم کی روحانی اور قومی کیفیت سے گزرتا ہے۔

:- آزادی کی تحریک اور ادیب کی ذمہ داری

تحریکِ آزادی نے اردو ادیب کے سامنے ایک بنیادی سوال رکھا: ادیب کا فرض کیا ہے؟

کیا وہ صرف حسن و عشق کی داستانیں لکھے؟
کیا وہ صرف ماضی کے قصے بیان کرے؟
کیا وہ اپنے زمانے کے ظلم و جبر سے آنکھیں بند کر لے؟

اردو کے بڑے ادیبوں نے اس سوال کا جواب اپنے عمل سے دیا۔ انہوں نے کہا کہ جب قوم غلام ہو تو ادب کو بھی اس غلامی کا احساس ہونا چاہیے۔ جب وطن میں ظلم ہو تو قلم کو خاموش نہیں رہنا چاہیے۔ جب قوم سو رہی ہو تو ادیب کا فرض ہے کہ اسے جگائے۔
یہی ادب کی سماجی ذمہ داری ہے۔

:- اردو ادب اور ذہنی آزادی

سیاسی آزادی سے پہلے ذہنی آزادی ضروری ہے۔ جو قوم ذہنی طور پر غلام ہو، وہ آزادی حاصل کر کے بھی غلامی کے اثرات سے باہر نہیں نکل سکتی۔
اردو ادب نے ذہنی غلامی کے خلاف بھی جنگ لڑی۔ اس نے ہندوستانیوں کو ان کی تاریخ یاد دلائی، ان کے ماضی کے کارنامے سامنے رکھے، خود اعتمادی پیدا کی اور انہیں یہ یقین دلایا کہ وہ اپنی تقدیر خود لکھ سکتے ہیں۔
اس اعتبار سے اردو ادب کا کردار محض سیاسی نہیں بلکہ نفسیاتی بھی تھا۔

:- قلم اور تلوار

تاریخ کے بڑے انقلابوں میں تلوار اور قلم دونوں کا حصہ ہوتا ہے۔ تلوار دشمن کے جسم پر اثر انداز ہوتی ہے، قلم دشمن کے اقتدار کے جواز کو چیلنج کرتا ہے۔
تلوار ایک جنگ جیت سکتی ہے، قلم نسلوں کو بدل سکتا ہے۔
تلوار کی فتح وقتی ہو سکتی ہے، قلم کی فتح دیر پا ہوتی ہے۔
ہندوستان کی آزادی کی تحریک میں دونوں نے اپنا اپنا کردار ادا کیا۔ میدان میں جان دینے والوں کے ساتھ وہ لوگ بھی مجاہد تھے جنہوں نے سچ لکھنے کی پاداش میں قید کاٹی، اخبار بند کروایا، جرمانے سہے اور اپنی آزادی تک قربان کر دی۔

:- اردو ادب کا مجموعی تاریخی مقام

اگر تحریکِ آزادی کے مختلف مراحل کو ایک لڑی میں پرویا جائے تو اردو کا کردار ہر جگہ نمایاں دکھائی دیتا ہے:

۱۸۵۷ء میں اردو صحافت مزاحمت کی آواز بنی۔
بعد کے زمانے میں اردو ادب نے شکست خوردہ قوم کو فکری سمت دی۔
بیسویں صدی میں اردو اخبارات نے سیاسی شعور عام کیا۔
الہلال اور البلاغ نے مسلمانوں کو قومی تحریک سے جوڑا۔
ہمدرد اور زمیندار نے سیاسی بیداری کو فروغ دیا۔
حسرت نے انقلاب کا نعرہ بلند کیا۔
اقبال نے خودی، عمل اور وطنیت کا پیغام دیا۔
جوش نے حریت اور انقلاب کی آگ بھڑکائی۔
چکبست نے مشترکہ تہذیب اور قومی اتحاد کو شعری اظہار دیا۔
پریم چند نے عوامی زندگی اور سماجی انصاف کے مسائل کو ادب کا موضوع بنایا۔
اور مولانا آزاد نے اردو نثر کو قومی جدوجہد کی بلند ترین خطیبانہ آواز عطا کی۔
یہ سب مل کر اردو کے اس تاریخی کردار کی تصویر مکمل کرتے ہیں۔

تحریکِ آزادی کی تاریخ کا مطالعہ کرتے ہوئے اگر اردو زبان وادب کو نظر انداز کیا جائے تو یہ ایسا ہی ہے جیسے کسی عظیم عمارت کا ذکر کرتے ہوئے اس کی بنیاد کا ذکر نہ کیا جائے۔
آزادی کی جدوجہد میں کسی نے تلوار اٹھائی، کسی نے جیل کاٹی، کسی نے پھانسی کا پھندا چوما، کسی نے بھوک ہڑتال کی، کسی نے اپنا گھر بار چھوڑا؛ لیکن ایک طبقہ ایسا بھی تھا جس نے قلم کو اپنا ہتھیار بنایا۔

اس نے لوگوں کو بتایا کہ غلامی ذلت ہے۔
اس نے بتایا کہ آزادی نعمت ہے۔
اس نے بتایا کہ وطن صرف مٹی نہیں، ایک زندہ احساس ہے۔
اس نے بتایا کہ ہندو، مسلمان، سکھ، عیسائی اور دوسرے ہندوستانی مل کر ایک مشترکہ وطن کی تعمیر کر سکتے ہیں۔
اس نے مایوس دلوں میں امید پیدا کی اور خوف زدہ ذہنوں میں حوصلہ۔
یہی اردو ادب کی سب سے بڑی خدمت ہے۔

اردو کے صحافیوں نے قلم سے جہاد کیا، شاعروں نے اشعار سے دلوں میں آگ روشن کی، ادیبوں نے نثر کے ذریعے شعور بیدار کیا اور خطیبوں نے اپنے الفاظ سے قوم کو حرکت دی۔ اس لیے ہندوستان کی آزادی کی تاریخ صرف جیلوں، جلسوں، جلوسوں اور میدانوں کی تاریخ نہیں؛ یہ اخبار کے کالم، شاعر کے شعر، ادیب کے افسانے، خطیب کی تقریر اور قاری کے بیدار ہوتے ہوئے ضمیر کی تاریخ بھی ہے۔
اور یہی وہ مقام ہے جہاں اردو زبان و ادب ہندوستان کی آزادی کی تاریخ میں محض ایک زبان یا ادبی وسیلہ نہیں رہتا بلکہ قومی بیداری کا ترجمان، آزادی کا نقیب اور ہندوستان کی مشترکہ تہذیب کا زندہ استعارہ بن جاتا ہے۔
آج جب ہم آزادی کا جشن مناتے ہیں تو ہمیں صرف ان لوگوں کو یاد نہیں کرنا چاہیے جنہوں نے بندوق اٹھائی تھی؛ ہمیں ان لوگوں کو بھی یاد کرنا چاہیے جنہوں نے قلم اٹھایا تھا۔ کیونکہ بندوق نے میدان میں جنگ لڑی تھی، مگر قلم نے انسان کے اندر جنگ لڑی تھی۔
اور تاریخ کا فیصلہ یہی ہے کہ جس قوم کے اندر آزادی کی جنگ زندہ ہو جائے، اسے غلام رکھنا کسی سلطنت کے لیے ہمیشہ ممکن نہیں رہتا۔
اردو نے ہندوستان کے دل میں یہی جنگ زندہ رکھی۔
اسی لیے ہندوستان کی آزادی کی داستان میں اردو کا ذکر ایک حاشیہ نہیں، ایک مستقل باب ہے؛ ایسا باب جس کے بغیر تاریخ کا متن مکمل نہیں ہوتا۔

# وزیر ٹرانسپورٹ ارجن سنگھ نے درگاپور میں ایک جائزہ میٹنگ کی جس میں بس خدمات کو اپ گریڈ کرنے اور آمدنی بڑھانے پر زور دیا گیا

آسنسول:17 اگست ( عوامی نیوز سروس )ریاستی ٹرانسپورٹ اور لیبر وزیر ارجن سنگھ کی قیادت میں رات درگاپور سرکٹ ہاؤس میں ٹرانسپورٹ نظام سے متعلق مختلف اہم مسائل پر ایک جائزہ میٹنگ منعقد ہوئی میٹنگ میں بس سروسز کو اپ گریڈ کرنے مسافروں کو بہتر سہولیات فراہم کرنے اور مختلف روٹس پر بس سروسز کو بڑھانے جیسے امور پر تبادلہ خیال کیا گیا بس سروس کو بہتر سہولیات کی فراہمی، مختلف روٹس پر بس سروس کی موثریت اور ریونیو کی وصولی میں اضافہ سمیت متعدد امور پر تفصیلی بات چیت ہوئی۔ میٹنگ میں ایم ایل اے لکشمن چندر گھوروئی اور ایس بی ایس ٹی سی کے ایم ڈی اور ڈپٹی ایم ڈی چندر شیکھر بنرجی کے ساتھ دیگر افسران اور محکمہ ٹرانسپورٹ کے افسران بشمول مغربی بردوان کے آر ٹی او موجود تھے۔ ذرائع کے مطابق وزیر ٹرانسپورٹ ارجن سنگھ نے بتایا کہ میٹنگ کے دوران ٹرانسپورٹ سسٹم کو مزید موثر اور عوام پر مبنی بنانے پر خصوصی زور دیا گیا مختلف روٹس پر بس سروسز کی حالت کا جائزہ لیتے ہوئے مسافروں کی سہولت، وقت کی پابندی اور سروس کے معیار کو بہتر بنانے کے اقدامات پر تبادلہ خیال کیا گیا ریونیو کی وصولی بڑھانے کے لیے موثر اقدامات کرنے پر بھی زور دیا گیا اجلاس میں اس بات پر زور دیا گیا کہ ٹرانسپورٹ سسٹم کی ہر سطح پر معیاری بروقت اور عوام دوست خدمات کو یقینی بنانا بنیادی ہدف ہے عہدیداروں پر زور دیا گیا کہ وہ خدمات کے انتظامات کو مزید بہتر بنانے اور مسافروں کے مسائل کو حل کرنے کے لیے ضروری اقدامات کریں۔ میٹنگ میں وزیر اعظم نریندر مودی کے 'ترقی یافتہ بنگال، ترقی یافتہ ہندوستان' کے ویژن کو عملی جامہ پہنانے اور وزیر اعلی سوبھیندو ادھیکاری کی قیادت میں مغربی بنگال میں ایک بہتر اور ہموار ٹرانسپورٹ سسٹم تیار کرنے کے عزم کا بھی اظہار کیا گیا مستقل بنگال، ترقی یافتہ ہندوستان' کے وژن کو عملی جامہ پہنانے اور چیف منسٹر سوبھیندو ادھیکاری کی قیادت میں مغربی بنگال میں ایک بہتر اور منظم ٹرانسپورٹ سسٹم تیار کرنے کے عزم کا بھی اظہار کیا گیا۔

☆

# براکر میں پہلی بار 301 'بال کنوریا یاترا' ہوئی، وزیر ڈاکٹر اجے پودار بھی بچوں کے ساتھ پدیاترا کی

آسنسول:17 اگست ( عوامی نیوز سروس ) مذہبی اور ثقافتی اقدار کو فروغ دینے کے مقصد سے براکر میں پہلی بار ''بال کنوریا یاترا'' کا انعقاد کیا گیا۔ کل 301 نوجوان کنواریوں نے براکر کے نوجوانوں کی پہل پر، ساون کے مہینے کے موقع پر منعقد کی گئی اس خصوصی یاترا میں حصہ لیا۔ بچوں اور نوجوانوں نے براکر کے اولڈ جی ٹی روڈ کے قریب ڈائمنڈ میدان گھاٹ سے ندی کا پانی جمع کیا پانی لیکر چھوٹے بچوں اور نوعمروں نے، ''بول بم'' کا نعرہ لگاتے ہوئے، بیگونیا سے ہوتے ہوئے سدھیشوری مندر گئے۔ وہاں انہوں نے بابا مہادیو کو عقیدت سے پانی چڑھایا نوجوان یاتریوں کی حوصلہ افزائی کے لیے، ڈاکٹر اجے پودار، ریاست کے تعمیرات عامہ اور پبلک ہیلتھ ٹیکنالوجی کے وزیر اور کلٹی کے ایم ایل اے، ندی کے کنارے پہنچے۔ وہ صرف ایک تماشائی کے طور پر کھڑا نہیں ہوئے بلکہ نوجوان یاتریوں کے ساتھ ساتھ مندر تک گئے اور ان کے سروں پر پانی ڈالا۔

اس سلسلے میں وزیر اجے پودار نے کہا کہ ہندو روایات میں بچوں کو چھوٹی عمر سے ہی بھگوان رام، کرشن اور شیو سمیت مختلف دیوتاؤں سے متعارف کرایا جاتا ہے اس مذہبی اور ثقافتی روایت کو نئی نسل تک پہنچانے کے لیے یہ اقدام اٹھایا گیا۔ تقریب کے سربراہ کیشو پودار نے کہا کہ آج کل بچوں کا ایک بڑا طبقہ ویڈیو گیمز، فٹ بال اور کرکٹ کی طرف راغب ہیا اس لیے ضروری ہے کہ انھیں ان کے مذہبی اور ثقافتی ورثے سے متعارف کرایا جائے انہیں امید ہے کہ یہ نوجوان یاتری مستقبل میں بڑے ہوں گے اور سلطان گنج سے دیوگھر سمیت مختلف زیارت گاہوں پر پانی چڑھانے کی روایت کو آگے بڑھائیں گے۔

منتظمین کا دعویٰ ہے کہ مارچ کے پہلے سال میں 301 بچوں نے شرکت کی، جس کا آغاز براکر کے نوجوانوں نے بغیر کسی سیاسی وابستگی یا سماجی تنظیم کے کیا تھا۔ اگلے سال، تعداد بڑھ کر 1,100 اور اس سے زیادہ ہونے کی توقع ہے۔ منتظمین نے کہا کہ وہ مستقبل میں اس ''بال کنوریا یاترا'' کو مغربی بنگال کے مختلف حصوں تک پھیلانے کا ارادہ رکھتے ہیں اس اقدام کا بنیادی مقصد بچوں کو مذہبی ثقافت، روایت اور وراثت سے جوڑنا ہے اور ساتھ ہی ساتھ انہیں چھوٹی عمر سے ہی بھگوان مہادیو اور مہا کال کی شان سے متعارف کرانا ہے۔

# حضور اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی ولادت باسعادت اہلِ اسلام کیلئے ایک بہترین نمونہ عمل:

## مولانا محمد علیم الدین فیضی الرضوی

آسنسول:17 اگست (عوامی نیوز سروس )ربیع النور کا مہینہ منبعِ انوار اور رحمت کا مظہر ہے۔ یہ ایسا مہینہ ہے جس میں ہر سال اظہارِ سرور کا حکم دیا گیا ہے یومِ ولادتِ رسول کا جشن (عید میلادالنبیؐ) منانا عالمِ اسلام کے مسلمانوں کا محمود ومقبول اور مستحسن عمل ہے جسپوری دنیا میں بڑے اہتمام کیساتھ منایا جاتا ہے۔ اہلِ اسلام اس مقدس ماہ میں کثرت سیمیلاد کی محفلیں منعقد کرتے ہیں کیونکہ میلاد کی برکتوں سے میلاد کرنیوالوں پر اللہ تعالیٰ کا فضل عمیم ہمیشہ سیظاہر ہوتا چلا آرہا ہے اور محفلِ میلاد پاک کا یہ مجرب خاصہ ہے کہ جس سال میں محافلِ میلادالنبیؐ کی جائیں وہ تمام سال امن وامان سے گزر جاتا ہے۔

ہادئ اعظمؐ کا ظہورِ قدسی اور ولادتِ مقدسہ مومنین کے حق میں کمالِ فرحت وسرور کا موجب ہے جیسا کہ قرآن عظیم میں اللہ تعالیٰ کا فرمان عظیم الشان ہے (ترجمہ) اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی جانب سے نصیحت آئی اور دلوں کی صحت اور ہدایت اور رحمت ایمان والوں کیلئے، فرمادیجئے! اور اسی کے فضل اور اسی کی رحمت ہے تو اسی پر چاہیے کہ وہ خوشی کریں وہ بہتر ہے اس سے کہ وہ جمع کرتے ہیں (پارہ 11 رکوع ۱۱) ظاہر ہے کہ رحمت، ہدایت، شفا اور نصیحت سب کچھ حضور اکرمؐ کی پیدائش اور تشریف آوری پر موقوف ہے۔ اس آیتِ کریمہ میں ان سب چیزوں پر خوش ہونے کا حکم دیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ یہ وہ نعمتیں ہیں جو لوگوں کی ہر نعمت اور دولت سے بہتر ہیں۔ نبی آخرالزماںؐ کی شخصیت اور ذاتِ مقدسہ میں ایسی کشش اور جاذبیت ہے، انسان تو انسان چرند، پرند، اور درند بھی ہادئ اعظمؐ پر درود وسلام بھیجتے ہیں اور وہ کسی دور میں کم نہیں ہوگی بلکہ یہ کشش اور جاذبیت میں نوعِ انسان کیلئے اضافہ اور فائدہ ہی ہوتا چلا جائے گا۔

حضور اکرمؐ کی جلوہ گری کے تعلق سے شانِ الٰہی کا یہ انمول اور اول نمونہ ہے کہ آپؐ کی شبِ ولادت میں نور کی شعاعوں سے دنیا کے مشرق ومغرب کی راہیں روشن ہوگئیں تمام بت اوندھے گر پڑے۔ ہزاروں برس سے سلگی فارس کے آتش کدہ کی آگ بجھ گئی خشک دریاؤں میں پانی بھر گئے۔ حدیثوں میں مذکور ہے کہ آقا کریمؐ کی شبِ جلوہ گری میں جماعتِ ملکوتی میں ندا کی گئی کہ سارے جہان کو انوارِ قدس سے منور کردو۔ آسمان وزمین کے تمام فرشتے مسرت وشادمانی سے جھوم اٹھے۔ داروغۂ جنت کو حکم ہوا فردوسِ اعلیٰ کو کھول دے۔ سارے جہان کو خوشبوؤں سے معطر کردے اور زمین وآسمان کے ہر طبقہ اور ہر مقام پر مژدہ سنادے کہ نورِ محمدیؐ آج کی شب تمام جہان کو منور و مشرف اور مسرور کرنے آرہا ہے اس شب میں ہر گھر منور اور روشن ہوا کوئی جگہ ایسی نہ تھی جو انوار وقدس سے جگمگا نہ رہی تھی۔ کوئی جانور ایسا نہ تھا جس کو قوتِ گویائی عطا نہ کی گئی ہو اور اس نے آمدِ مصطفیٰ کی بشارت نہ دی ہو مشرق کے پرندوں نے مغرب کے پرندوں کو خوش خبریاں دیں۔ شیاطین کا آسمان پر چڑھنا ممنوع قرار دیا گیا روئے زمین کے سارے بت اوندھے پائے گئے۔ سرورِ کونینؐ کا بچپن تمام بچوں سے منفرد اور بے مثال تھا۔ آپ چلتے تو آپ کے سر پر بادل کا ٹکڑا سایہ کئے رہتا۔ جب آپ دودھ نوش فرماتے تو حضرتِ حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی داہنی چھاتی کا دودھ نوش فرماتے بائیں طرف اپنے رضائی بھائی کے لئے چھوڑ دیتے۔ آپ بچپن میں کبھی بول و براز کپڑے میں نہیں کیا بلکہ دونو کے وقت مقرر تھے کہ اسی وقت میں رکھ نیوالیجائے بول وبراز کرالیتے اور کبھی آپ کا ستر برہنہ نہ ہوتا اور جب کپڑا اتفاقاً اٹھ جاتا فرشتے فوراً چھپادیتے۔ سید عالم کا زمانہ طفولیت کے علاوہ آپکی جوانی بھی عام لوگوں سے نرالی تھی آپ کا شباب مجسم حیاء اور چال چلن عصمت ووقار کا کامل نمونہ تھا۔ حتی کہ سید عالم کی مکمل زندگی بہترین اخلاق وعادات کا خزینہ تھی۔ سچائی، دیانتداری، وفاداری، عہد کی پابندی، بزرگوں کی عظمت، چھوٹوں پر شفقت، رشتہ داروں سے محبت، قوم کی خدمت، رحم وسخاوت، دوستوں سے ہمدردی، عزیزوں کی غمخواری، غریبوں اور مفلسوں کی خبرگیری، دشمنوں کیساتھ نیک برتاؤ، مخلوقِ خدا کی خیر خواہی، کم بولنا، فضول باتوں سے دور رہنا، خندہ پیشانی سے دوستوں اور دشمنوں سے ملنا غرض کہ تمام نیک خصلتوں اور عمدہ باتوں میں آپؐ اتنی بلند منزل پر فائز تھے کہ دنیا کے بڑے بڑے انسانوں کیلئے وہاں تک رسائی تو کیا۔ اس کا تصور بھی ممکن نہیں ہے۔ لہٰذا آقائے کائنات کی ذاتِ مقدسہ کے ظہور پر جتنی بھی خوشیاں منائیں کم ہے۔ سید عالمؐ کی آمدِ باسعادت نے سیکڑوں معبودانِ باطل کی پرستش سے ہماری پیشانیوں کو آزاد کیا۔ روح، شعور، فکر اور مزاق بندگی کو آزاد کیا۔ جہنم کے دہکتے ہوئے شعلوں سے آزاد کراکر صراطِ مستقیم پر گامزن فرمایا۔ اس طرح دنیا کی آزادی کا عالمی دن عظیم محسن کی ولادت کا دن ہے جس نے حریت انسانیت کا نعرہ بلند کیا اور حقیقی آزادی دلائی۔

# خراب سڑکوں، گڑھوں اور کیچڑ سے پریشان نیمچا میں گاؤں والوں نے سڑک بلاک کردی

آسنسول : 17 اگست ( عوامی نیوز سروس) سڑک پر بڑے بڑے گڑھے پڑے ہیں۔ کچھ میں مانسون کی بارشوں سے گھٹنے گہرا پانی ہے، جب کہ کچھ میں پچ کی بجائے کیچڑ ہے روزانہ بھاری گاڑیاں اس کے اوپر سے گزرتی ہیں کہا جاتا ہے کہ اوورلوڈ کوئلے سے لدے ڈمپر اور ریت کے ٹرکوں کے دباؤ نے صورتحال کو مزید خطرناک بنا دیا ہے رانی گنج تھانے کے تحت جماری گرام پنچایت کے نیمچا علاقے کے مکینوں نے سڑک کی خستہ حالی کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے کئی گھنٹے تک سڑک بلاک کر دی۔ مقامی ذرائع کے مطابق رانیسیر موڑ سے ملحقہ نیشنل ہائی وے نمبر 19 کے آگے بائی پاس اسٹیٹ روڈ کی حالت کافی عرصے سے خراب ہے۔ بارش کا پانی سڑک کے مختلف حصوں میں جمع ہو کر بڑے بڑے گڑھے بن گئے ہیں ان گڑھوں میں پانی اور کیچڑ نے سڑک کو عملی طور پر ناقابل استعمال بنا دیا ہے۔ ادھر مقامی لوگوں کا کہنا ہے کہ بھاری گاڑیوں کی مسلسل نقل وحرکت سے حادثات کا خطرہ بڑھ رہا ہے۔

لوگوں کی شکایت ہے کہ ''ہمیں اس سڑک پر روزانہ اپنی جان جوکھم میں ڈالنی پڑتی ہے اسکول کے بچوں کا آنا جانا مشکل ہوگیا ہے۔ ہمیں بازار جانے میں بھی دشواری ہوتی ہے۔ سڑک کی حالت ایسی ہے کہ ایمبولینس کو بھی ایمرجنسی میں داخل ہونے میں وقت لگتا ہے۔ انتظامیہ کو بار بار بتانے کے باوجود بھی اس سڑک پر کام نہیں کیا جاتا۔ اس کے باوجود یہ مسئلہ قطعی طور پر حل نہیں ہوا ہے۔''

مقامی لوگوں کا یہ بھی کہنا ہے کہ سڑک کی خستہ حالی کی ایک وجہ بھاری گاڑیوں کا باقاعدہ آنا جانا بھی ہے ان کا الزام ہے کہ اوورلوڈ کوئلے سے لدے ڈمپر اور ریت کے ٹرکوں کی آمدورفت سڑک کو مزید نقصان پہنچا رہی ہے جس کے باعث کسی بھی وقت بڑا حادثہ رونما ہونے کا خدشہ ظاہر کرتے ہوئے آج سڑک بلاک کرنا پڑی۔ ناکہ بندی کی اطلاع ملتے ہی رانی گنج تھانے کے تحت نمچا چوکی کی پولیس جائے وقوعہ پر پہنچی۔ پولیس اور انتظامیہ کے اہلکاروں نے مظاہرین سے طویل مذاکرات کئے۔ بعد ازاں جب مقامی انتظامیہ نے انہیں سڑک کی مرمت کی یقین دہانی کرائی تو مظاہرین نے ناکہ بندی ختم کردی۔ ٹریفک معمول پر آگئی۔

مقامی لوگوں کا دعویٰ ہے کہ انتظامیہ نے انہیں مطلع کیا ہے کہ چند دنوں میں سڑک کو ٹریفک کے قابل بنانے کے انتظامات کیے جائیں گے۔ مانسون کا موسم ختم ہونے کے بعد مستقل مرمت کی جائے گی۔ انتظامیہ کی اس یقین دہانی کے بعد اگرچہ فی الحال ناکہ بندی ہٹادی گئی ہے لیکن اہل علاقہ کا سوال ہے کہ سڑک کی مرمت کا کام کب شروع ہوگا؟

چونکہ عام لوگوں کی حفاظت ان کے روزمرہ کے سفر کے لیے بہت ضروری ہے اس لیے نمچا کے علاقے کے لوگ اب بھروسہ نہیں کرتے، بلکہ جلد از جلد کارروائی چاہتے ہیں۔

# جموڑیہ میں پتھروں سے بھرے 14 ٹریکٹر ضبط، مرکزی ملزم سمیت 5 گرفتار

آسنسول:17 اگست ( عوامی نیوز سروس )پولیس نے آسنسول کے جموڑیہ تھانہ علاقے کے جے نگر سے پتھر لے جانے والے 14 ٹریکٹروں کو ضبط کیا ہے اس معاملے میں جموڑیہ پولیس نے چار ٹریکٹر مالکان سمیت پانچ لوگوں کو گرفتار کیا ہے۔ ذرائع کے مطابق پتھروں سے لدے 14 ٹریکٹر جے نگر سے جارہے تھے ایک خفیہ اطلاع پر کارروائی کرتے ہوئے، جموڑیہ پولیس نے چھاپہ مارا، تمام ٹریکٹروں کو روک کر ضبط کرلیا۔ کیس میں ملوث ہونے پر چار ٹریکٹر مالکان کو گرفتار کرلیا گیا کوئلہ تاجر وکاس گدائی مبینہ طور پر اس غیر قانونی کارروائی کا ماسٹر مائنڈ ہے۔ پولیس نے اسے بھی گرفتار کرلیا ہے پانچوں گرفتار ملزمان کو جموڑیہ پولیس اسٹیشن نے پیر کو آسنسول کی عدالت میں پیش کیا۔ پولیس اس بات کی تحقیقات کر رہی ہے کہ اس غیر قانونی کاروبار میں اور کون کون ملوث ہے اور کن کن مقامات پر پتھر اسمگل کیے گئے تھے۔

# جموڑیہ! ای سی ایل کا ملازم یوم آزادی کی پریڈ کے بعد لاپتہ

آسنسول:17 اگست ( عوامی نیوز سروس ) یوم آزادی کی صبح پریڈ میں شرکت کے لیے گھر سے نکلا۔ اس نے پریڈ میں حصہ لیا، لیکن اس کے بعد ای سی ایل سیکیورٹی گارڈ راہول بھٹاچاریہ اچانک غائب ہوگیا۔ وہ ہفتہ کی صبح سے گھر واپس نہیں آیا اہل خانہ اس سے رابطہ کرنے سے قاصر ہیں۔ اس کا موبائل پریڈ کے بعد فون بھی بند ہے۔

ذرائع کے مطابق پریڈ کے بعد میدان چھوڑنے کے بعد ان کا اچانک لاپتہ ہو جانا کئی سوالات کو جنم دے رہا ہے۔ ان کی اہلیہ رادھرانی بھٹاچاریہ نے کلٹی پولیس اسٹیشن میں 34 سالہ راہول کے لاپتہ ہونے کی تحریری شکایت درج کرائی ہے جو ای سی ایل کے جموڑیہ سنگرام علاقے میں تنگھا کولیری کے سیکورٹی ڈیپارٹمنٹ میں کام کرتا ہے۔

شکایت کی بنیاد پر، پولیس نے اتوار، 16 اگست کو جی ڈی نمبر 884 درج کیا، اور تحقیقات شروع کی۔ اطلاعات کے مطابق راہول بھٹاچاریہ جموڑیہ تھانہ علاقے میں پنیاتی ورکشاپ کے کوارٹر نمبر 71/NHS/PWS میں رہتا ہے۔ وہ 15 اگست بروز ہفتہ صبح تقریباً 5 بجے گھر سے نکلا وہ وہاں یوم آزادی کی پریڈ میں شرکت کرنے والے تھے۔

خاندان کا دعویٰ ہے کہ راہل کے پریڈ میں شرکت کے بعد وہ رابطہ نہیں کر پائے ہیں۔

کافی دیر تک گھر واپس نہ آنے پر اہل خانہ پریشان ہو گئے۔ سنکٹوڈیا گراؤنڈ میں پوچھ گچھ کرنے پر انہیں معلوم ہوا کہ راہل نے پریڈ میں حصہ لیا تھا۔ پریڈ ختم ہونے کے بعد وہ گراؤنڈ سے نکل چکے تھے۔

لیکن اس کے بعد سے اس کا کوئی سراغ نہیں ملا۔ راہول کا موبائل فون بند ہے، جس سے خاندان کی پریشانی میں مزید اضافہ ہوگیا ہے۔

پریڈ میں ان کی موجودگی کی تصدیق ہوگئی ہے تاہم ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ وہ پنڈال سے نکلنے کے بعد کہاں گئے، آیا انہوں نے کسی سے رابطہ کیا یا کون سا راستہ اختیار کیا راہل کہاں گئے اس کا ابھی تک کوئی واضح جواب نہیں ہے۔ اس کی بیوی کی جانب سے پولیس اسٹیشن میں شکایت درج کرانے کے بعد، پولیس نے اس کی تلاش کے لیے تحقیقات شروع کردی ہے۔ پریڈ کے بعد راہول کی نقل وحرکت، ان کے سفر کے ممکنہ راستوں اور ان کے رابطوں کی چھان بین کی جارہی ہے۔

یوم آزادی کی پریڈ میں شرکت کے بعد ایک ای سی ایل سیکیورٹی گارڈ کے لاپتہ ہونے سے فطری طور پر اس کے خاندان میں تشویش پائی جاتی ہے۔ ای سی ایل انتظامیہ بھی پریشان ہے۔ راہل بھٹاچاریہ پریڈ گراؤنڈ سے نکل کر کہاں گئے؟ پولیس، جو تحقیقات کر رہی ہے، اب جوابات تلاش کر رہی ہے۔

# وزیر ٹرانسپورٹ ارجن سنگھ رام پور MVI چیک پوسٹ کا اچانک معائنہ کرنے پہنچے

آسنسول: 17 اگست (عوامی نیوز سروس ) ریاستی ٹرانسپورٹ کے وزیر ارجن سنگھ نے پیر کی صبح کلٹی تھانہ علاقے میں نیشنل ہائی وے 19 پر واقع رام پور ایم وی آئی چیک پوسٹ اور دفتر کا اچانک معائنہ کیا، انہوں نے محکمہ کے افسران کے ساتھ میٹنگ بھی کی ایم وی آئی کے دفتر کا معائنہ کیا اور پورے احاطے کا جائزہ لیا بعد میں، صحافیوں سے بات کرتے ہوئے، وزیر ٹرانسپورٹ نے کہا کہ بنیادی ڈھانچے کی کچھ کمی ہے، اور حکام نے انہیں ان کمیوں سے آگاہ کیا ہے۔ وزیر اعلی سوبھیندو ادھیکاری کی ہدایت پر بدعنوانی کو روکنے کے لیے تمام طریقہ کار کو آن لائن کرنے کا منصوبہ بنایا گیا ہے اور کوئی انگلی اٹھا کر یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہاں کرپشن ہو رہی ہے، انہوں نے مزید کہا کہ ہر جگہ سی سی ٹی وی کیمرے نصب کیے جائیں گے۔ افسران اور ملازمین کو باڈی کیمرے بھی فراہم کیے جائیں گے تا کہ ہر سرگرمی ریکارڈ کی جاسکے حال ہی میں رام پور چیک پوسٹ پر کام کرنے والے دو ایم وی آئی انسپکٹرز کو معطل کیا گیا تھا اور بعد میں غیر قانونی طور پر ٹرکوں کو روکنے اور رشوت لینے کے الزام میں گرفتار کیا گیا تھا۔ اس معاملے کے بارے میں وزیر نے کہا کہ اس واقعے کے بعد افسران اور ملازمین خوفزدہ ہیں۔ انہوں نے انہیں بغیر کسی دباؤ کے کام کرنے کی ہدایت کی ہے۔ واقعے کی تحقیقات جاری ہیں۔

## صفحہ اول کا بقیہ

**بقیہ**: روس کا زیلنسکی کی دہلیر

حملے کی وجہ سے فیکٹری میں بجلی پیدا کرنے کے لیے استعمال ہونے والی بلاسٹ فرنس کی سہولیات کو نقصان پہنچا ہے۔ جس کی وجہ سے کمپنی کو فی الوقت پیداوار بند کرنے پر مجبور ہونا پڑا۔ 'آرسیلر متل' نامی یہ کمپنی یوکرین میں اسٹیل بنانے والی سب سے بڑی کمپنی ہے۔ تاہم جنگ کی وجہ سے کمپنی کی پیداوار کافی عرصے تک متاثر تھی، اس بار روسی حملے کی وجہ سے اسے مکمل طور پر روک دیا گیا ہے۔

غور طلب ہے کہ یوکرین نے گزشتہ اتوار کو روس میں سب سے بڑا ڈرون حملہ کیا تھا۔ روسی وزارت دفاع کے مطابق انہوں نے گزشتہ رات 822 یوکرائنی ڈرونز کو تباہ کیا۔ ماسکو کے میئر سرگئی سوبیانین کے مطابق تقریباً 600 ڈرون دارالحکومت کی طرف آرہے تھے جن میں سے ایک تہائی کو ماسکو کے علاقے میں مار گرایا گیا۔ یوکرین کے اس حملے میں روس میں 6 افراد مارے گئے۔ اس کے جواب میں روس نے یوکرین پر ڈرون اور بیلسٹک میزائلوں سے حملہ کیا۔

**بقیہ**: مغربی بنگال: بیربھوم

اور اسپتال میں داخل کرایا گیا۔ اسپتال کے ذرائع نے شروع میں بتایا تھا کہ آتشزدگی میں 5 لوگوں کی موت ہوئی ہے، حالانکہ بعد میں پولیس نے 7 ہلاکتوں کی تصدیق کردی۔ ایک سینئر آفیسر نے کہا کہ ''اب مہلوکین کی تعداد 7 ہوگئی ہے۔'' ہوٹل انتظامیہ کا دعویٰ ہے کہ شارٹ سرکٹ کی وجہ سے آگ لگی ہے۔ کولکاتا کی باشندہ ایک خاتون اس آگ سے بمشکل باہر نکلنے میں کامیاب رہیں۔ خاتون نے ہوٹل کے اندر برپا افراتفری کے تناظر میں کہا کہ ''اچانک ہوٹل کے اندر دھواں بھر گیا۔ سانس لینے میں مشکل ہونے لگی اور باہر نکلنے کا راستہ تلاش کرنا بھی مشکل تھا۔'' افسران نے بتایا کہ مہلوکین میں عقیدت مند بھی موجود تھے، جو کالی مندر میں پوجا کرنے کے لیے تاراپیٹھ آئے تھے۔ آتشزدگی کے حوالے سے مقامی میڈیا مختلف باتیں پیش کر رہا ہے۔ بتایا جارہا ہے کہ آگ سب سے پہلے ہوٹل کے ریسپشن ایریا میں لگی۔ عقیدت مندوں سے بھرے ہوٹل کے مختلف حصوں میں آگ پھیل گئی۔ فائر بریگیڈ کے مطابق آتشزدگی کے وقت تیرتھ یاتری سو رہے تھے۔ کمرے میں دھواں بھرنے کی وجہ سے ان کا دم گھٹنے لگا۔ رام پور ہاٹ سے فائر بریگیڈ کی 2 گاڑیاں موقع پر پہنچیں۔ آگ سے جھلسے لوگوں کو رام پور میڈیکل کالج اسپتال میں داخل کرایا گیا۔ پولیس و انتظامیہ اب مہلوکین کی شناخت کرنے میں مصروف ہے۔ اس آتشزدگی واقعہ کی تفتیش بھی شروع ہوچکی ہے۔

**بقیہ**: لکھی سرائے کے مشہور

بغرض علاج داخل کرایا گیا ہے۔ بتایا جارہا ہے کہ حادثہ کے وقت مندر احاطہ میں شدید بھیڑ جمع تھی۔ عقیدتمند جلابھشیک کے لیے قطار میں لگے ہوئے تھے۔ اسی دوران بجلی کا تار گرنے سے لوگ گھبرا کر بھاگنے لگے، جس سے بھگدڑ والی حالت پیدا ہوگئی۔ کچھ خواتین بھیڑ میں دب گئیں اور موقع پر ہی ان کی موت ہوگئی۔ اس حادثہ کی اطلاع ملتے ہی پولیس، انتظامیہ کے افسران اور میڈیکل ٹیمیں موقع پر پہنچ گئی ہیں۔ زخمیوں کو فوراً لکھی سرائے صدر اسپتال پہنچایا گیا، جہاں کچھ کی حالت سنگین بتائی جارہی ہے۔ راحت اور بچاؤ کاری کا عمل تیزی سے جاری ہے۔ انتظامیہ حالات پر قابو پانے کی کوشش کر رہی ہے۔ اس حادثہ کی جانکاری دیتے ہوئے لکھی سرائے کے ضلع مجسٹریٹ شیلیندر کمار نے بتایا کہ ساون کا تیسرا سوموار ہونے کے سبب انتظامیہ نے مندر احاطہ میں بھیڑ کو کنٹرول کرنے کا انتظام کیا تھا۔ انتظامیہ کی ٹیم علی الصبح 3.30 بجے سے ہی جائے وقوع پر موجود تھی اور سبھی انتظامات بہتر انداز میں کیے گئے تھے۔ انھوں نے بتایا کہ 2 ٹرینوں کے رکنے سے بھاری بھیڑ مندر احاطہ تک پہنچ گئی تھی۔ چونکہ مندر میں پہلے سے ہی بھیڑ موجود تھی، اس لیے مزید عقیدتمندوں کے پہنچنے سے حالات کشیدہ ہو گئے۔ شیلندر کمار کا کہنا ہے کہ صبح تقریباً 6.45 بجے بھیڑ بڑھنے سے ایک طرف (کھیت کی طرف) کی بیریکیڈنگ ٹوٹ گئی، جس سے لوگ ایک دوسرے کے اوپر گر گئے۔ انھوں نے یہ بھی بتایا کہ فوراً 15-10 لوگوں کو ایمبولنس کی مدد سے اسپتال بھیجا گیا، جہاں ڈاکٹروں کی ٹیم ان کا علاج کر رہی ہے۔

**بقیہ**: پاکستانی فوج بلوچستان

8 دنوں میں بلوچستان میں کئی حملے کیے۔ ان میں سیکورٹی ٹھکانوں، پلوں اور گاڑیوں کو نشانہ بنایا گیا۔ ساتھ ہی، تجارتی گاڑیوں کو بھی نشانہ بنانے کا دعویٰ کیا گیا۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ ان کی معاشی ناکہ بندی کا حصہ ہے۔

گزشتہ 8 دنوں کی بات کریں تو چاغی میں 9 اگست کو بی ایل اے نے اپنے جنگجوؤں کی جانب سے نوک چاہ کے قریب کوئٹہ تفتان ٹریٹ روٹ پر 3 تجارتی گاڑیوں کو روک کر قبضہ میں لینے کا دعویٰ کیا۔ 10 اگست کو خاران ہائیوے پر جومی میں بی ایل اے نے اپنے جنگجوؤں کی جانب سے پولیس اہلکاروں کو حراست میں لینے اور دھماکہ خیز مواد سے ایک پولیس پوسٹ کو تباہ کرنے کا دعویٰ کیا۔ تاہم، ان کا کہنا ہے کہ بعد میں پولیس اہلکاروں کو رہا کر دیا گیا۔ بی ایل اے کا دعویٰ ہے کہ اس کے جنگجوؤں نے 11 اگست کو بلیدہ کے سوراپ میں مبینہ طور پر مسلح گروپ کے ٹھکانے پر خفیہ اطلاع کی بنیاد پر چھاپہ مارا تھا۔ بی ایل اے نے دعویٰ کیا کہ گروپ کا مبینہ لیڈر مارا گیا جبکہ 4 دیگر افراد، محب اللہ، درہ، احمد اور طلحہ زخمی ہو گئے۔ بی ایل اے نے دھماکہ خیز مواد سے چھتر پولیس اسٹیشن کو تباہ کرنے کی ذمہ داری قبول کی ہے۔ یکماچ بازار میں بی ایل اے نے دعویٰ کیا کہ فائرنگ سے 3 تجارتی گاڑیاں تباہ ہوگئیں اور ایک دیگر گاڑی قبضے میں لے لی گئی۔ بی ایل اے نے دعویٰ کیا کہ روڈینجو، قلات میں پاکستانی فوج کے قافلے کو ا?ئی ای ڈی کے ذریعہ نشانہ بنایا گیا، جس میں 17 جوان مارے گئے۔

بی ایل اے نے 13 اگست کو چھکان، پنجگور میں پولیس لائن پر گرینیڈ حملے میں ایک افسر کے زخمی ہونے کا دعویٰ کیا۔ وہیں، تربت میں 14 اگست کو بی ایل اے نے دعویٰ کیا کہ اس نے موٹر سائیکل پر نصب ریموٹ کنٹرول ا?ئی ای ڈی کے ذریعہ پاکستانی فوج کے قافلے کو نشانہ بنایا۔ اس حملے میں 3 جوانوں کے مارے جانے اور 4 جوانوں کے شدید زخمی ہونے کا دعویٰ کیا گیا ہے۔ بی ایل اے کا دعویٰ ہے کہ اس نے 15 اگست کو سُراب کے مُل مدرسہ میں دھماکہ خیز مواد استعمال کرکے فوج کی 2 چوکیوں اور ایک پل کو تباہ کردیا۔

**بقیہ**: بذات خود ملاقات

دیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ '' کانگریس پارٹی کا ماننا ہے ہندوستان کے آئین میں درج پُرامن احتجاج کا حق ہماری جمہوریت کے بنیادی ستونوں میں سے ایک ہے۔ اسی لیے، ہم نے گزشتہ چند ماہ کے دوران پیپر لیک اور تعلیمی نظام میں بے ضابطگیوں کے خلاف احتجاج کرنے والے طلبا کو اپنی مکمل حمایت دینے کی پیشکش کی ہے۔''

اس خط میں راہل گاندھی نے آر ایس ایس اور بی جے پی کا بھی ذکر کیا ہے۔ انھوں نے لکھا ہے کہ ''ہمارا ماننا یہ بھی ہے کہ ہندوستانی تعلیمی نظام پر آر ایس ایس اور بی جے پی نے قبضہ کرلیا ہے اور اسے طلبا کے استحصال اور ظلم وزیادتی کے ایک آلے میں تبدیل کر دیا ہے۔ اب یہ وہ مضبوط نظام تعلیم نہیں رہا جو ایک دہائی پہلے ہوا کرتا تھا۔'' ساتھ ہی انھوں نے کہا ''جیسا کہ آپ جانتے ہیں، جھارکھنڈ میں بھی طلبا احتجاج کر رہے ہیں۔ ان کا احتجاج پُرامن رہا ہے۔ میں اس بات کی ستائش کرتا ہوں کہ جھارکھنڈ حکومت نے آپ کی تشکیل کردہ ایک کمیٹی کے ذریعہ ان کے ساتھ بات چیت شروع کی ہے۔ میرا ماننا ہے کہ طلبا کی جانب سے اٹھائے گئے کئی مطالبات پر بھی اتفاق ہوگیا ہے۔ تاہم، احتجاج جاری ہے اور کچھ طلبا غیر معینہ مدت کی بھوک ہڑتال پر ہیں۔'' راہل گاندھی نے ہیمنت سورین کو لکھے اس خط میں نوجوانوں کی اہمیت بھی ظاہر کی ہے۔ انھوں نے لکھا ہے کہ ''نوجوان ہی ہندوستان کا مستقبل ہیں۔ بحران کی اس گھڑی میں ہم ان کی یکجہتی اور حمایت کے شکر گزار ہیں۔ آپ ان کی بات سننے اور اس مسئلے کے حل کی سمت میں مناسب کارروائی کرنے کی پوری کوشش کریں۔'' قابل ذکر ہے کہ جھارکھنڈ میں بھرتی امتحانات کے عمل میں اصلاحات کے مطالبہ کو لے کر رانچی میں 24 دنوں سے طلبا کی تحریک جاری ہے۔ دیوبندر ناتھ مہتو بھوک ہڑتال بھی کر رہے ہیں۔ اس دوران احتجاج کرنے والے طلبا کے ساتھ حکومت کے نمائندوں کی لگاتار بات چیت چل رہی ہے۔ آج بھی طلبا کے نمائندوں کو ریاستی حکومت نے بات چیت کے لیے مدعو کیا ہے۔

# ’دیکھیے مودی جی، آپ کی این ٹی اے نے کیا کر دیا‘، یو جی سی-نیٹ امتحانات منسوخ ہونے پر راہل گاندھی ناراض

نئی دہلی، 17 اگست: این ٹی اے کے ذریعہ یو جی سی-نیٹ کے کچھ امتحانات منسوخ کیے جانے کی خبر نے ایک بار پھر مودی حکومت کے لیے مشکلیں پیدا کر دی ہیں۔ پیپر لیک اور امتحانات میں بے ضابطگیوں کو لے کر پہلے ہی اپوزیشن پارٹیاں مودی حکومت کی ناک میں دَم کیے ہوئی ہیں، اب تازہ معاملہ نے اپوزیشن کو مزید موقع فراہم کر دیا ہے۔ لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد اور کانگریس رکن پارلیمنٹ راہل گاندھی نے تو اس معاملہ میں سخت ناراضگی ظاہر کرتے ہوئے براہ راست وزیر اعظم مودی کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ انھوں نے این ٹی اے کے ذریعہ انگریزی، کامرس اور سماجیات کے امتحانات منسوخ کیے جانے سے متعلق اعلان پر مبنی ’ایکس‘ پوسٹ کو شیئر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ’’دیکھیے مودی جی، آپ کی این ٹی اے نے کیا کر دیا ہے۔‘‘

راہل گاندھی نے ’ایکس‘ پر جاری پوسٹ میں لکھا ہے کہ ’’سماجیات، انگریزی اور کامرس کے لیے یو جی سی-نیٹ کے امتحانات 22 سے 30 جون کے درمیان منعقد کیے گئے تھے۔ تقریباً 2 ماہ بعد این ٹی اے نے ان تینوں امتحانات کو منسوخ کر دیا، کیونکہ اس نے غلط سوالنامے تیار کیے اور پرانے سوالات دہرائے۔‘‘ وہ مزید لکھتے ہیں کہ ’’ہزاروں امیدواروں نے برسوں تیاری کی، فارم بھرے، فیس ادا کی، دور دراز کے مراکز تک سفر کیا، اب انہیں ستمبر میں یہ سب کچھ دوبارہ کرنا ہوگا۔ غلطی این ٹی اے کرتا ہے، لیکن سزا طالب علم بھگتتا ہے۔‘‘

اپنی سوشل میڈیا پوسٹ میں راہل گاندھی نے ’چھاتروں کی گونج‘ مہم کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ’’میں نے یہ بات (امتحانات میں بے ضابطگی) کوٹا، دہرادون اور پریاگ راج میں کہی ہے، اور میں اسے کہتا رہوں گا کہ یہ اب تعلیمی نظام نہیں رہا۔ یہ وسائل نچوڑنے والی ایک مشین ہے۔ یہ آپ کے پیسے، آپ کے سال، آپ کی ذہنی صحت اور آپ کا اعتماد لے لیتی ہے اور بدلے میں کچھ نہیں دیتی۔ نوکری تک نہیں۔‘‘ وہ تازہ معاملہ پر تشویش ظاہر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ’’این ٹی اے اب بھی اصل سوال کا جواب نہیں دے رہا.. کیا امتحان سے پہلے یہ سوالنامے لیک ہو گئے تھے؟‘‘

مودی حکومت پر براہ راست حملہ کرتے ہوئے کانگریس رکن پارلیمنٹ نے کہا کہ ’’مودی حکومت کے ہر دوسرے ادارے کی طرح این ٹی اے بھی کبھی یہ نہیں کہتا کہ غلطی اس کی ہے۔ مجھے پورا یقین ہے کہ دوسرے تمام کمپرومائزڈ پیپر کی طرح، اس معاملے میں بھی کسی کی جواب دہی نہیں ہوگی۔‘‘ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ ’’دھرمیندر پردھان کا استعفیٰ پہلا قدم تھا، آخری نہیں۔ این ٹی اے کی قیادت کو بھی جوابدہ ٹھہرایا جانا چاہیے۔‘‘ اس پوسٹ میں راہل گاندھی نے ستمبر ماہ میں دوبارہ یہ امتحان دینے والے سبھی طالب علم سے بھی خطاب کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ’’مسئلہ آپ نہیں ہیں۔ وزیر اعظم مودی نے ایسا نظام بنایا ہے جو ایک امتحان بھی منعقد نہیں کر سکتا اور پھر اس میں بیٹھنے والے طلبا کو مورد الزام ٹھہراتا ہے۔‘‘ وہ مزید کہتے ہیں کہ ’’آپ کے سال چوری کیے جا رہے ہیں اور ہم اس وقت تک نہیں رکیں گے جب تک وزیر اعظم مودی اس کے لیے جواب نہیں دیتے۔‘‘

## رام مندر چندہ تنازعہ: سپریم کورٹ نے ایس آئی ٹی کی اسٹیٹس رپورٹ عام کرنے سے کیا انکار

نئی دہلی 17 اگست: ایودھیا کے شری رام مندر میں عقیدت مندوں کی جانب سے دیے گئے چڑھاوے اور چندے کی مبینہ چوری کی آزادانہ تحقیقات کی درخواستوں پر سپریم کورٹ نے پیر کو سماعت کی۔ چیف جسٹس سوریہ کانت، جسٹس جوئے مالیا باگچی اور جسٹس وی موہنا کی بنچ نے خصوصی تحقیقاتی ٹیم (ایس آئی ٹی) کی اسٹیٹس رپورٹ کو عوامی کرنے سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ ایس آئی ٹی سپریم کورٹ کے سامنے جواب دہ ہے اور تحقیقات شفاف و غیر جانب دار ہونی چاہئیں۔ سپریم کورٹ میں دائر درخواستوں میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ معاملے کی مرکزی تفتیشی بیورو (سی بی آئی) سے آزادانہ تحقیقات کرائی جائیں۔ اس کے علاوہ شری رام جنم بھومی تیرتھ کشیتر ٹرسٹ کے مالی لین دین کا کمپٹرولر اینڈ آڈیٹر جنرل (کیگ) یا فارنسک آڈٹ کرانے، ٹرسٹ کے تمام مالی ریکارڈ محفوظ رکھنے اور تحقیقات مکمل ہونے تک بڑے مالی فیصلوں پر روک لگانے کی بھی درخواست کی گئی ہے۔ اتر پردیش حکومت کی جانب سے پیش ہوئے سالیسٹر جنرل تشار مہتا نے عدالت کو بتایا کہ ایس آئی ٹی کی رپورٹ تیار ہے اور اب تک کی تحقیقات سے متعلق اسٹیٹس رپورٹ عدالت میں جمع کرائی جا چکی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ایس آئی ٹی کے چیئرمین بھی عدالت میں موجود ہیں۔ اس پر درخواست گزاروں کی جانب سے ایس آئی ٹی کی اسٹیٹس رپورٹ کی کاپی فراہم کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ درخواست گزاروں کے وکیل نے کہا کہ انہیں اس معاملے میں درج ایف آئی آر کا مواد تک فراہم نہیں کیا گیا ہے۔ ایک اور درخواست گزار سدھا کر سنگھ کے وکیل ستیہ سنگھ راجپوت نے مطالبہ کیا کہ اب تک حاصل ہونے والے تمام عطیات کی تفصیلات عوامی طور پر شائع کی جائیں۔ انہوں نے عدالت کو بتایا کہ ایک آزاد چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ سے کچھ رپورٹیں بھی تیار کرائی گئی ہیں، جنہیں عدالت کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ ایک درخواست گزار نے رام مندر ٹرسٹ کے موجودہ ڈھانچے پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ اس صورت حال میں ایس آئی ٹی کی تحقیقات غیر جانب دار نہیں رہ سکتیں۔ اس پر چیف جسٹس سوریہ کانت نے واضح کیا کہ ایس آئی ٹی پر ٹرسٹ کا کوئی کنٹرول نہیں ہے۔ سالیسٹر جنرل تشار مہتا نے کہا کہ تحقیقات کے حوالے سے عدالت کی تمام ہدایات پر عمل کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ فوجداری مقدمات کی تحقیقات کی تفصیلات عام طور پر استغاثہ اور مدعا علیہ کے درمیان شیئر کی جاتی ہیں اور کسی بیرونی فریق کو فراہم نہیں کی جاتیں۔ چیف جسٹس نے کہا کہ رام مندر چندہ چوری معاملے میں ایس آئی ٹی کی تشکیل خود سپریم کورٹ نے کی ہے، اس لیے وہ سپریم کورٹ کے تئیں جواب دہ ہے۔ عدالت نے تمام فریقوں کو ہدایت دی کہ وہ ایس آئی ٹی کی تحقیقات کے حوالے سے اپنی تجاویز تشار مہتا کو دے سکتے ہیں اور حکومت ان پر سنجیدگی سے غور کرے۔

## جموں و کشمیر سے تمل ناڈو تک بارش بنی مصیبت، آسام و اڈیشہ میں سیلاب سے تباہی

جموں، 17 اگست: ہندوستان کے کئی حصوں میں بارش کا سلسلہ جاری ہے اور اس کے باعث کہیں سیلاب جیسے حالات پیدا ہو گئے ہیں تو کہیں لینڈ سلائیڈنگ کا خطرہ بڑھ گیا ہے۔ جموں و کشمیر کے ڈوڈہ میں شدید بارش کے بعد دریاؤں اور ندی نالوں کی سطح آب تیزی سے بڑھی ہے۔ اڈیشہ کے میوربھنج میں بھی مسلسل بارش اور دریاؤں کی بڑھتی ہوئی سطح آب نے نشیبی علاقوں کے لیے خطرہ بڑھا دیا ہے۔ سکم میں حالیہ لینڈ سلائیڈنگ کے بعد متاثرہ خاندانوں کو محفوظ مقام پر منتقل کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ جنوب میں تمل ناڈو کے کئی اضلاع میں شدید بارش، آندھی اور تیز ہواؤں کی پیش گوئی کی گئی ہے۔ راجدھانی دہلی میں بھی اگلے 6 دنوں تک موسم میں تبدیلی کا امکان ہے۔ جموں و کشمیر کے ڈوڈہ ضلع کے بھلیسا گندوہ علاقہ میں تازہ بارش کے بعد سیلاب جیسے حالات پیدا ہو گئے ہیں۔ بارش کے باعث بازاروں، سڑکوں، ندی نالوں اور دریاؤں میں پانی کی سطح تیزی سے بڑھ گئی ہے۔ چناب ندی بھی بلند سطح آب کے ساتھ بہہ رہا ہے۔ ایسے حالات میں نشیبی علاقوں میں رہنے والے لوگوں کی مشکلات بڑھ سکتی ہیں۔ تیز بہاؤ والے پانی میں گاڑی چلانا یا ندی نالوں اور دریاؤں کے قریب جانا خطرناک ہو سکتا ہے۔ مسلسل بارش کے دوران پانی کی سطح پر نظر رکھنا ضروری ہو گیا ہے۔ دوسری طرف اڈیشہ کے میوربھنج ضلع میں مسلسل شدید بارش اور دریاؤں کی بڑھتی ہوئی سطح آب کے باعث سیلاب کا خطرہ سنگین بنا ہوا ہے۔ نشیبی علاقوں میں پانی بڑھنے سے لوگوں کی پریشانی بڑھ سکتی ہے۔ اسی دوران خلیج بنگال کے اوپر بننے والے نئے کم دباؤ والے علاقہ کے باعث آنے والے دنوں میں بارش مزید تیز ہونے کا خدشہ ظاہر کیا گیا ہے۔ اس کا اثر پہلے ہی بارش کا سامنا کر رہے علاقوں پر پڑ سکتا ہے۔ ایسے میں میوربھنج کے حساس اور نشیبی علاقوں میں رہنے والے لوگوں کے لیے محتاط رہنا ضروری ہو گیا ہے۔ اڈیشہ کے کیندرپاڑہ ضلع میں قومی شاہراہ-53 کا تقریباً 100 میٹر حصہ اتوار کو دھنس گیا۔ یہ حصہ پارادیپ بندرگاہ کو جاجپور کے معدنیات سے مالا مال علاقوں سے جوڑتا ہے۔ حکام نے بتایا کہ مسلسل بارش کے باعث یہ واقعہ پیش آیا۔ یہ واقعہ مارشگھائی پولیس تھانے کے علاقے میں نیلاچل بازار کے قریب پیش آیا۔ اس سے مقامی لوگوں میں تشویش پھیل گئی۔ زیر تعمیر حصے پر کھڑے 3 ٹرک دھنسنے کے بعد ایک گڑھے میں جا گرے۔ پولیس نے بتایا کہ ٹرکوں میں ڈرائیور یا ہیلپر موجود نہیں تھے، اس لیے کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ این ایچ اے آئی کے بھونیشور علاقائی دفتر کے ایک سینئر افسر نے سڑک دھنسنے کی وجہ طویل عرصے تک پانی جمع رہنے کو بتایا۔ انہوں نے کہا کہ ٹرک وہاں پارک کرنے کے لیے مجاز نہیں تھے۔ یہ متاثرہ حصہ این ایچ-53 کی تعمیر نو اور توسیع کے منصوبے کا حصہ ہے۔

## ایئر انڈیا کے 2 مزید پائلٹ ڈرگ ٹیسٹ میں فیل، فلائٹ روسٹر سے ہٹایا گیا

17 اگست: ایئر انڈیا کے لیے بحران کا دور ختم ہونے کا نام نہیں لے رہا ہے۔ گزشتہ دنوں ایئر انڈیا کے ایک جہاز کے ٹربولنس میں جانے کے بعد پائلٹوں کی جانچ تیز ہو گئی ہے، اس ضمن میں ٹیسٹنگ کے دوران 2 اور پائلٹ ڈرگ ٹیسٹ میں فیل ہو گئے ہیں۔ حالانکہ ان دونوں پائلٹوں کے فائنل ٹیسٹ ریزلٹ کا انتظار ہے۔ لیکن فائنل رپورٹ آنے تک ان دونوں پائلٹوں کی ڈیوٹی ختم کر دی گئی ہے اور فلائٹ روسٹر سے نام ہٹا دیا گیا ہے۔ ڈرگ ٹیسٹ کے دوران ایئر انڈیا کے 2 اور پائلٹ شروعات جانچ میں ڈرگ ٹیسٹ میں پازیٹیو پائے گئے ہیں۔ ان دونوں پائلٹوں کی فائنل ٹیسٹ رپورٹ ابھی آنی ہے۔ واضح رہے کہ اب تک ایئر انڈیا کے 300 سے زیادہ پائلٹوں کا ڈرگ ٹیسٹ کرایا جا چکا ہے۔ فی الحال فائنل ٹیسٹ رپورٹ آنے میں تقریباً 48 گھنٹے یا اس سے زیادہ کا وقت لگ سکتا ہے۔ فائنل رپورٹ آنے کے بعد ہی واضح ہو سکے گا کہ دونوں پائلٹوں کے خلاف کیا کارروائی کی جائے۔ اس سے قبل فوکیٹ سے دہلی آ رہے ایئر انڈیا کے ایک جہاز کے ٹربولنس میں جانے کے حادثے کے بعد ایئر انڈیا نے ایئر انڈیا اور ایئر انڈیا ایکسپریس کے اپنے سبھی پائلٹوں کے ڈرگ استعمال سے متعلق ٹیسٹ کرانے کی بات کہی تھی۔ ذرائع کے مطابق ایئر انڈیا اور ایئر انڈیا ایکسپریس اپنے سبھی پائلٹوں کی ’سائکوا ایکٹیو مادے‘ کے لیے ضروری جانچ شروع کرے گی۔ یہ قدم اصول وضوابط کے تقاضوں سے ہٹ کر تحقیقات کے لیے اٹھایا جا رہا ہے، کیوں کہ فوکیٹ-دہلی پرواز کے ایک مین کیپٹن ’ماریجوانا‘ یعنی

گانجہ جانچ رپورٹ پازیٹیو آئی تھی۔ پرواز کے دوران جہاز کی بلندی کم ہو گئی تھی۔ یہ جہاز پرواز کے دوران اچانک 300 فٹ نیچے آ گیا تھا۔ ٹاٹا گروپ کی ان دونوں ایئر لائنس میں کل ملا کر 5000 سے زیادہ پائلٹس ہیں۔ ایئر لائنس کمپنی نے گزشتہ ہفتے پائلٹوں کو بھیجے ایک انٹرنل پیغام میں کہا کہ مکمل جانچ میں موجودہ ’ایوی ایشن ضوابط‘ کے تحت ممنوعہ اشیاء اور ادویات کی جانچ شامل ہوگی۔ ذرائع نے بتایا کہ یہ جانچ لازمی ہے۔ یہ ٹیسٹ گروگرام اکادمی میں ٹریننگ سیشن کے ساتھ ساتھ، پرواز کے بعد بریفنگ مراکز، یا ایئر لائنز کے دفاتر یا متعلقہ بیس کی طرف سے فراہم کردہ جگہوں پر کیا جائے گا۔ ذرائع نے بتایا کہ مسافروں، اسٹیک ہولڈرز اور عام لوگوں کو بھروسہ دلانے کے ساتھ ساتھ سیکورٹی کے اعلیٰ سطحی معیار کو یقینی بنانے کے لیے احتیاطی اقدام کے طور پر اٹھایا جا رہا ہے۔ اس سے قبل 4 اگست کو فوکیٹ-دہلی فلائٹ نمبر ’اے آئی 2379‘ ٹربولنس کی وجہ سے ایئر بس اے 320 جہاز اچانک 300 فٹ نیچے آ گیا تھا۔ اس وجہ سے کم از کم 24 افراد زخمی ہو گئے تھے۔ جہاز میں 137 مسافر اور عملے کے 8 ارکان سمیت کل 145 افراد سوار تھے۔ جہاز کے مین پائلٹ کی جانچ میں گانجے کے استعمال کی تصدیق ہوئی ہے۔

## یو جی سی-نیٹ: ’این ٹی اے کی غلطی کی سزا طلبا کیوں بھگتیں؟‘ 3 مضامین کے امتحانات منسوخ ہونے پر کانگریس کا سوال

نئی دہلی، 17 اگست: ’نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی‘ (این ٹی اے) نے یو جی سی-نیٹ کے 3 موضوعات کا امتحان منسوخ کرنے اور دوبارہ یہ امتحان ستمبر ماہ میں لینے کا اعلان کر دیا ہے۔ اس تعلق سے کانگریس نے اپنا سخت ردعمل ظاہر کرتے ہوئے سوال کیا ہے کہ آخر این ٹی اے کی غلطی کی سزا طلبا کیوں بھگتیں؟ کانگریس جنرل سکریٹری جے رام رمیش نے اس بارے میں ایک تفصیلی پوسٹ سوشل میڈیا پلیٹ فارم ’ایکس‘ پر جاری کی ہے۔ اس میں انھوں نے لکھا ہے کہ ’’یو جی سی-نیٹ جون 2026 کے امتحان کے تقریباً 2 ماہ بعد این ٹی اے نے خود اعتراف کیا کہ انگریزی، کامرس اور سماجیات کے سوالناموں میں حقائق پر مبنی، ٹائپنگ کی اور ترجمے کی خامیاں تھیں۔ اہم دانشوروں کے نام غلط لکھے گئے، کتابوں کے نام بگاڑ دیے گئے، سوالوں کی زبان میں خامیاں تھیں، قواعد اور جنڈر نمبر ایگریمنٹ کی غلطیاں تھیں، رموز و اوقاف کی غلطیاں تھیں اور قائم کردہ تصورات کے لیے غیر معیاری اصطلاحات استعمال کیے گئے۔‘‘ جے رام رمیش اپنی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ’’این ٹی اے کی کمیٹی نے پایا کہ بڑی تعداد میں ایسے سوال بھی دہرائے گئے جو پہلے کے امتحانات میں پوچھے جا چکے تھے۔ اب ان 3 موضوعات (انگریزی، کامرس اور سماجیات) کے امتحان 9 اور 10 ستمبر کو دوبارہ ہوں گے۔‘‘ ان حقائق کو سامنے رکھنے کے بعد کانگریس لیڈر نے کچھ اہم سوال قائم کیے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ’’ہمارا سوال ہے کہ این ٹی اے کی غلطی کی سزا ملک کے طلبا کیوں بھگتیں؟ کیا اتنی سنگین غلطیوں کا پتہ چلنے میں تقریباً 2 ماہ لگتے ہیں؟ اس تاخیر کے سبب جو طلبا مختلف یونیورسٹیوں میں اس سال کے تعلیمی سیشن میں داخلہ سے محروم ہو جائیں گے، ان کے نقصان کا ازالہ کیسے ہوگا اور کون کرے گا؟‘‘

جے رام رمیش اتنے پر ہی خاموش نہیں ہوتے، بلکہ مزید کچھ سوالات سامنے رکھتے ہیں۔ وہ پوچھتے ہیں کہ ’’سوال صرف یہ نہیں ہے کہ امتحان دوبارہ کیوں ہو رہے ہیں، سوال یہ ہے کہ اتنی سنگین خامیوں والا سوالنامہ تیار اور منظور کیسے ہوا؟ لاکھوں نوجوانوں کے کیریئر سے جڑے قومی سطح کے امتحان میں ایسی لاپروائی کی ذمہ داری کس کی ہے؟ نظامِ امتحان میں غلطی کی قیمت امیدوار کیوں ادا کریں؟‘‘ وہ آگے لکھتے ہیں کہ ’’یہ سوال صرف ان 3 موضوعات کے ہزاروں طلبا کے ہی نہیں ہیں، حکومت کو بتانا چاہیے کہ 84 دیگر موضوعات میں امتحان دے چکے کئی ہزار امتحان دہندگان کے نتائج میں تاخیر کیوں ہوئی؟‘‘ کانگریس جنرل سکریٹری نے مرکز کی مودی حکومت اور نظامِ امتحان کو ہدف تنقید بناتے ہوئے کہا کہ جن نوجوانوں نے جون میں امتحان دیا، ان کے لیے ہر دن اہم ہے۔ یو جی سی-نیٹ کے ریزلٹ سے جے آر ایف، اسسٹنٹ پروفیسر اہلیت اور پی ایچ ڈی داخلہ جیسے مواقع جڑے ہیں۔ اس لیے جو غلطی ہوئی ہے، اسے فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ وہ کہتے ہیں کہ ’’لال قلعہ کی فصیل سے ملک کے نوجوانوں کو کوسنے والے وزیر اعظم کیا اپنی ذمہ داری پر کچھ بولیں گے؟ ملک کا نوجوان جواب چاہتا ہے۔‘‘

# بین الاقوامی خبریں

## سیوٹا میں جبراً داخل ہونے والے مراکش کے شہری اب اسپین کی شہریت طلب کر رہے ہیں!

17 اگست: اسپین کے شمال افریقی علاقہ سیوٹا میں حال ہی میں داخل ہونے والے مراکش کے سینکڑوں تارکین وطن نے شہر کے ایک مقبول ساحل پر مظاہرہ کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ انہیں مراکش واپس بھیجنے کی جگہ اسپین میں ہی پناہ دی جائے۔ 16 اگست کو مظاہرہ کرنے والے یہ لوگ ان 5,000 سے 8,000 تارکین وطن میں شامل ہیں جو 2 ہفتہ قبل سرحد پار کر کے سیوٹا پہنچے تھے اور اب بھی سیوٹا میں ہی رکے ہوئے ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ 2 ہفتہ قبل اس وقت ہنگامی حالت دیکھنے کو ملی تھی جب تقریباً 80,000 کی آبادی والے اس چھوٹے سے علاقہ سیوٹا میں 72,000 سے زیادہ لوگ اپنا ملک چھوڑ کر پہنچ گئے تھے۔ حالانکہ چند ہی روز بعد بیشتر تارکین وطن اپنی مرضی سے واپس مراکش لوٹ گئے۔ بتایا جا رہا ہے کہ اب بھی کئی تارکین وطن سیوٹا میں موجود ہیں۔ شہر کے وسائل پر دباؤ بڑھنے کے باعث بیشتر تارکین وطن ایل تراموپولین ساحل یا شہر کے مضافاتی علاقوں میں خراب حالات میں رہ رہے ہیں۔ وہ براعظم یورپ کی جانب آگے بڑھنے کا موقع ملنے کا انتظار کر رہے ہیں۔

ایک میڈیا رپورٹ کے مطابق مراکش کے ٹیطوان باشندہ ایوب الارود نے کہا کہ ’’ہم سمندر کے قریب سو رہے ہیں۔ سردی ہے اور بدبو ہے۔ ہم بہت پریشان ہیں۔‘‘ انہوں نے یہ بھی کہا کہ پولیس تارکین وطن کو شہر کے وسطی حصہ میں جانے سے روک رہی ہے۔ ٹیطوان بھی ساحل پر مظاہرہ کرنے والوں میں شامل تھے۔ بتایا جاتا ہے کہ مظاہرین کے ہاتھوں میں اسپین کے پرچم تھے۔ کچھ نے ہاتھوں میں بینر پکڑ رکھا تھا، جس پر لکھا تھا کہ وہ مراکش واپس نہیں جانا چاہتے اور وہ بھی انسان ہیں۔ وہ نعرے لگا رہے تھے کہ وہ تھک چکے ہیں اور انہیں کوئی حل چاہیے۔ ان کے پیچھے پتھریلے ساحل پر کچھ تارکین وطن کپڑے دھو رہے تھے، جبکہ کچھ لوگ بانس کی بنی عارضی چھڑی سے مچھلی پکڑ رہے تھے۔ واضح رہے کہ چند روز قبل وزیر داخلہ فرنانڈو گرانڈے-مارلاسکا نے کہا تھا کہ جو تارکین وطن غیر قانونی طریقے سے داخل ہوئے ہیں، انہیں اس علاقے میں رہنے، اسپین کی سرزمین کے مرکزی حصہ میں جانے یا قانونی حیثیت حاصل کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ صرف انتہائی غیر محفوظ حالات والے نادر معاملات میں ہی استثنیٰ ہو سکتا ہے۔ فی الحال سیوٹا میں پھنسے تارکین وطن واپسی کے بجائے پناہ کا مطالبہ کر رہے ہیں، جبکہ اسپین کی حکومت کا سخت موقف برقرار ہے۔

## کانگو میں ایبولا کا خطرناک ترین پھیلاؤ، 2300 سے زیادہ افراد ہلاک

کنشاسا 17 اگست: ڈیموکریٹک ریپبلک آف کانگو (ڈی آر سی) میں ایبولا کا موجودہ پھیلاؤ ملک کی تاریخ کا سب سے مہلک وبائی بحران بن گیا ہے۔ صحت حکام کے مطابق اس وبا سے مرنے والوں کی تعداد 2,300 سے تجاوز کر گئی ہے، جس کے بعد اس نے 2018 سے 2020 کے دوران آنے والے ایبولا کے بڑے بحران کو بھی پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ اس دوران 2,299 افراد ہلاک ہوئے تھے۔ عالمی ادارہ صحت (ڈبلیو ایچ او) اور کانگو کے صحت حکام کے مطابق موجودہ پھیلاؤ تیزی سے بڑھ رہا ہے اور ملک کے کئی صوبے اس کی زد میں آ چکے ہیں۔ سب سے زیادہ متاثرہ علاقوں میں ایتوری صوبہ بھی شامل ہے، جہاں پہلے ہی صحت کے نظام کو شدید مشکلات کا سامنا ہے۔ ایبولا ایک انتہائی خطرناک اور متعدی وائرل بیماری ہے۔ یہ بنیادی طور پر متاثرہ شخص کے خون اور جسمانی رطوبتوں کے براہ راست رابطے سے پھیل سکتی ہے۔ موجودہ وبا کی تشویش ناک بات یہ ہے کہ بڑی تعداد میں نئے مریضوں کا پہلے سے نگرانی میں موجود متاثرہ افراد سے کوئی واضح رابطہ سامنے نہیں آ رہا۔ اس صورت حال نے صحت کارکنوں کے لیے وائرس کے پھیلاؤ کی کڑی کا سراغ لگانا مشکل بنا دیا ہے۔

کانگو میں جاری مسلح تنازع، بڑے پیمانے پر نقل مکانی، کمزور طبی ڈھانچہ اور متاثرہ علاقوں میں صحت خدمات تک محدود رسائی نے صورتحال کو مزید پیچیدہ بنا دیا ہے۔ لوگوں کی مسلسل نقل مکانی کے باعث وائرس کے نئے علاقوں تک پہنچنے کا خطرہ بھی بڑھ گیا ہے۔ موجودہ پھیلاؤ میں بنڈی بگیو اسٹرین کا وائرس سامنے آیا ہے۔ اس اسٹرین کے خلاف فی الحال بڑے پیمانے پر دستیاب اور منظور شدہ مخصوص علاج یا ویکسین کی کمی صحت حکام کے لیے ایک اہم چیلنج ہے۔ سائنس دان اور صحت کے عالمی ادارے ممکنہ ویکسین اور علاج کے طریقوں پر کام کر رہے ہیں۔

ڈبلیو ایچ او اور مقامی حکام متاثرہ افراد کی جلد شناخت، انہیں فوری طور پر الگ رکھنے اور ان کے رابطے میں آنے والے لوگوں کی نگرانی بڑھانے پر زور دے رہے ہیں۔ تاہم بیماری کی دیر سے تشخیص اور علاج تک رسائی میں مشکلات کے باعث اموات کی شرح بلند رہنے کا خدشہ ہے۔

کانگو اس سے پہلے بھی کئی مرتبہ ایبولا کی وباؤں کا سامنا کر چکا ہے۔ 2018 سے 2020 کے درمیان آنے والی وبا ملک کی تاریخ کے سنگین ترین صحت بحرانوں میں شمار ہوتی تھی۔ موجودہ بحران کا اس سے بھی آگے نکل جانا افریقہ میں متعدی بیماریوں سے نمٹنے کی تیاری اور صحت کے نظام کی صلاحیت پر نئے سوال اٹھا رہا ہے۔

## ٹرمپ نے اپنے داماد کو حماس کے ساتھ معاہدہ کرنے کے لیے بھیجا

17 اگست: امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے داماد اور امریکی مذاکرات کار جیرڈ کشنر نے اتوار کو مصر میں حماس کے سربراہ خلیل الحیا سے ملاقات کی۔ ملاقات دو گھنٹے سے زائد جاری رہی۔ مصر، قطر اور ترکی کے حکام نے بھی شرکت کی۔ کشنر کی ملاقات ٹرمپ کے 15 نکاتی غزہ روڈ میپ کو آگے بڑھانے کی ٹرمپ کی کوششوں کا حصہ ہے۔ اس منصوبے میں حماس سے اپنے ہتھیاروں کو حوالے کرنے، غزہ سے اسرائیلی افواج کے انخلاء اور علاقے کی تعمیر نو کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ حماس نے اس منصوبے پر اپنی وابستگی کا اظہار کیا ہے تاہم اسرائیلی وزیر اعظم بنجامن نیتن یاہو نے اسے مسترد کر دیا ہے۔

انہوں نے کہا کہ حماس مکمل طور پر غیر مسلح ہونے تک اسرائیلی فوج غزہ سے نہیں نکلے گی۔ اجلاس میں حماس نے کہا کہ اس منصوبے کو عملی جامہ پہنانے سے پہلے اسرائیل کو غزہ میں حملے روکنا ہوں گے۔ اس کی افواج کو نام نہاد "یلو لائن" کی طرف پیچھے ہٹنا پڑے گا۔ حماس کا کہنا ہے کہ اس کے بعد 14 روزہ مذاکرات شروع ہو سکتے ہیں، جس میں پلان پر عمل درآمد کے لیے ٹائم لائن طے کی جائے گی۔ دوسری جانب اسرائیل حماس کی مکمل تخفیف اسلحہ کو اپنی اہم شرط قرار دیتا ہے۔ کشنر کی اگلی اہم ملاقات اسرائیلی وزیر اعظم بنجامن نیتن یاہو سے طے ہے۔ ان کے ساتھ سابق برطانوی وزیر اعظم ٹونی بلیئر اور ٹرمپ کے بورڈ آف پیس کے ڈائریکٹر نکولے ملاڈینوف بھی ہوں گے۔ دریں اثناء سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، اردن، پاکستان، انڈونیشیا، مصر، قطر اور ترکی سمیت متعدد ممالک نے اسرائیل سے روڈ میپ کی منظوری کی اپیل کی ہے۔ اس پوری مشق کے درمیان غزہ کے تقریباً 60 فیصد حصے پر اسرائیلی فوجی کنٹرول اور حماس کے ہتھیار ڈالنے کے حوالے سے تعطل برقرار ہے۔ نتیجتاً، کشنر کی حماس کے ساتھ براہ راست ملاقات کو ٹرمپ انتظامیہ کی طرف سے دونوں طرف دباؤ بڑھانے کی ایک اہم کوشش کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔

# فاشزم کا بڑھتا جال اور ہمارا معاشرہ!

## (جائرس بنجی کی کتاب Fascism: Essays on Europeon and India کے حوالے سے)

پروفیسر مشتاق احمد
رابطہ:9431414586

اب اس حقیقت سے انکار ناممکن ہے کہ اپنے وطن عزیز ہندوستان کی فضا دن بہ دن مکدر ہوتی جارہی ہے اور عوام کا ایک بڑا طبقہ فکر مند ہے کہ فاشزم کا بڑھتا دائرہ ہمارے معاشرے کے لئے کہیں ناسور نہ بن جائے اور ہمارے ملک کی سالمیت کے لئے مضر ثابت نہ ہوجائے ۔فاشزم کی تاریخی حقیقت سے آگاہی کے لئے ایک اہم کتاب Fascism: Essays on Europeon and India by Jairus Banaji ہے جس میں فاشزم کی تاریخ اور اس نظریے کی وضاحت کی گئی ہے۔ اگرچہ اس کتاب کا پہلا ایڈیشن 2013 میں ہی شائع ہوا تھا اور دوسرا ایڈیشن 2016 میں۔ لیکن حال ہی میں اس کتاب کا ایک نیا ایڈیشن ترمیم واضافہ کے ساتھ شائع ہوا ہے۔ راقم الحروف نے اسی ایڈیشن کی روشنی میں اپنا یہ مضمون مکمل کیا ہے۔فاشزم محض ایک سیاسی نظریہ نہیں، بلکہ ایک ایسی سیاسی ذہنیت، اجتماعی نفسیات اور اقتدار کی حکمتِ عملی کا نام ہے جو جمہوریت کے اداروں کو اندر سے کمزور کرتے ہوئے معاشرے میں خوف، نفرت، عصبیت اور ایک مخصوص قسم کی جارحانہ قوم پرستی کو فروغ دیتی ہے۔ بیسویں صدی میں یورپ نے فاشزم کی جو تباہ کاریاں دیکھی ہیں، وہ انسانی تاریخ کے سیاہ ترین ابواب میں شمار ہوتی ہیں۔ اٹلی میں مسولینی اور جرمنی میں ہٹلر کے عروج نے یہ ثابت کیا کہ فاشزم صرف کسی آمر کی شخصی خواہش کا نتیجہ نہیں ہوتا، اس کے پیچھے سماجی بے چینی، معاشی بحران، سیاسی عدم استحکام، شناخت کا بحران اور ایک منظم عوامی حمایت بھی کارفرما ہوسکتی ہے۔

اسی بنیادی سوال کو سامنے رکھتے ہوئے جائرس بنجی کی مرتب کردہ کتاب Fascism: Essays on Europeon and India خاص اہمیت اختیار کرتی ہے۔ 246 صفحات پر مشتمل اس مجموعے میں آرتھر روزن برگ کے فاشزم پر معروف مضمون کا پہلا انگریزی ترجمہ بھی شامل ہے، جب کہ ہندوستان کے تناظر میں کنن سری نواسن، سُمِت سرکار، دلیپ سیمیون اور خود جائرس بنجی کے مضامین شامل ہیں۔ اس کتاب کی سب سے اہم خصوصیت یہ ہے کہ یہ فاشزم کو صرف ریاستی آمریت یا ایک مطلق العنان حکمراں کے اقتدار تک محدود نہیں کرتی، بلکہ اس کے عوامی اور اجتماعی کردار کو سمجھنے کی کوشش کرتی ہے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں آرتھر روزن برگ کی فکر کتاب کے پورے فکری ڈھانچے کی بنیاد بن جاتی ہے۔

فاشزم کے بارے میں عام تصور یہ ہے کہ جب کوئی آمر اقتدار پر قابض ہوکر جمہوری آزادیوں کو ختم کردے، مخالفین کو کچل دے اور ریاست کو ایک شخص یا جماعت کے تابع بنادے تو اسے فاشزم کہا جائے گا۔ یہ تصور مکمل طور پر غلط نہیں، لیکن ناکافی ضرور ہے۔ روزن برگ کی اہمیت یہاں اس لیے بڑھ جاتی ہے کہ وہ فاشزم کو Mass Movement یعنی ایک عوامی تحریک کے طور پر دیکھتے ہیں۔ بنجی کے مرتب کردہ مجموعے میں اسی زاویے کو مرکزی حیثیت دی گئی ہے۔ کتاب کی سرکاری توضیح بھی اس بات پر زور دیتی ہے کہ روزن برگ کے لیے فاشزم کی سیاسی کامیابی کو سمجھنے کے لیے اس کے عوامی اڈے یا base mass کو سمجھنا بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ یہ نکتہ ہمارے عہد کے لیے بھی انتہائی اہم ہے۔ فاشزم اس وقت زیادہ خطرناک ہوجاتا ہے جب وہ صرف حکمران کی طاقت نہیں رہتا بلکہ عوام کے ایک حصے کی سیاسی خواہش، جذبات اور شناخت کا نمائندہ بننے لگتا ہے۔ جب لوگ اپنے معاشی یا سماجی مسائل کا حل کسی دوسرے مذہبی، نسلی یا قومی گروہ کو دشمن قرار دینے میں تلاش کرنے لگیں تو فاشسٹ سیاست کے لیے زمین تیار ہونے لگتی ہے۔ فاشزم کا عوامی اڈا کیسے بنتا ہے؟ بنجی کی کتاب کا بنیادی سوال یہی ہے کہ فاشزم اپنا عوامی اڈا کس طرح تشکیل دیتا ہے۔ بے روزگاری، معاشی عدم تحفظ، سماجی اضطراب اور سیاسی بے یقینی ایسے حالات پیدا کرتے ہیں جن میں ایک مخصوص سیاسی قوت عوام کو سادہ اور جذباتی جواب فراہم کرتی ہے۔ وہ کہتی ہے کہ مسائل پیچیدہ ہیں، مگر ان کا سبب بہت سادہ ہے "دشمن"۔ یہ دشمن کبھی کوئی مذہبی اقلیت ہوسکتی ہے، کبھی تارکین وطن، کبھی کوئی سیاسی جماعت، کبھی دانشور، کبھی صحافی اور کبھی وہ تمام لوگ جو اکثریتی قوم پرستی کے مقرر کردہ سانچے میں فٹ نہیں ہوتے۔ یہاں فاشزم کی نفسیات سامنے آتی ہے۔ عوام کو ایک مشترکہ خوف دیا جاتا ہے، پھر اس خوف کے مقابلے میں ایک مشترکہ شناخت پیش کی جاتی ہے۔ یوں سیاست معاشی اور سماجی مسائل سے ہٹ کر شناخت اور دشمنی کی سیاست بن جاتی ہے۔

کتاب کا دوسرا بڑا حصہ ہندوستان میں فاشزم کے امکانات اور اس کی مخصوص شکلوں کا جائزہ لیتا ہے۔ اس میں کنن سری نواسن کا مضمون A subaltern fascsm? سمت سرکار کا The Fascism of the Sangh Parivar، دلیپ سیمیون کا The law of killing: A brief history of Indian fascism اور جائرس بنجی کا Trajectories of fascism:Extreme-right movements in India and elsewhere شامل ہیں۔ یہاں ایک بنیادی احتیاط ضروری ہے۔ ہندوستان کو بیسویں صدی کے اٹلی یا جرمنی کے عین مماثل قرار دینا تاریخی اور سیاسی دونوں اعتبار سے درست نہیں ہوگا۔ ہندوستان کی تہذیبی ساخت، آئینی جمہوریت، مذہبی تنوع، ذات پات کا پیچیدہ نظام، وفاقی سیاست اور انتخابی روایت اپنی الگ خصوصیات رکھتی ہے۔ لیکن اس کا مطلب یہ بھی نہیں کہ ہندوستانی حالات میں فاشزم کے ممکنہ عناصر کا مطالعہ ہی نہ کیا جائے۔ بنجی اور ان کے رفقا کی کوشش دراصل اسی تقابلی مطالعے کی ہے۔ فاشزم کے تاریخی نمونے کو ہندوستانی معاشرے میں بعینہٖ تلاش کرنے کے بجائے یہ دیکھنا کہ انتہائی دائیں بازو کی سیاست کن طریقوں سے عوامی حمایت حاصل کرتی ہے اور جمہوری سیاست کو کس طرح تبدیل کرسکتی ہے۔

فاشسٹ سیاست کا ایک اہم پہلو قوم کی ایسی تعریف ہے جس میں قوم کو یکساں اور ہم شکل دکھایا جاتا ہے۔ اس تصور میں اختلاف، تنوع اور کثرت کو کمزوری تصور کیا جاتا ہے۔ ہندوستان کی اصل طاقت اس کے برعکس اس کی کثرت میں ہے۔ یہاں مختلف مذاہب، زبانیں، ذاتیں، ثقافتیں اور علاقائی شناختیں صدیوں سے ایک دوسرے کے ساتھ موجود رہی ہیں۔ ہندوستانی قوم کا جدید تصور بھی اسی تنوع کو قبول کرتے ہوئے آئینی شہریت پر قائم ہوا۔ اس لیے جب قوم کو کسی ایک مذہب، زبان، ثقافت یا تاریخی شناخت کے ساتھ مکمل طور پر جوڑنے کی کوشش ہوتی ہے تو سوال صرف اقلیتوں کے حقوق کا نہیں رہتا، سوال خود ہندوستانی قوم کے بنیادی تصور کا بن جاتا ہے۔ کتاب میں ہندوستانی فاشزم کے مباحث اسی بڑے سوال سے جڑتے ہیں۔ کیا قوم اکثریت کی ثقافتی شناخت کا دوسرا نام ہے یا وہ تمام شہریوں کی مساوی سیاسی شہریت کا تصور ہے۔ دلیپ سیمیون کے مضمون کا عنوان The killing of Law ہی اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ سیاسی تشدد کو سمجھنا فاشزم کے مطالعے میں بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ کتاب کی تفصیل کے مطابق یہ مضمون ہندوستانی فاشزم اور فرقہ واریت کی ایک تاریخی تعبیر پیش کرتا ہے۔ فرقہ واریت بذاتِ خود ہر صورت میں فاشزم نہیں، لیکن جب فرقہ وارانہ شناخت کو منظم سیاسی متحرک کاری، مسلسل دشمن سازی، تشدد کی قبولیت اور اکثریتی غلبے کے تصور کے ساتھ جوڑ دیا جائے تو اس میں فاشسٹ سیاست کے کئی عناصر پیدا ہوسکتے ہیں۔ یہاں سب سے خطرناک مرحلہ وہ ہوتا ہے جب تشدد معمول بننے لگتا ہے۔ معاشرہ اگر بار بار ہونے والے تشدد کو معمول سمجھنے لگے، اگر مقتول کی مذہبی یا سیاسی شناخت اس کی انسانی حیثیت سے زیادہ اہم ہوجائے اور اگر قانون کی نظر میں شہریوں کی مساوات کمزور پڑنے لگے تو جمہوریت کی روح زخمی ہوتی ہے۔

بنجی کی کتاب کا ایک نہایت اہم تصور "Passive Complicity" ہے، یعنی ایسی خاموش یا غیر فعال شرکت جس کے ذریعے معاشرے کے عام افراد براہ راست تشدد میں شریک نہ ہوتے ہوئے بھی اس کے سیاسی ماحول کو قبول یا برداشت کرتے ہیں۔ کتاب کی توضیح میں اسے ژاں پال سارتر کی Critique of Dialectical Reason میں موجود تصورات کے ساتھ جوڑا گیا ہے۔ فاشزم صرف ان لوگوں سے نہیں بنتا جو نعرے لگاتے ہیں، لاٹھیاں اٹھاتے ہیں یا تشدد کرتے ہیں۔ کبھی کبھی وہ ان لوگوں کی خاموشی سے بھی طاقت حاصل کرتا ہے جو سب کچھ دیکھتے ہیں لیکن یہ سوچ کر خاموش رہتے ہیں کہ ہمیں اس سے کیا؟ تاریخ بتاتی ہے کہ جمہوریت کا زوال ہمیشہ ایک ہی دن میں نہیں ہوتا۔ ادارے آہستہ آہستہ کمزور ہوتے ہیں، زبان آہستہ آہستہ سخت ہوتی ہے، مخالف کو دشمن کہا جانے لگتا ہے، اقلیتوں کے خلاف نفرت کو معمول بنایا جاتا ہے، اور بالآخر معاشرہ اس صورت حال کا عادی ہوجاتا ہے۔ جمہوریت صرف انتخابات کا نام نہیں۔ انتخابات جمہوریت کا ایک بنیادی جز ہیں، لیکن جمہوریت کا مکمل مفہوم اس سے کہیں وسیع ہے۔ آزاد عدلیہ، آزاد صحافت، پارلیمانی مباحث، اظہار رائے کی آزادی، اقلیتوں کے حقوق، شہری آزادی، آئین کی بالادستی اور سیاسی اختلاف کو برداشت کرنے کی صلاحیت—یہ سب جمہوری نظام کے ستون ہیں۔ فاشسٹ سیاست ان ستونوں کو بیک وقت منہدم کرنے کی کوشش نہیں کرتی۔ وہ پہلے سیاسی مخالف کو اخلاقی طور پر مشکوک بناتی ہے، پھر صحافت کو دشمن قرار دیتی ہے، پھر دانشورانہ اختلاف کو غداری کے قریب لے جاتی ہے، پھر اقلیتوں کو "قومی وحدت" کے لیے خطرہ قرار دیتی ہے۔ اس عمل میں عوامی جذبات کو مسلسل متحرک رکھا جاتا ہے۔ بنجی کا مطالعہ اسی لیے محض ماضی کا مطالعہ نہیں ہے، یہ جمہوریت کی ساخت اور اس کے خطرات کو سمجھنے کی ایک فکری کوشش ہے۔ آج جب پوری دنیا میں انتہائی دائیں بازو کی سیاست، جارحانہ قوم پرستی اور شناخت کی سیاست دوبارہ مضبوط ہورہی ہے۔ Fascism: Essays on Europeon and India کی معنویت بڑھ جاتی ہے۔

اس کتاب کی ایک بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ قاری کو فوری سیاسی نعروں کے بجائے تاریخی اور نظریاتی سوالات کی طرف لے جاتی ہے۔ فاشزم کو صرف کسی ایک پارٹی یا ایک لیڈر کے نام سے جوڑنے کے بجائے یہ دیکھنا ضروری ہے کہ وہ کون سے سماجی حالات ہیں جو اسے طاقت دیتے ہیں۔ یہ بھی سمجھنا ہوگا کہ فاشزم کی کامیابی صرف اس کی تنظیمی طاقت میں نہیں بلکہ اس کی جذباتی سیاست میں ہوتی ہے۔ وہ لوگوں کو صرف ایک پروگرام نہیں دیتا، بلکہ ایک احساس دیتا ہے۔ ہم خطرے میں ہیں، ہماری شناخت خطرے میں ہے، ہماری تہذیب خطرے میں ہے، اور ہمیں ایک مضبوط ہاتھ کی ضرورت ہے۔ یہ احساس سیاسی طور پر انتہائی طاقتور ہوسکتا ہے۔ اس کتاب کا سب سے اہم سبق شاید یہی ہے کہ فاشزم کا مقابلہ صرف انتخابات میں نہیں بلکہ معاشرے کے اندر کرنا پڑتا ہے۔ تعلیم، تنقیدی فکر، آزاد صحافت، تاریخی شعور، آئینی اقدار اور شہری مساوات کو مضبوط کیے بغیر فاشزم کے خلاف محض سیاسی نعرے دیرپا نتیجہ نہیں دے سکتے۔ ایک تعلیم یافتہ معاشرہ وہ نہیں جو صرف ڈگریاں حاصل کرے۔ تعلیم یافتہ معاشرہ وہ ہے جو اختلاف کو برداشت کرسکے، سوال کرسکے، تاریخ سے سبق لے سکے اور کسی بھی سیاسی طاقت کو مطلق سچ کا مالک تسلیم نہ کرے۔ اسی لیے یونیورسٹیوں، کالجوں اور علمی اداروں کی ذمہ داری غیر معمولی ہوجاتی ہے۔ علم کا بنیادی مقصد صرف روزگار کی تیاری نہیں بلکہ آزاد ذہن کی تشکیل بھی ہے۔ جس معاشرے میں سوال پوچھنے کی صلاحیت کمزور ہوجائے وہاں فاشسٹ سیاست کے لیے راستے آسان ہوسکتے ہیں۔

فاشزم کی تاریخ ہمیں یہ بتاتی ہے کہ کوئی بھی معاشرہ اس خطرے سے مکمل طور پر محفوظ نہیں۔ ترقی یافتہ یورپ نے فاشزم کو دیکھا، اس کی تباہی برداشت کی اور پھر کئی دہائیوں تک اس کے خلاف سیاسی اور فکری جدوجہد کی۔ ہندوستان کی جمہوری روایت بھی آسانی سے حاصل نہیں ہوئی۔ آزادی کی تحریک نے مذہب، زبان، ذات اور علاقے سے بالاتر ہوکر ایک مشترکہ سیاسی شہریت کا خواب دیکھا تھا۔ آئین نے اسی خواب کو قانونی شکل دی۔ آج اس خواب کی حفاظت ہماری اجتماعی ذمہ داری ہے۔ جائرس بنجی کی مرتب کردہ یہ کتاب ہمیں کسی خاص سیاسی جماعت کے حق یا مخالفت میں کھڑے ہونے کے بجائے ایک زیادہ بنیادی سوال پوچھنے پر مجبور کرتی ہے۔ کیا ہماری سیاست شہریوں کو برابر بنارہی ہے یا انہیں ایک دوسرے کے خلاف کھڑا کررہی ہے؟ یہ سوال کسی ایک حکومت، جماعت یا انتخاب تک محدود نہیں۔ یہ ہندوستانی جمہوریت کے مستقبل کا سوال ہے۔ فاشزم کو سمجھنے کا مطلب صرف ہٹلر اور مسولینی کو سمجھنا نہیں۔ اس کا مطلب ان حالات کو سمجھنا ہے جن میں ایک معاشرہ نفرت کو سیاست، خوف کو شناخت اور تشدد کو معمول سمجھنے لگتا ہے اور شاید اسی لیے بنجی کی کتاب کا سب سے اہم پیغام یہ ہے کہ فاشزم کو اقتدار تک پہنچنے کے بعد پہچاننا کافی نہیں۔ اصل دانش مندی یہ ہے کہ اس کے عوامی اڈے، سیاسی زبان، دشمن سازی، خاموش تائید اور جمہوری اداروں کو کمزور کرنے کے عمل کو اس سے پہلے پہچان لیا جائے کہ بہت دیر ہوجائے۔ فاشزم کی تاریخ ہمیں صرف ماضی کا ماتم نہیں سکھاتی؛ وہ ہمیں حال کی نگرانی اور مستقبل کی حفاظت کا شعور بھی عطا کرتی ہے۔ جمہوریت صرف ووٹ دینے کا حق نہیں، بلکہ اختلاف کے ساتھ زندہ رہنے کا حوصلہ بھی ہے۔ اور جس دن معاشرہ اختلاف کو دشمنی سمجھنے لگے، اسی دن جمہوریت کے اصل امتحان کا آغاز ہوجاتا ہے۔ جائرس بنجی کی مرتب کردہ کتاب Fascism: Essays on Europeon and India اسی امتحان کو تاریخی، نظریاتی اور ہندوستانی تناظر میں سمجھنے کی ایک اہم علمی کوشش ہے۔ میرے خیال میں ہندوستان میں اس طرح فاشزم مختلف النوع صورت میں نمایاں ہورہا ہے اس کی شناخت کے لئے یہ کتاب بہت سے نسخے تجویز کرتی ہے اور ملک کے ان لوگوں کے لئے ذہنی الجھن کو دور کرنے کا راستہ ہموار کرتی ہے کہ جو ملک کے حالاتِ حاضرہ سے فکر مند ہیں کہ اپنا پیارا وطن کس طرح ذہنی تعصب اور فرقہ وارانہ تحفظات کی فضا سے آلودہ ہورہا ہے۔ یہ لمحۂ فکریہ ہے۔

☆☆

# علماء یا قوّال؟

ڈاکٹر علیم خان فلکی

آئے دن ایسی چھچھوری شادیوں کی خبریں اخبارات اور سوشل میڈیا پر وائرل ہوتی رہتی ہیں، جن میں منگنی، مانڈا، سانچق، جہیز، بارات کا کھانا، عالیشان ولیمہ اور کئی دوسری خرافات سے بھرپور دعوتوں کے ہنگامے، علما، لیڈر اور بڑے سیلیبریٹیز کی تصویریں اور ویڈیوز ہوتی ہیں، اور اس کے ساتھ ساتھ مردوں کے کھانے پر بھوکے بھیڑیوں کی طرح ٹوٹ پڑنے کے مناظر اور عورتوں کے سیکشن میں بیوٹی پارلر، زیور اور ساڑیوں کی فیشن پریڈ دیکھنے میں آتے ہے۔

اور لطیفہ یہ ہے کہ ہر میزبان ان بدعتوں پر پھولے نہیں سماتا گویا اس نے "شکوہِ ملک و دین" قائم کردیا ہو، اور لاکھوں روپیہ ایسی منکرات میں اڑا کر سب سے انکساری سے کہتا ہے کہ "بس اللہ اور اس کے رسول کا صدقہ ہے"

اکثر بیانکویٹ ہالس کے دروازے پر ایک بورڈ لگا ہوتا ہے جس میں تقریب کا عنوان بھی لکھا ہوتا ہے جیسے "بات پکّی" "نام رکھائی" "برائڈل باتھ" وغیرہ۔ بچی بڑی ہونے پر بھی دعوت ہوتی ہے۔ الشیخ انورالاولاقی شہیدؒ نے کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ کسی کو ضرورت سے زیادہ دے کر بھی آزماتا ہے اور کم دے کر بھی۔ جب زیادہ ہوجائے تو جو نافرمان ہوتے ہیں، ان سے پیسے کیسے خرچ کریں اس کا شعور چھِن جاتا ہے۔ تبھی وہ اپنی کچھ حلال اور کچھ حرام آمدنی کی بچت کو اِن بے ہودہ تقریبات پر خرچ کرنے لگتے ہیں۔ ابھی پچھلے ہفتہ چنچل گوڑہ کے ایک این آر آئی نے اپنی بیٹی کی شادی پر آٹھ ہزار لوگوں کو بارات کے کھانے پر بلایا۔ بڑے بڑے شرفا موصوف کیساتھ تصویریں لے کر اپنے سوشیل میڈیا پر ڈالنے لگے۔ دیکھنے والوں کا یہ کہنا تھا کہ کھانے کے لئے لوگ اس طرح ٹوٹ پڑرہے تھے جیسے درگاہ یا مندر کے لنگر پر ٹوٹ پڑتے ہیں۔ کون کتنا اعلیٰ ظرف اور شریف النفس ہے یہ دیکھنا ہو تو ایسے کھانوں کے موقع پر جاکر دیکھئے کیونکہ جو خوددار ہوتے ہیں وہ کبھی ایسی دعوتوں میں نہیں پھٹکتے۔

خیر یہ بات تو ان تعلیم یافتہ ان پڑھوں کی ہے جن کو علما حضرات جہلا کہتے ہیں۔ لیکن آیئے ایک عالم دین کی بات کرتے ہیں۔ ایک عالم دین کی بیٹی کی شادی کی خبر اخبار میں شائع ہوئی، جس کا عنوان تھا "سادگی اور اسلامی روایات کی خوبصورت مثال"۔ ساتھ میں تصویریں بھی شائع ہوئی تھیں۔ تصویریں شادی کے دن کے کھانے کی تھیں۔ یہ اُن عالم دین کی بیٹی کی شادی تھی جنھوں نے کچھ سال قبل ایک قرارداد پر دستخط کئے تھے، جس میں یہ لکھا تھا کہ "شادی کے دن کا کھانا شرعی طور پر جائز نہیں، اور ایسی شادی میں جانا بھی جائز نہیں"۔ طرفہ تماشہ یہ کہ ہر تیسری شادی کی طرح اِس شادی میں بھی شہر کے دو انتہائی نامور بزرگ علما نے نکاح کے موقع پر مخاطب کیا۔ نکاح کے موقعوں پر ایسے علما و مشائخین کا مخاطب کرنا ایک چلن بن گیا ہے۔ لوگ اس کو باعثِ برکت سمجھتے ہیں۔ یہ واعظ حضرات بھی قوّالوں، سنگروں اور ممکری آرٹسٹس کی طرح ہوگئے ہیں جو کسی بھی فنکشن میں چلے جاتے ہیں۔ اِن کو اپنے پی آر سے مطلب ہوتا ہے، اسی کی وجہ سے ان کے مدرسے اور فارچونر گاڑیاں چلتی ہیں۔ یہ لوگ یہ نہیں دیکھتے کہ جس شادی میں یہ شرکت کررہے ہیں، اس میں دلہا مسجد میں سنت کے مطابق نکاح تو کررہا ہے، لیکن نکاح کے بعد عالیشان شادی خانوں میں جاکر سنّت کے خلاف اپنے مہمانوں کو دلہن کے باپ کے خرچ پر کھلا بھی رہا ہے۔ ناچ گانے بھی ہورہے ہیں، کئی کئی ڈِش کی اسراف ہورہا ہے۔ اِن علما اور مشائخین کو یہ پروا نہیں ہے کہ شادی کیدن کا کھانا نہ صرف مشرکوں کی نقل ہے بلکہ لڑکی والوں کو معاشی طور پر تباہ کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ یہ لوگ یہ سوچنے کی زحمت نہیں کرتے کہ قوم کی اکثریت اسی کی وجہ سے غربت و افلاس کی شکار ہورہی ہے۔ یہ جہیز اور کھانے ایک مکمل سوشیل بلیک میل، دکھاوا اور مجبوری ہیں۔ لیکن یہ حضرات فتوئ دیتے ہیں کہ اگر خوشی سیدیا جائے تو جائز ہے۔ اور لاکھوں لوگوں کو مجبور کرتے ہیں کہ وہ مجبوری کو بھی خوشی سے کا نام دیں۔ اور امیروں کے لئے یہ لوگ چور دروازہ فراہم کرتے ہیں یہ کہہ کرکہ جس کی جو استطاعت ہے خرچ کرنا چاہئے۔ یہ علما اور مشائخین یوں تو فقہ، ایمانیات، الٰہیات اور مسالک کی جنگیں لڑتے ہیں، طلاق و خلع پر ضخیم کتابیں لکھ ڈالتے ہیں لیکن شریعت کا بنیادی مسئلہ شادی بھی ہے، اس کے احکامات سے مکمل غافل ہیں۔

ہمیں یقین ہے کہ پڑھنے والے ہرگز یہ زحمت گوارا نہیں کرینگے کہ سوچیں، سمجھیں اور تحقیق کریں کہ کیوں یہ شادی کے کھانے اس دور کی سب سے بڑی بدعت ہیں۔ یہ اس لئے نہیں سوچتے کہ انسان فطرتاً غلام گیری کی ذہنیت لے کر پیدا ہوا ہے۔ یہ بھی اندھ بھگتوں کی طرح ہوتے ہیں۔ اندھ بھگت کبھی اپنے ضمیر یا عقل کو استعمال نہیں کرتا بلکہ "واتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابا من دون اللہ") ان لوگوں نے اپنے پنڈتوں پروہتوں اور لیڈروں کو اپنا رب بنالیا ہے۔) ان کے دماغوں کو ان پنڈتوں نے اس مضبوطی سے جکڑ دیا ہے کہ کوئی برہمن ہو کہ عالم، سوامی ہو کہ مفتی، مودی ہو کہ اویسی، شنکراچاریہ ہو کہ مرشد، جو بھی اِن پندتوں نے کہہ دیا اسی کو حق بلکہ وحی مان لیتے ہیں۔ ان بزرگوں کی ایسی شادیوں میں شرکت کو دین کی سند مان لیتے ہیں۔ اور جو بھی ان کو حق بات سمجھانے کی کوشش کرے اُسے علما اور مشائخین کا دشمن، ناستِک، بے سند یافتہ غیر عالم وغیرہ وغیرہ کے الزامات سے اپنے ضمیر بلکہ ایمان کو اور مضبوط کرلیتے ہیں۔ سنا ہے کہ Genocide کے دس اسٹیجس ہوتے ہیں، اور فاشسٹ نو اسٹیج طئے کرچکے ہیں۔ جو آخری مرحلہ ہے وہ فاشسٹ دشمن نہیں بلکہ خود مسلمان پورا کررہے ہیں۔ یہ شادیاں اسی قتلِ عام کا آخری اسٹیج ہیں، اور ہر وہ مسلمان جو ایسی غیر شرعی شادیوں کا دعوت نامہ قبول کررہا ہے، وہ انجانے میں اپنی قوم کے قتلِ عام میں برابر کا شریک ہے۔ کیونکہ 90% آبادی آج ان شادیوں کے اخراجات برداشت نہیں کرسکتی۔ لڑکیاں بہت تیزی سے گھروں سے بھاگ کر مشرکوں کے پہلو گرم کررہی ہیں، لڑکے بہت تیزی سے نشے، چوری اور قتل و غارتگری کے راستے پر ہیں۔ لڑکیوں کے بھائی بے بسی سے دیکھ رہے ہیں کہ وہ خود بزنس مین بن سکتے تھے لیکن ان کے حصے کا پیسہ ایک بہنوائی لوٹ لیتا ہے۔ باپ گھر بیچتے ہیں یا چندے مانگتے ہیں، اور مائیں انہی شادیوں کی وجہ سے بالاجی مندر کے بجٹ گھٹ اسکیموں سے قرضے لے کر اپنی عزتیں داؤ پر لگارہی ہیں۔ کہیں عورتیں خودکشی کررہی ہیں تو کہیں باپ بھکاری بن چکے ہیں۔ ایک ہی حل ہے۔ لوگ یہ سمجھنے کی کوشش کریں کہ جو شادیاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر نہ ہوں ان سے دنیا اور آخرت دونوں تباہ ہورہے ہیں، ایسی شادیوں کا رقعہ قبول کرنا اور ان میں شرکت کرنا فرمانانِ رسول کی ہمت افزائی کرنا ہے، لہٰذا اِس تحریک کا ساتھ دیں۔ یہ سچ ہے کہ اکثریت ساتھ نہیں دیتی۔ یہ ہمارے ساتھ ہی نہیں بلکہ تمام نبیوں کے ساتھ ہوچکا ہے۔ لیکن اتنا یاد رہے کہ آخرت میں ہم اپنے ہر عمل کا جواب خود دینے والے ہیں۔ وہاں ہر ایک کا حساب انفرادی ہوگا، اجتماعی نہیں۔ دوسرے لوگ جن کی خاطر آپ اپنی آخرت برباد کررہے ہیں، وہ آپ کو آکر نہیں بچائیں گے، اس لئے اپنے دامن کو ایسی شادیوں کی شرکت سے پاک رکھئے۔ آپ انشاءاللہ کامیاب رہیں گے۔

# ڈاکٹر مجیر احمد آزاد کی کتاب "تحریر و تفہیم": ایک تنقیدی جائزہ

ڈاکٹر احسان عالم

اردو تنقید و تحقیق کے افق پر "تحریر و تفہیم" ڈاکٹر مجیر احمد آزاد کی ایک گراں قدر علمی اور فکری کاوش ہے۔ اردو تنقید کے میدان میں کسی بھی کتاب کا تنقیدی جائزہ دراصل اس مصنف کی فکری صلاحیتوں اور اس کے اسلوب کی پیمائش کا ایک عمل ہوتا ہے۔ ڈاکٹر مجیر احمد آزاد کی کتاب "تحریر و تفہیم" کا مطالعہ کرنے کے بعد یہ بات وثوق سے کہی جاسکتی ہے کہ یہ کتاب محض مضامین کا مجموعہ نہیں، بلکہ اردو ادب کے مختلف پہلوؤں پر ایک گہری اور تحقیقی نظر ہے۔ ڈاکٹر مجیر احمد آزاد نے اپنی اس تصنیف میں ادب کے فنی اور فکری لوازمات کو جس مہارت سے پرکھا ہے، وہ ان کی علمی گہرائی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ اس کتاب میں شامل 39 مضامین نثر، نظم، غزل، داستان، ناول، ڈراما، ادبِ اطفال اور علاقائی ادبی تاریخ (خصوصاً متھلا و بہار) کے موضوعات پر محیط ہیں۔ ان کی مطبوعہ کتابیں "ڈوم (افسانوی مجموعہ)، اندھیرے کا کرب (افسانوی مجموعہ) جھکی ہوئی شاخ (افسانوی مجموعہ)، ٹھہری ہوئی صبح (افسانوی مجموعہ)، آؤ کہانی سنتے ہیں (بچوں کے لئے کہانیاں)، دور دیس میں (افسانوی مجموعہ)، کلاس ٹاپر (افسانوی مجموعہ)، دربھنگہ میں اردو افسانہ نگاری (تحقیق و تدوین)، معاصر اردو افسانہ: فکری جہات (ادبی مضامین)، شاداں فاروقی: حیات اور خدمات (تحقیق و انتخاب)، مقالاتِ طرزی (ترتیب)، منظوم مقالے (ترتیب)، دارجیلنگ کا سفر (سفرنامہ)، آستھا اور دوسری کہانیاں (ہندی میں افسانے)، مجیر احمد آزاد کے دیہی افسانے (مرتب: اسد اللہ احمد)، کشمیر کا ادھورا سفر اور زیر نظر کتاب "تحریر و تفہیم" ہیں۔

ڈاکٹر مجیر احمد آزاد نے پیش لفظ میں اپنے تنقیدی و تجزیاتی اصولوں کو واضح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ وہ بے جا فلسفیانہ الجھاؤ اور مصنوعی عبارتوں سے پرہیز کرتے ہیں اور تنقید کے بنیادی اصولوں پر کاربند رہ کر تخلیق کی اصلیت اور فنکار کی کارکردگی کا احتساب کرتے ہیں۔ ان کا تنقیدی رویہ سائنٹفک، متوازن اور متن کی بنیادی روح کو سمجھنے (قاری اساس و تخلیق تفہیم) پر مبنی ہے۔

کتاب میں شامل چند اہم مضامین کی جھلکیاں حسب ذیل ہیں:

پہلا مضمون "رشید النساء کا ناول اور تعلیم نسواں" کے عنوان سے ہے۔ مصنف نے اردو کی پہلی خاتون ناول نگار رشید النساء کے 1894ء میں شائع ہونے والے ناول "اصلاح النسا" کا تفصیلی عمیق جائزہ لیا ہے۔ انیسویں صدی کے مسلم معاشرے میں عورتوں کی ناخواندگی، توہم پرستی، بدعات اور غیر شرعی رسومات کا موازنہ پیش کرتے ہوئے تعلیم نسواں کی اہمیت اجاگر کی گئی ہے۔ یہ مضمون نہ صرف ادبی ہے بلکہ عملی تاریخ کا احاطہ کرتا ہے کہ کس طرح رشیدن بی بی نے عملی طور پر گھر گھر جاکر لڑکیوں کا اسکول قائم کیا جو آگے چل کر "بادشاہ نواب رضوی گرلز اسکول/کالج" (پٹنہ) بنا۔

کتاب میں شامل دوسرا مضمون "مقدمہ شعر و شاعری: عصری معنویت" ہے۔ اپنے اس مضمون میں ڈاکٹر مجیر احمد آزاد لکھتے ہیں کہ عالمی ادب کے زیر اثر اردو تنقید نے کئی کروٹیں بدلی ہیں۔ نئے نظریات اور رجحانات کی شمولیت سے اردو تنقید کا دامن وسیع ہوا ہے۔ معتددبستان تنقید کی روایت مستحکم ہوچکی ہے۔ اردو تنقید کی اتنی ترقی کے باوجود "مقدمہ شعر و شاعری" کی اہمیت و افادیت ہنوز برقرار ہے۔ اس کی حیثیت اردو تنقید کے بنیادی زینے کی سی ہے۔

ڈاکٹر مجیر احمد آزاد کا ایک مضمون "ڈپٹی نذیر احمد کی ناول نگاری" ہے۔ نذیر احمد کے ناولوں مراۃ العروس، بنات النعش، توبۃ النصوح، ابن الوقت، فسانہ مبتلا، ایامیٰ کا محاکمہ کرتے ہوئے داستانوی فلکیات سے نکل کر واقعی زندگی کے مسائل اور اصلاح معاشرہ کی طرف اولین سفر کو نشان زد کیا گیا ہے۔ ان کے ناول سماجی اسائل پر مبنی موضوعات اور اس کے عمدہ پیش کش کی بنا پر نہ صرف پڑھے جاتے ہیں بلکہ قاری کے ذہن پر دیرپا اثرات مرتب کرتے ہیں۔

"مولانا ابوالکلام آزاد کا اسلوب (غبار خاطر کے حوالے سے)" کے عنوان سے ڈاکٹر مجیر احمد آزاد لکھتے ہیں کہ مولانا آزاد نے اپنی تحریر کے ذریعہ علمی حلقے میں نئی توانائی بخشی اور فکر و دل کے لئے تڑپ کا جواز پیدا کیا۔ مولانا آزاد کی نثر میں جلال و جمال کے نادر امتزاج، سحر بیانی، شگفتگی اور غبار خاطر کے خطوط کی ادبی و فکری سربلندی کو عالمانہ انداز میں تجزیہ کیا گیا ہے۔ غبار خاطر سے مولانا آزاد کی شخصیت کے مختلف جہات کا علم ہوتا ہے جو علم و آگہی کے دفتر ہیں۔ ان کا طرز بیان اردو نثر میں منفرد و ممتاز حیثیت رکھتا ہے۔ "مجنوں گورکھپوری - ایک اعتدال پسند ناقد" کے موضوع سے کتاب تحریر و تفہیم کے مصنف ڈاکٹر مجیر احمد کے ذریعہ ترقی پسند تحریک، مارکسی اور سائنٹفک تنقید کے فریم ورک میں مجنوں گورکھپوری کے متوازن تنقیدی رویے کا جائزہ لیا گیا ہے، جو ادب کو "زندگی کی ترجمانی" کے ساتھ ساتھ "زندگی کی تنقید" اور جدلیاتی ارتقا مانتے ہیں۔ مجنوں کا نظریہ واضح ہے، وہ توازن پر زور دیتے ہیں۔ جن کی کمی ان کے ہم عصروں کے یہاں نظریہ عصری آگہی اور سماجی شعور سے بیدار ہوتا ہے۔ سماجی شعور اور عصری آگہی کے بغیر ادب کی ابدیت ممکن نہیں۔ سماجی شعور کے بغیر فنکار صرف ہیولہ تیار کرسکتا ہے اس کو ایک شکل دینے کے لئے اسے سماجی شعور کی ضرورت پڑتی ہے۔ "محبت کا شاعر: مجروح سلطان پوری" کے عنوان سے قلم فرسائی کرتے ہوئے ڈاکٹر مجیر احمد لکھتے ہیں کہ مجروح سلطان پوری نے غزل کو غزل کے معنی میں استعمال کیا۔ ناقدین ادب کی بے اعتنائی سے وہ ہمیشہ نالاں رہے۔ انہوں نے مارکس کے اصولوں کو اپنایا۔ فیض احمد فیض، سردار جعفری، کیفی اعظمی وغیرہ ان کے دوستوں میں سے تھے۔ ان کو کئی بار متنازعہ نظموں کی وجہ سے جیل بھی جانا پڑا۔ اس کے انہوں نے شاعری کی یہ راہ نہیں چھوڑی۔ "شاداں فاروقی: بحیثیت شاعر" جائزہ لیتے ہوئے ڈاکٹر مجیر احمد آزاد لکھتے ہیں کہ شاداں فاروقی کا کلام ظاہری اور معنوی خوبیوں سے آراستہ ہے۔ ان کے یہاں پیچیدہ تراکیب سے گریز ہے۔ طرز ادا سادہ ہے لیکن سادگی کے باوجود دلکش اور دل آویز ہے۔ وہ صاحب دل ہونے کے ساتھ زندہ دل بھی تھے۔ ان کی شاعری کا ایک خاص وصف یہ ہے کہ ہیئت اور فکر دونوں اس طرح ہم آہنگ ہوگئے ہیں کہ غزل کی خوبصورتی دوبالا ہوگئی ہے۔ "مظہر امام: قاری اساس نقاد" کے عنوان سے مجیر احمد آزاد لکھتے ہیں کہ مظہر امام بحیثیت شاعر ایک چھتناور درخت کی مانند ہیں۔ شعری فکر اور فن میں تجرید کے قائل رہنے والے فن کار نے جس طور پر تنقید کو اپنایا اس کی ضرورت 1967ء میں "آتی جاتی لہریں" شائع ہونے کے وقت بھی تھی اور آج بھی ہے۔

"عبدالمنان طرزی کی اردو نثر" کے حوالے سے مجیر احمد آزاد لکھتے ہیں کہ ایک کامیاب نثر نگار کی طرح انہوں نے الفاظ کو حسن معنی کا جادو عطا کیا ہے۔ ایسا محسوس ہونے لگتا ہے کہ موضوع نے صورت اختیار کرلی ہو اور محسوسات مشکل سامنے آگئے ہوں۔ ہوں۔ ان کی خامہ فرسائی صحیح معنوں میں نئے طرز کا جواز رکھتی ہے۔ ڈاکٹر مجیر احمد آزاد کا ایک جامع مضمون "اویس احمد دوراں۔ شخص اور شاعر" ہے۔ اویس صاحب کی شخصیت اور شاعری کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ انہوں نے دبے کچلے، ناداروں، مفلسوں، مظلوموں، چوٹ زدہ انسانوں، آہ بھرتی انسانیت، ٹوٹتی قدروں، نابرابری، جبریت، دہشت، جنگ اور دوسرے ہنگامی حالات کے خلاف آواز اٹھائی۔ احتجاج کی لے ایک الگ طنطنہ کے ساتھ ان کے یہاں جلوہ گر ہے۔ اس میں بھونڈا پن نہیں ہے بلکہ گہری ایمائیت موجود ہے۔

پروفیسر مناظر عاشق ہرگانوی کی شخصیت اور فن کا جائزہ ادب اطفال کے معتبر فنکار کی حیثیت سے لیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ ڈاکٹر مناظر عاشق ہرگانوی کہانی کی ابتدا سے ہی بچوں پر ایسا رنگ جماتے ہیں کہ وہ کہانی کی گرفت میں آجاتا ہے۔ وہ خوبصورت بیانیہ کے ذریعہ دلوں میں اترتے ہیں۔ بعض کہانیاں ایسی ہوتی ہیں کہ ابتدائی حصہ اتنا من موہک ہوتا ہے کہ نہ چاہتے ہوئے بھی بچوں کا کہانی کی جانب راغب ہونا فطری ہوتا ہے۔ یہ ہرگانوی صاحب کا کمال فن ہے۔ اس سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ وہ ادب اطفال کے مقاصد اور پیشکاری سے پوری طرح واقف ہیں اور بڑی بات یہ ہے کہ بچوں کے لئے لکھی جانے والی زبان پر ان کو دسترس حاصل ہے۔ کہیں بھی ثقالت نہیں، روزمرہ کے الفاظ اور تراشیدہ جملے بھلا بچوں کو کیوں نہ پسند آئے۔

پروفیسر منصور عمر اردو ادب بالخصوص تنقید، تحقیق اور تدریس کی دنیا میں ایک نمایاں اور معتبر نام ہیں۔ ان کا شمار ان نقادوں میں ہوتا ہے جنہوں نے روایتی نظریات اور جدید تنقیدی زاویوں کا بہترین امتزاج پیش کیا ہے۔ بحیثیت ناقد ان کی خدمات اور تنقیدی بصیرت کا جامع جائزہ ڈاکٹر مجیر احمد آزاد نے لیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ موصوف کے تنقیدی مزاج کو سمجھنے میں ان کی کتاب "مابعد جدیدیت: مضمرات اور ممکنات ایک جائزہ" کافی معاون ہے۔ یہاں ان کا انداز تجزیاتی نیز تبصراتی ہے۔ انہوں نے مابعد جدیدیت کے نظریہ سازوں میں سے معتبر نام اور قد آور ناقد پروفیسر وہاب اشرفی کی تصنیف "مابعد جدیدیت مضمرات اور ممکنات" کا جائزہ لیا اور جہاں انہیں بے جا اعتراف و اقرار کی صورت لگی تو غیر جانبداری سے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ "ڈاکٹر ارشد جمیل اور ان کی اردو نثر" کے عنوان سے مجیر احمد آزاد لکھتے ہیں کہ ڈاکٹر ارشد جمیل کا نثری سرمایہ غیر افسانوی نثر پر محیط ہے۔ انہوں نے علمی و ادبی مضامین لکھے، تذکرہ نگاری کی، علاقائی تاریخ کے حوالے سے شخصیات کے خاکے وضع کئے اور سوانح نگاری و سفرنامہ نگاری کے ذریعے تشنگان علم و ادب کو اپنی تحریروں سے روشناس کرایا۔ ان کی نثر میں معلومات بہم پہنچانے کا احسن انداز موجود ہے۔ "شعری منصب کا فرض شناس: رفیع الدین راز" کے حوالے سے مجیر آزاد لکھتے ہیں کہ رفیع الدین کی غزلوں کا مجموعہ "اتنی تمازت کس لئے" کا مطالعہ خوش گوار احساس سے دو چار کرتا ہے۔ اشعار ٹھہر کر سوچنے کو مجبور کرتے ہیں۔ ان کی شاعری میں موجود ایک دنیا ہمیں احساس کی لذت سے ہمکنار کرتی ہے جہاں خواب و خیال بھی حقیقت سے کم نہیں ہے۔ "بی ایس جین جوہر کے شعری امتیازات" پر روشنی ڈالتے ہوئے ڈاکٹر آزاد لکھتے ہیں کہ بی ایس جین جوہر کی شاعری ہمہ رنگ ہے۔ فنی طور پر روایت سے بھرپور استفادہ ہے تو فکری طور پر زندگی کے اہم موضوعات پر احاطہ کی کاوش ہے۔ ان کی شاعری ان کے شخصیت کو جاننے کا ذریعہ ہے جو ظاہری دکھاوے، شہرت، مقبولیت کی چاہ سے پرے ہے۔ سرزمین دربھنگہ کے ایک معتبر استاذ شاعر رہبر چندن پٹوی ہیں۔ ان کی شاعری کے حوالے سے ڈاکٹر مجیر احمد آزاد لکھتے ہیں کہ رہبر چندن پٹوی کی شناخت استاذ شاعر کے طور پر مستحکم ہے۔ وہ بے پناہ تخلیقی قوت کے مالک ہیں۔ انہیں فن شاعری پر قدرت حاصل ہے۔ وہ شاعری کے رموز و نکات سے پوری طرح واقف ہیں اور زبان و بیان پر خلاقانہ قدرت رکھتے ہیں۔ انہوں نے مختلف اصناف سخن میں طبع آزمائی کی ہے۔ "مہکتے پھولوں سے گلشن سجا گیا ہے کوئی" کے موضوع سے ڈاکٹر آزاد ڈاکٹر مینا نقوی کی شاعری پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ڈاکٹر مینا نقوی کی شاعری تازگیٔ احساس سے عبارت ہے۔ روایت کی پاسداری اور آج کی سنگلاخ زندگی کی سچائیاں اس ہنرمندی سے ان کی شاعری میں یکجا ہیں کہ کچھ بھی پرایا نہیں لگتا۔ ان کی شاعری میں زندگی کا حسن صرف مسرت کے شادماں لمحے تک قید نہیں ہے۔ بلکہ درد کا جلوہ ان کے تخلیقی وفور کا خاص حصہ بن گیا ہے۔ "لفظ تم بولتے کیوں ہو؟ تخلیقی تنقید کی تمثال" کے عنوان سے مجیر احمد آزاد خورشید حیات کے تعلق سے لکھتے ہیں کہ خورشید حیات ایک تخلیقی فن کار ہیں۔ ان کی نثری کاوشوں کے خاص و عام دلدادہ ہیں۔ مشاہیر ادباء نے ان کی تحریری توانائی اور تخلیقی جیوتی کا اعتبار و اقرار کیا ہے۔ یہ ان کی بے پناہ ادبی ذوق و شوق کی کئی مثال ہے کہ "لفظ تم بولتے کیوں ہو؟" میں ان کا قلم رواں دواں گفتگو سرا نظر آرہا ہے۔

"فلک پہلو میں" کے حوالے سے خورشید اکبر کی شاعری پر اپنے ایک عمدہ مضمون میں مجیر احمد آزاد لکھتے ہیں کہ خورشید اکبر کی شاعری میں لفظوں کا انتخاب ایک ایسی دنیا کی تعمیر سے عبارت ہے جہاں احساس کی فراوانی ہے۔ یہ سماعت پر خوشگوار اثرات مرتب کرتی ہے۔ شعر کا مزاج دوامیجری پیش کرتا ہے جس کی حقیقت صدیوں سے چلی آرہی ہماری تہذیب و تاریخ کا حصہ ہے۔

ان مضامین کے علاوہ ڈاکٹر امام اعظم، ڈاکٹر شیخ عقیل، عطا عابدی، عثمان جوہری، اشرف گل، سلطان شمسی، عابد مغز، انور آفاقی، راقم الحروف (ڈاکٹر احسان عالم)، منصور خوشتر اور متھلا میں اردو افسانہ سمت و رفتار وغیرہ مضامین شامل ہیں۔ اس طرح کہا جاسکتا ہے کہ ڈاکٹر مجیر احمد آزاد کی "تحریر و تفہیم" اردو تنقیدی ادب میں ایک قابلِ قدر اضافہ ہے۔ یہ کتاب ان لوگوں کے لیے ایک مشعلِ راہ ہے جو اردو ادب کے فہم و فراست کے خواہاں ہیں۔ ڈاکٹر مجیر احمد آزاد نے جس عرق ریزی اور دیانتداری سے ادب کی خدمت کی ہے، اس کا اعتراف اس کتاب کے ہر ورق سے ہوتا ہے۔ یہ تصنیف نہ صرف ان کی ادبی بصیرت کی غماز ہے بلکہ آنے والے وقت میں اردو تنقید کے حوالے سے ایک حوالہ جاتی کتاب کے طور پر بھی یاد رکھی جائے گی۔

رابطہ: 9431414808

Aawami news Kolkata
Also published from Ranchi & Patna
Tuesday, 18th August 2026
روزنامہ عوامی نیوز کولکاتا
منگل، ۱۸/اگست ۲۰۲۶

# SPORTS کھیل کی دنیا

## بنگلہ دیش اگر آسٹریلیا کے خلاف سیریز جیت لیتی ہے تو......
## ورلڈ ٹسٹ رینکنگ میں اس کی پوزیشن اور بھی مضبوط ہو گی

ڈاروین (آسٹریلیا)، 17 / اگست: بنگلہ دیش نے آسٹریلیا کے خلاف پہلے ٹسٹ میں جو 9 وکٹوں سے شاندار کامیابی ملی تو یہ بنگلہ دیش کی پہلی عظیم الشان کامیابی ہے کیونکہ آسٹریلیا کو اسی کے گھر میں شکست ہوئی ہے اور اس 9 وکٹوں سے ملی شکست پر آسٹریلیا کے اسٹار کھلاڑی کیمرون گرین، اسٹیو وین اسمتھ، مارنس لیبوشین، پیٹ کمینز، جوس ہیزلووڈ، مچل اسٹارک، ناتھن لیون جیسے اسٹار کھلاڑیوں پر مشتمل آسٹریلوی ٹیم کی اس شکست کو دنیا حیرت سے دیکھ رہی ہے لیکن بنگلہ نے ابھی حال میں پاکستان کو دو ٹسٹوں کی سیریز میں 2-صفر سے پچھاڑا تھا اس وجہ سے بنگلہ دیش ٹیم کی مضبوطی کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ بنگلہ دیش کی عالمی رینکنگ اس وقت تیسری ہے۔ اگر بنگلہ دیش کو آسٹریلیا کے مقابلے میں سیریز میں کامیابی مل جاتی ہے تو وہ تیسری پوزیشن حاصل کر لے گا۔ جنوبی افریقہ اول تو نیوزی لینڈ ڈبل اور سری لنکا کو تیسری پوزیشن سے ہٹا کر اس کی پوزیشن پر قابض ہو جائے گا۔ انڈیا کو اس وقت سری لنکا سے ٹسٹ سیریز کھیلنا ہے اور سری لنکا کے خلاف سیریز میں جیت حاصل کرنے پر انڈیا کی پوزیشن بدستور پانچویں پر ہو گی البتہ اس نے اگر سری لنکا کے خلاف سیریز جیت لی تو پھر ممکن ہے اس کی پوزیشن تیسرے نمبر پر آجائے کیونکہ آسٹریلیا کے خلاف سیریز جیتنے پر بنگلہ دیش کی پوزیشن اور بھی مضبوط بن جائے گی۔

## سابق ٹیسٹ کرکٹر باسط علی دل کی تکلیف کا شکار ہو گئے

کراچی 17 / اگست: سابق ٹیسٹ کرکٹر باسط علی دل کی تکلیف کا شکار ہو گئے، لاہور کے نجی اسپتال میں زیر علاج کرکٹ نقاد 55 سالہ باسط علی کے لیے ڈاکٹرز نے انجیو پلاسٹی تجویز کر دی۔ کوچنگ کی ذمہ داری ادا کرنے والے باسط علی نے 1993ء سے 1996ء کے دوران 19 ٹیسٹ میچز کھیلے، رائٹ ہینڈ بیٹر باسط علی پاکستان کی جانب سے 50 ون ڈے انٹرنیشنل میچز بھی کھیل چکے ہیں۔ دریں اثنا باسط علی نے اپنے مداحوں اور خیر خواہوں سے دعائے صحت کی درخواست کی ہے۔

## انڈکی سری لنکا کے خلاف جیت میں بارش رکاوٹ بن سکتی ہے
## 462 کے جواب میں سری لنکا 284 پر آؤٹ، 178 رنوں کی لیڈ ملی

گالے (سری لنکا)، 17 / اگست: اس وقت سری لنکا میں بھارت کے پہلے ٹیسٹ جیتنے کے راستے میں بارش سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ پہلی اننگز میں بھارت کے 462 رنز کے جواب میں سری لنکا کی اننگز 284 رنز پر سمٹ گئی۔ جس کے بعد انڈیا کو 178 رنز کی برتری حاصل ہو گئی۔ لیکن تیسرے دن کے اختتام پر کے ایل راہل اور ان کی ٹیم بلے بازی کے لیے نہیں آسکی اس کی وجہ بارش ہے۔ ایک روشن دن کے بعد، وروندیو کو آخری اوور میں گالے میں کھیل شروع نہ ہو سکا۔ رویندر جڈیجہ نے آج 3 وکٹیں لے کر ایک مثال قائم کی۔ ابھی دو دن باقی ہیں۔ لیکن کیا ٹیسٹ جیتنے کا خواب بارش سے دھل جائے گا؟ تب ورلڈ ٹیسٹ چیمپئن شپ کے فائنل کی امید تقریباً ختم ہو جائے گی۔

بھارت نے پہلی اننگز میں دیودت پڈیکل، کے ایل راہل اور دھرو جریل کی بلے بازی پر بھروسہ کرتے ہوئے 462 رنز بنائے۔ پڈیکل 167 رنز بنانے کے بعد پویلین لوٹ گئے۔ ان کی اننگز 15 چوکوں اور 1 چھکے سے جڑی تھی۔ کے ایل راہل 82 رنز بنا کر آؤٹ ہوئے۔ جوریل نے رفتار کو برقرار رکھا اور 68 گیندوں پر 51 رنز بنائے۔ انہوں نے چار چوکے اور ایک چھکا لگایا۔ دوسری جانب پربھات جے سوریا نے 109 رنز کے عوض 4 وکٹیں حاصل کیں۔ ایک سوال تھا، کیا شبمن گل پہلے اعلان نہیں کر سکتے تھے؟ ٹیم انڈیا تیسرے دن کے آغاز میں صرف 2 رنز جوڑنے کے بعد آل آؤٹ ہو گئی۔ محمد سراج نے سری لنکا کی اننگز کے آغاز میں ہی اسٹرائیک کیا۔ پھر مناو سوتھر نے اپنا جادو دکھایا۔ سری لنکا نے یکے بعد دیگرے وکٹیں گنوانا شروع کر دیں۔ لیکن سونل دنوشا اور نروشن ڈکویلا نے لنچ کے بعد دل جمعی کے ساتھ کھیلنا شروع کر دیا۔ پہلے ایک نے سنچری بنائی۔ 168 گیندوں کی اننگز میں 4 چوکے اور دو چھکے شامل تھے۔ دوسری جانب نیروشن نے 80 رنز بنائے۔ پراسیدھ کرشنا نے اسے چائے کے وقفے کے فوراً بعد واپس کر دیا۔ اس جوڑی کے ٹوٹتے ہی سری لنکا کا زوال شروع ہو گیا۔ وہ 236 رن پر 6 وکٹ پر تھے جبکہ 284 رن پر آل آؤٹ ہو گئے۔ مانو نے 76 رن پر 4 وکٹ لئے۔ دوسری جانب رویندرا جڈیجہ نے 57 رنز دے کر 3 وکٹیں حاصل کیں۔ جڈیجہ نے ٹیسٹ کرکٹ میں 350 وکٹیں حاصل کی ہیں۔ اس کے ساتھ ان کے 4000 رنز بھی ہیں۔ وہ یہ کارنامہ انجام دینے والے پانچویں ہندوستانی کرکٹر بن گئے۔ اس سے قبل یہ ریکارڈ انیل کمبلے، روی چندرن اشون، کپل دیو اور ہربھجن سنگھ کے پاس تھا۔ لیکن کیا جڈیجہ کا یہ کارنامہ بارش سے دھل جائے گا؟ دو دن باقی رہ جانے کے باوجود بھی خدشات موجود ہیں۔

## کرسٹیانو رونالڈو کا ریٹائرمنٹ سے متعلق بڑا اعلان سامنے آگیا

17 / اگست: پرتگال کے اسٹار فٹبالر کرسٹیانو رونالڈو نے عندیہ دیا ہے کہ موجودہ سیزن ان کے شاندار کیریئر کا آخری سیزن ثابت ہو سکتا ہے۔ رونالڈو نے ایک انٹرویو میں کہا کہ یہ ممکنہ طور پر فٹبال میں ان کا آخری سال ہے اور وہ کھیل کو ایک یادگار ورثے کے ساتھ الوداع کہنا چاہتے ہیں۔ پانچ مرتبہ بیلن ڈی اور جیتنے والے رونالڈو انگلینڈ، اسپین، اٹلی اور سعودی عرب میں لیگ ٹائٹلز اپنے نام کر چکے ہیں جبکہ وہ بین الاقوامی فٹبال میں سب سے زیادہ گول کرنے والے کھلاڑی بھی ہیں۔ پرتگالی کپتان گزشتہ تقریباً چار برس سے سعودی کلب النصر کا حصہ ہیں اور ان کے معاہدے میں ابھی ایک سال باقی ہے۔ رونالڈو نے کہا کہ فٹبال سے دوری کے بعد وہ سفر، خاندان اور پیڈل جیسے کھیلوں میں وقت گزارنے سمیت زندگی کے مختلف پہلوؤں سے لطف اندوز ہونا چاہتے ہیں۔ واضح رہے کہ 41 سالہ رونالڈو نے چند روز قبل ہی میں اپنی دیرینہ ساتھی جارجینا روڈریگز سے شادی کی ہے جن سے ان کے پانچ بچے بھی ہیں۔ رونالڈو اپنے کیریئر کے 1000 گول مکمل کرنے سے صرف 24 گول دور ہیں۔ دوسری جانب ان کے دیرینہ حریف لیونل میسی بھی اپنے مستقبل کے حوالے سے غیر یقینی کا اظہار کر چکے ہیں۔

## میسی کی مسلسل تیسری پنالٹی ضائع، انٹر میامی کو نیش وِل کے ہاتھوں شکست

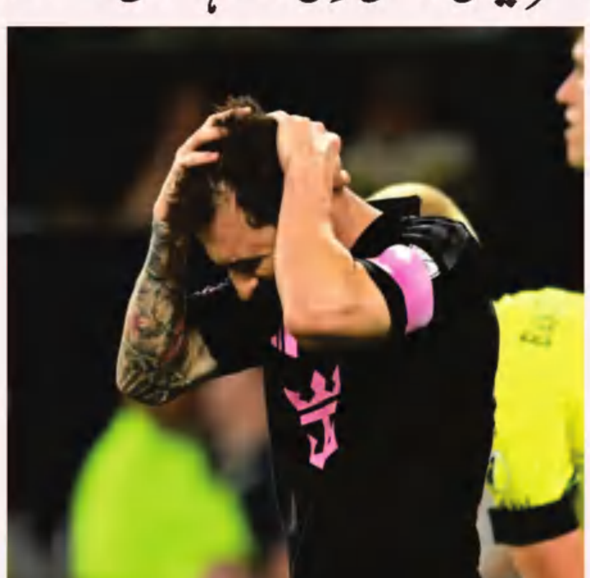

17 / اگست: میجر لیگ سوکر کے اہم میچ میں نیش وِل نے میسی کی انٹر میامی کو 1-4 سے شکست دے دی۔ ارجنٹائن کے کپتان اور انٹر میامی کے اسٹار لیونل میسی کے لیے میچ مایوس کن رہا جہاں وہ پنالٹی پر گول کرنے میں ناکام رہے اور انہیں یلو کارڈ بھی دکھایا گیا۔ میسی نے 23ویں منٹ میں پنالٹی لی تاہم نیش وِل کے گول کیپر برائن شوئیگ نے ان کی کوشش کو ناکام بنا دیا۔ یہ مسلسل تیسرا موقع ہے جب میسی پنالٹی پر گول کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ اس سے قبل فیفا ورلڈ کپ کے دوران بھی وہ پنالٹی پر گول نہیں کر سکے تھے۔ واضح رہے کہ گزشتہ دنوں والد کی وفات کے بعد سے میسی انٹر میامی کو اب تک فتح نہیں دلوا سکے ہیں۔ میسی اپنے کیریئر سے متعلق بھی غیر یقینی صورتحال کا شکار ہیں اور ریٹائرمنٹ کا عندیہ دے چکے ہیں۔

## بائرن میونخ کے جمال موسیالا میچ کے دوران اچانک گر پڑے

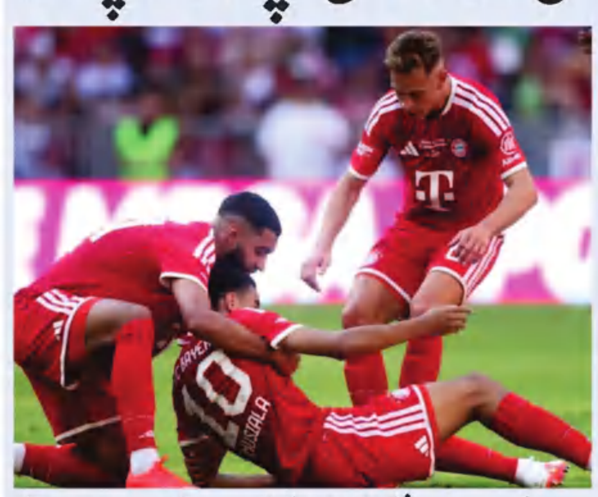

17 / اگست: بائرن میونخ نے آر بی لائپزگ کو 1-3 سے شکست دے دی تاہم میچ کے دوران جرمن اسٹار جمال موسیالا کے اچانک گرنے سے سب کی توجہ ان کی جانب ہو گئی۔ متبادل کے طور پر میدان میں آنے والے موسیالا نے تقریباً 15 منٹ بعد اچانک گر پڑے جس پر دونوں ٹیموں کے کھلاڑی اور اسٹاف تشویش میں مبتلا ہو گئے۔ واقعے سے کچھ دیر قبل موسیالا نے 81ویں منٹ میں گول کر کے بائرن میونخ کے شائقین کو خوش کر دیا تھا تاہم اس کے فوراً بعد انہیں میدان میں طبی امداد کی ضرورت پڑ گئی۔

بعد ازاں وہ اپنے قدموں پر چل کر میدان سے گئے۔ جرمن میڈیا کے مطابق موسیالا کو اچانک چکر آنے کی شکایت ہوئی اور تقریباً 33 ڈگری سینٹی گریڈ درجہ حرارت اس کی ممکنہ وجہ قرار دیا جا رہا ہے۔ بائرن کے اسپورٹنگ ڈائریکٹر میکس ایبرل نے کہا کہ سب سے اہم بات یہ ہے کہ موسیالا خیریت سے ہیں۔ موسیالا ماضی میں ٹانگ اور ٹخنے کی سنگین انجریز کا شکار رہ چکے ہیں اس لیے بائرن ان کی صحت پر گہری نظر رکھے ہوئے ہے۔ کلب کو امید ہے کہ وہ جلد ٹریننگ پر واپس آجائیں گے۔

Published and Printed by Prem Shankar for AAWAMI NEWS, 30, Chittaranjan Avenue, 4th Floor, Kolkata - 700012 Printed at Saraswati Print Factory Pvt. Ltd. - 789, Chowbhaga West, Near Chaina Mandir, Kolkata- 700105, Editor-Prem Shankar, News Editor : Khurshid Akhter Farazi, - RNI No. WBURD/2014/56804
پرنٹر و پبلیشر شری پریم کے ذریعہ 30/چترنجن ایونیو، چوتھی منزل، کولکاتا۔ 12، سرسوتی پرنٹ فیکٹری پرائیوٹ لمیٹیڈ۔ 789، چوبھاگا ویسٹ نزد: چائنا مندر، کولکاتہ۔ 105 سے شائع۔ ایڈیٹر: پریم شنکر، نیوز ایڈیٹر: خورشید اختر فرازی۔ (پی آر بی ایکٹ کے تحت خبروں کے انتخاب کے لئے جوابدہ) RNI WBURD/2014/56804